عمران سیریز
زارک
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

معزز قارئین! السلام مسنون۔ نیا ناول "زاراک" آپ کے ہاتھوں میں
ہے۔ اس ناول میں طویل عرصے کے بعد روسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی نے
پاکیشیا میں ایک خاص مشن مکمل کرنے کی پلاننگ کی ہے۔ چونکہ عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بے داغ اور طوفانی کارکردگی کا اب دنیا بھر
کی سیکرٹ ایجنسیوں کو پوری طرح احساس ہو چکا ہے اس لیے ان
ایجنسیوں کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ پاکیشیا میں مکمل کیے جانے
والے مشن کی پلاننگ خصوصی طور پر ایسی کی جائے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کی انتہائی تیز رفتار کارکردگی کو ناکام بنایا جا سکے۔ چنانچہ اس ناول
میں بھی روسیاہ نے پاکیشیا میں اپنے مشن کے لیے انتہائی پیچیدہ اور فول
پروف قسم کی پلاننگ کی اور روسیاہ کی خفیہ ایجنسی کا سربراہ زاراک جو انتہائی
منفرد خصوصیات اور کردار کا مالک تھا اسے اس مشن کی حتمی تکمیل کے لیے
پاکیشیا بھیجا گیا۔ زاراک نہ صرف انتہائی ذہین، فعال سیکرٹ ایجنٹ تھا بلکہ
اسے پوری دنیا میں مارشل آرٹ کا سب سے بڑا ماہر بھی تسلیم کیا جاتا تھا۔
چنانچہ یہ منفرد کردار زاراک جب پاکیشیا پہنچا تو اس نے اپنی ذہانت اور
انتہائی تیز رفتار کارکردگی کی بنا پر نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر
دانش منزل کا پورا نظام تہہ و بالا کر کے رکھ دیا بلکہ اس نے کھلے عام عمران
کو مارشل آرٹ کے مقابلے کا چیلنج بھی کر دیا اور مشن کی تکمیل اس

چیلنج کے نتیجے پر چھوڑ دی گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران
سامنے عمران نے زاراک سے مارشل آرٹ کا کھلے عام مقابلہ کیا۔ ا
مقابلے کا کیا نتیجہ نکلا۔ اس کی تفصیل تو آپ ناول میں ہی پڑھ
گے البتہ اتنا ضرور بتا دوں کہ عمران کو اس مقابلے کے نتیجے میں ا
ہاتھوں دانش منزل سے زاراک کی مطلوبہ فائل لاکر اس کے
کرنی پڑی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آ
حسب دستور اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔ لیکن ناول سے
سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ڈیالپور سے محترم شیر باز خان راندھے صاحب لکھتے ہیں۔ سپر ہٹ
بے حد پسند آیا ہے۔ یہ حقیقتاً ذہانت کا مقابلہ تھا اور اس ناول میں پہ
ایک ایسا ایجنٹ سامنے آیا ہے جس کے مقابلے میں عمران کو بھی زبر
ذہنی جنگ لڑنی پڑی ہے۔ بلیک تھنڈر کا یہ سلسلہ واقعی انتہائی منـ
اور شاندار جا رہا ہے کہ اس تنظیم کی طرف سے ہر فیلڈ کے انتہائی ماہ
ایجنٹ سامنے آ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ سلسلہ جاری رکھیں

محترم شیر باز خان راندھے صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کر
کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر تنظیم کے ایجنٹ واقعی متنوع خصوصیا
کے مالک ہیں۔ اس لئے جب بھی اس تنظیم کا کوئی ایجنٹ سامنے آتـ
تو عمران کو صحیح معنوں میں اس سے مقابلہ کرنا پڑ جاتا ہے۔ باقی ر
اس سلسلے کے جاری رکھنے کی بات تو اس کا انحصار تو بلیک تھنڈر
ہے کہ وہ آئندہ بھی کوئی ایجنٹ عمران کے مقابلے کے لئے بھیجتی
یا اتنے کو ہی کافی سمجھ کر خاموش ہو جاتی ہے۔ بہرحال اُمید ہے

... آپ بھی اور میں بھی دونوں دنیا میں ہی شامل ہیں۔

... چک لالہ سے محترم ٹی۔ ایم ملک صاحب لکھتے ہیں۔
... کی تعریف اس لئے نہ کروں گا کہ اس کے لئے میرے پاس مناسب
... نہیں ہیں البتہ ایک گلہ ضرور ہے کہ اس ناول میں پہلی بار
... سروس کے ایک ممبر چوہان سے ایک جاندار، دلچسپ اور بے شمار
... کی مالک لڑکی شوکی ٹکرائی۔ لیکن آپ نے انتہائی آسانی سے چوہان
... سے چھڑوا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا آپ نے زبردستی کیا ہوگا
... جس قسم کی لڑکی ہے وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والوں میں
... سکتی۔ براہ کرم کسی اور ناول میں اسے ضرور سامنے لائیے۔

... ٹی۔ ایم ملک صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔
... بات درست ہے کہ شوکی آسانی سے چوہان کا پیچھا چھوڑنے
... نہیں تھی لیکن چوہان بھی اتنی آسانی سے قابو آنے والوں میں سے
... ہے آخر وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی رکن ہے۔ سار تو مشن کی
... تو واقعی چوہان پیچھا چھڑا جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اب
... شوکی آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرتی ہیں۔ آپ کی خواہش کا انحصار
... کے جذبے پر منحصر ہے اس لئے میرے ساتھ ساتھ آپ بھی فی الحال
... فرمائیے۔

... پور تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ سے محترم محمد طاہر غوری صاحب
... آپ سے ایک شکوہ ہے کہ پاکستان کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر
... کے ادیب ہونے کے باوجود آپ نے ابھی تک اپنا کوئی شاگرد
... موجودہ دور میں آپ کی شخصیت کو علیحدہ رکھ کر جاسوسی

ادب کا میدان معیار سے قطعی خالی نظر آتا ہے حالانکہ عمران جیسے شخص بھی ٹائیگر کی صورت میں اپنا شاگرد پیدا کر لیا ہے۔"

محترم محمد طاہر غوری صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے شکوے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ شاگرد پیدا نہیں کیے جاتے۔ شاگرد بنائے جاتے ہیں اور شاگرد بنانے کے لیے ضروری ہے کہ شاگرد موجود ہو۔ جیسے ایک ماہر کوہ پیما کوہ پیمائی سے دلچسپی رکھنے والوں کو کوہ پیمائی کے بارے میں ابتدائی لیکچر دے رہے تھے تو انہوں نے سب سے پہلے کوہ پیمائی کے لیے ضروری سامان کی فہرست بلیک بورڈ پر لکھنا شروع کی اور سب سے پہلا آئیٹم جو انہوں نے بلیک بورڈ پر لکھا۔ وہ تھا "پہاڑ"۔ مطلب یہ کہ جب تک پہاڑ نہ ہو گا تب تک کوہ پیمائی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بس ایسی ہی صورت یہاں بھی ہے کہ جب تک شاگرد نہ ہو گا تب تک اسے بنایا کیسے جا سکتا ہے ورنہ اگر [illegible] ہے تو اس کا جواب شاعر کے اس مصرعے سے دیا جا سکتا ہے کہ "لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا"

اب اجازت دیجیے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کیپٹن شکیل نے کار ہوٹل سراج کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ بوائے نے اسے سلام کیا اور کار پارک کرنے میں کیپٹن شکیل کی مدد کی۔ کیپٹن شکیل چونکہ ہوٹل سراج میں اکثر آتا تھا اس لئے روزانہ دو بار یہاں آنے کی وجہ سے ہوٹل کا عملہ اس سے بخوبی واقف تھا۔ کار پارک کرنے کے بعد کیپٹن شکیل [illegible] اور اس نے نہ صرف پارکنگ بوائے کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا بلکہ بیس روپے کا ایک نوٹ بھی اسے ٹپ میں دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ دوپہر کا وقت تھا اور اسے بھوک بھی خاصی لگی ہوئی تھی۔

ہال میں خاصا رش تھا۔ ہوٹل سراج اپنے لذیذ اور صاف ستھرے کھانوں کی وجہ سے پورے دارالحکومت میں مشہور تھا۔ یہی وجہ تھی کہ باہر سے کھانا کھانے والے افراد کھانے کے لیے حتی الوسع ہوٹل سراج کو ہی ترجیح

دیتے تھے۔ کیپٹن شکیل ایک کونے میں موجود اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا گیا۔ میز چونکہ خاصی کونے میں تھی اس لئے وہ اکثر اُسے خالی ہی ملتی تھی اور اب بھی خالی ہی تھی۔ کیپٹن شکیل کے کرسی پر بیٹھتے ہی ویٹر تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے کیپٹن شکیل کو سلام کرنے کے بعد بڑے ادب سے ہاتھ میں پکڑا ہوا مینو اس کے سامنے رکھ دیا۔ کیپٹن شکیل نے مینو دیکھ کر اس پر نشانات لگائے اور مینو واپس ویٹر کو دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد میز پر کھانا لگا دیا گیا۔ اس دوران کیپٹن شکیل ساتھ ہی دیوار پر لگے ہوئے بیسن سے ہاتھ دھو چکا تھا اس لئے کھانا لگتے ہی وہ اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیں گے" ۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل کے کانوں میں ایک مہذب آواز سنائی دی اور کیپٹن شکیل نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ یہ ایک نوجوان تھا جس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ چہرے مہرے سے وہ خاصا مہذب اور شریف لگ رہا تھا۔

"تشریف رکھیے!۔۔۔ کھانا کھائیں گے آپ" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل گو عام طور پر کھانا کھاتے ہوئے کسی کی مداخلت پسند نہ کرتا تھا، لیکن نوجوان کے چہرے پر مہذب پن اور شرافت دیکھ کر اس نے اُسے نہ صرف بیٹھنے کی اجازت دے دی بلکہ کھانے کی دعوت بھی دے دی۔

"جی شکریہ!۔۔۔ فی الحال مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ آپ کھانا کھا لیں۔ پھر اکٹھے چائے پئیں گے" ۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر کھانے میں مصروف ہو گیا جب کہ وہ نوجوان خاموش بیٹھا رہا۔ کھانا ختم کر کے کیپٹن شکیل

نے ویٹر کو برتن لے جانے اور چائے لے آنے کے لئے کہا اور خود اٹھ کر واش بیسن پر ہاتھ دھونے چلا گیا۔ جب وہ ہاتھ دھو کر واپس آیا تو میز صاف ہو چکی تھی۔

"مجھے عامر سہیل کہتے ہیں" ۔۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام شکیل ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"پارکنگ میں کھڑی بلیو ڈاٹسن آپ کی ہے" ۔۔۔۔ عامر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں!۔۔۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اور آپ کو کیسے پتہ چلا کہ بلیو ڈاٹسن میری ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں اب شکوک کے سائے پڑنے لگ گئے تھے کہ اس نوجوان کی آمد خالی از علت نہیں ہے۔

"میں نے پارکنگ بوائے سے پوچھا تھا۔ وہ آپ کا نام تو نہ جانتا تھا لیکن اس نے آپ کا لباس اور حلیہ تفصیل سے بتا دیا تھا" ۔۔۔۔ عامر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ذرا کھل کر بات کریں۔۔۔ آپ نے کیوں پوچھا۔۔۔ وجہ۔" ۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔ لیکن عامر نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ ویٹر چائے کے برتن لگانے لگ گیا تھا۔ ویٹر کے جانے کے بعد عامر نے چائے کے دو کپ بنائے اور ایک کپ کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ کر دوسرا اس نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

"میں اس محکمے میں ملازم ہوں جہاں کاریں رجسٹرڈ کی جاتی ہیں اور ایک بار ایک رجسٹر کی پڑتال کرتے ہوئے آپ کا نام میرے سامنے آیا تو میں چونک پڑا ۔۔۔ میں نے کار کا نمبر اور اس رجسٹر پر دیا ہوا آپ کا پتہ نوٹ کیا۔ لیکن اس پتے پر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ آپ اس فلیٹ کو کافی عرصہ پہلے چھوڑ چکے ہیں اور وہاں کسی کو بھی آپ کی نئی رہائش گاہ کا علم نہ تھا ۔۔۔ چنانچہ اب آپ کو تلاش کرنے کے لئے میرے پاس صرف ایک ہی ذریعہ رہ گیا تھا وہ تھا کار کا نمبر ۔۔۔ لیکن بس اتفاق ہی ہے کہ کافی تلاش کے باوجود اس نمبر کی کار مجھے کہیں نظر نہ آئی اور آج اتفاق سے پارکنگ میں بلیو ڈاٹسن کھڑی نظر آئی تو میں نے پارکنگ بوائے سے پوچھا اور یہاں چلا آیا ۔۔۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں آپ نے کار فروخت نہ کر دی ہو کیونکہ اکثر لوگ کار خریدنے کے بعد محکمہ رجسٹریشن میں اسے اپنے نام نہیں کرواتے۔ لیکن جب آپ نے تعارف میں اپنا نام شکیل بتایا تو مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ میں اپنی تلاش میں کامیاب ہو گیا ہوں" عامر نے چائے کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ تفصیل بتانی شروع کر دی لیکن جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا گیا کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہوتے گئے۔

"لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آخر آپ میرا نام پڑھ کر کیوں چونکے اور مجھے کیوں تلاش کر رہے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل کا لہجہ اس بار خاصا سرد تھا اور نوجوان مسکرا دیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں ۔۔۔ واقعی آپ کو الجھن ہونی چاہیئے تھی ۔ بہرحال میرا مقصد خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف دینا نہ تھا ۔ وہاں

چونکہ آپ کے نام کے ساتھ ولدیت احسن علی لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے میں چونکا تھا کیونکہ میرے دادا کا نام بھی احسن علی ہی ہے" ۔۔۔ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احسن علی کوئی ایسا نام تو نہیں ہے کہ جو کوئی خاص انفرادیت رکھتا ہو ۔۔۔ عام سا نام ہے یہ" ۔۔۔ کیپٹن شکیل ظاہر ہے نوجوان کی اس بات سے کیسے مطمئن ہو سکتا تھا۔

"واقعی عام سا نام ہے لیکن شکیل احمد ولد احسن علی میرے لئے عام بات نہیں ہو سکتی ۔۔۔ میرے والد کا نام عقیل احمد ولد احسن علی ہے" عامر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک لمبی سانس لیا۔

"اوہ! ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ تو اس لئے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ شکیل احمد میرے بڑے بھائی صاحب کا نام ضرور تھا لیکن انہوں نے [illegible] ۔۔۔ معاف کیجیے گا آپ کی تلاش بے سود ثابت ہوئی ۔۔۔ میں آپ کا انکل نہیں ہوں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عامر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے بھائی کا انتقال گریٹ لینڈ میں ہی ہوا تھا نا" ۔۔ عامر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ وہ وہاں سفارت خانے میں ملٹری اتاشی تھے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ دیکھیے یہ تصویر آپ کے بھائی صاحب کی ہے" ۔۔۔ عامر نے

جیب سے بٹوہ نکال کر اُسے کھول کر اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے
فوٹو کو کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل وہ
فوٹو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا ۔۔۔ واقعی فوٹو اس کے بڑے
بھائی عقیل احمد کا ہی تھا ۔

" یہ تو واقعی بھائی صاحب کی ہی تصویر ہے ۔۔۔ آپ کو
کہاں سے ملی" ۔۔۔ ؟ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا
اور عامر نے مسکراتے ہوئے اس تصویر کے نیچے سے دو اور تصویریں
باہر کھینچیں اور کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دیں ۔

" یہ تصویر دیکھیئے ۔ یہ بھی آپ کے بھائی صاحب کی ہے ۔ ویسے
یہ بتادوں کہ ان کے ساتھ موجود خاتون میری والدہ ہیں جہاں آرا بیگم"
عامر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ! ۔۔۔ واقعی یہ تصویر بھی بھائی صاحب کی ہے لیکن" ۔۔۔
کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں اب الجھن کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت
بھی موجود تھی ۔

" آپ میرے حقیقی انکل ہیں ۔۔۔ آپ میرے ساتھ میرے گھر تشریف
لے چلیں تو وہاں میں آپ کو گریٹ لینڈ کی طرف سے سرکاری طور
پر تصدیق شدہ والدہ اور والد کا نکاح نامہ بھی دکھا سکتا ہوں ۔۔۔
گریٹ لینڈ کے قانون کے مطابق اس نکاح نامے پر والد اور والدہ
کے تصدیق شدہ فوٹو بھی چسپاں ہیں اور شادی کے دوسرے فوٹو بھی
موجود ہیں" ۔۔۔ عامر نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کمال ہے ۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ انہوں نے کوئی شادی

نہیں کی ۔ جب بھائی صاحب کی میت لینے میرے والد صاحب گریٹ لینڈ
گئے تھے اس وقت آپ کی والدہ کہاں تھی اور یہ شادی کیسے چھپی رہ سکتی
ہے" ۔۔۔ ؟ کیپٹن شکیل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی ۔

" جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میری عمر صرف چند ماہ تھی
والدہ نے مجھے بتایا ہے کہ والد صاحب نے یہ شادی اپنے خاندان سے
اس لئے خفیہ رکھ کر کی تھی کہ انہیں اپنے والد کی طرف سے مخالفت کا
خطرہ تھا کیونکہ بقول میرے والد صاحب دادا صاحب صرف اپنے خاندان
میں شادی کرنے کے قائل تھے ۔۔۔ والد صاحب کا انتقال ایک
ایکسیڈنٹ میں ہوا تھا ۔ والدہ کو انہوں نے ان کے والدین کے گھر ہی
رکھا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے دفتر میں بھی کسی کو اس شادی سے آگاہ
نہ کیا تھا ۔۔۔ میری والدہ میرے نانا کے ساتھ دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر
دور ایک قصبے میں رہتی تھیں ۔ میرے والد شکار کے شوقین تھے اور ہر
ویک اینڈ پر شکار کے لئے جاتے تھے ۔ ایک بار اس قصبے کے قریب
جنگل میں وہ شکار کھیلتے ہوئے ایک گڑھے میں گر کر شدید زخمی ہو گئے
میرے نانا جو اس جنگل کے فارسٹ آفیسر تھے انہوں نے انہیں زخمی
حالت میں بیہوش پڑے دیکھا تو انہیں اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے ان
کی فوری طور پر بینڈیج کرائی اور پھر ان کے ہوش آنے پر انہیں ہسپتال
میں داخل کرا دیا ۔ جہاں وہ ایک ہفتے تک رہے ۔۔۔ میری والدہ
اور نانا انسانی ہمدردی کی بنا پر ان کی تیمارداری کے لئے ہسپتال جاتے
رہے ۔ والد صاحب صحت یاب ہو کر واپس دارالحکومت چلے گئے لیکن
ہر ویک اینڈ پر وہ میرے نانا کے گھر آنے لگے ۔۔۔ میری والدہ اکلوتی

لڑکی تھیں چنانچہ والد صاحب نے میرے نانا کو شادی کے لئے کہا اور
اپنے حالات بھی بتا دیئے چنانچہ نانا جی نے باقاعدہ شادی کر دی اور
اسے باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا۔ اس قصبے کے سارے لوگ اس شادی میں
شریک ہوئے ——— میرے والد کا کہنا تھا کہ وہ واپس پاکیشیا جا کر پہلے
اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب کو منائیں گے پھر اس شادی کا اعلان
کریں گے لیکن قدرت نے انہیں مہلت ہی نہ دی اور وہ شادی کے
ڈیڑھ سال بعد وفات پا گئے۔ والدہ کو اطلاع تقریباً دو ہفتے بعد ہوئی
جب وہ ویک اینڈ پر والد صاحب مسلسل گھر نہ آئے تو انہوں نے سفارت خانے
فون کیا تھا تو وہاں سے پتہ چلا کہ وہ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے ہیں
اور ان کی میت ان کے والد آ کر پاکیشیا لے گئے ہیں۔ والدہ رو پیٹ
کر خاموش ہو گئیں ظاہر ہے پاکیشیا جانے کا کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ دادا
صاحب انہیں قبول نہ کرتے۔ لیکن والدہ نے پھر شادی نہ کی اور میری پرورش
کرتی رہیں۔ اس کے بعد نانا جی بھی وفات پا گئے تو والدہ مجھے لے کر
پاکیشیا آ گئیں ——— میں نے بڑے ہو کر والد صاحب کی ذاتی ڈائری جو
انہوں نے والدہ کے پاس ہی رکھی ہوئی تھی اور ویک اینڈ پر آ کر یہاں
ہی لکھتے تھے، پڑھی تو اس میں انہوں نے اپنے والد کا ذکر کرنے کے
ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کا بھی ذکر کیا لیکن کوئی تفصیلات وغیرہ
نہ لکھی ہوئی تھیں اس لئے میں باوجود چاہنے کے آپ کو تلاش نہ کر سکا۔
اس کے بعد جب اچانک رجسٹر میں آپ کا نام اور ولدیت میں دادا جی کا
نام دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ ہی میرے حقیقی انکل ہیں" ——— عامر نے
تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ کسی حد تک قابل قبول
ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو" ——— کیپٹن شکیل نے سرد لہجے
میں پوچھا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا تھا کہ یہ نوجوان ہو سکتا
ہے کسی خاص غرض کے لئے اس کے گرد کوئی جال تیار کر رہا ہو۔
"سوری انکل! ——— بس آپ سے ملاقات ہو گئی یہی کافی ہے۔
ویسے آپ کے اس سرد مہرانہ لہجے نے مجھے دلی تکلیف پہنچائی ہے۔ یہ
میرا کارڈ ہے۔ کبھی آپ کے دل میں اپنے بھتیجے کی یاد آئے تو فون کر دیجئے
میں چونکہ بچپن سے باپ کی محبت اور شفقت سے محروم رہا ہوں اس
لئے میرے دل میں ایک بہت بڑا خلاء ہے اور اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے
میں آپ کو تلاش کرتا رہا۔ لیکن ——— بہرحال ٹھیک ہے۔ خدا حافظ"
نوجوان نے قدرے گلوگیر لہجے میں کہا اور ایک کارڈ کیپٹن شکیل کے سامنے
رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ
گیا۔ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے
ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ عامر کے جانے کے بعد اس نے ایک طویل سانس
لیا اور پھر کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگا۔ اس میں عامر کے دفتر کے پتہ کے ساتھ
ساتھ اس کے گھر کا پتہ بھی درج تھا۔
"میں پوری انکوائری کروں گا ——— میری مجبوری ہے عامر" ———
کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں رکھ کر اس نے
جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور پھر تیز تیز
قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔
کار کو مخصوص گیراج میں بند کر کے جب وہ اپنے فلیٹ کی طرف بڑھنے

لگا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسی لمحے اس نے صفدر کی کار کو عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑتے ہوتے دیکھا ظاہر ہے صفدر اس سے ملنے آرہا تھا چنانچہ وہ رُک گیا۔

"کھانا کھا کر آرہے ہو گے" ـــــ صفدر نے کار ایک سائیڈ پر پارک کر کے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاں! ــ تم نے کھانا ہو تو دوبارہ چلے چلتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"ارے نہیں ــ میں نے تو کافی دیر پہلے کھانا کھایا تھا۔ البتہ چائے ضرور پیوں گا اور اسی لئے آیا ہوں" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ میں پہنچ گئے۔ کیپٹن شکیل چائے خود بناتا تھا چنانچہ اس نے دو کپ چائے تیار کی اور ایک کپ صفدر کے سامنے رکھ کر وہ خود بھی دوسرا کپ لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے کیپٹن شکیل! ـــــ تم کچھ اُلجھے اُلجھے سے لگ رہے ہو" ـــــ صفدر نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"ایک بھتیجا پیدا ہو گیا ہے اس لئے اُلجھ گیا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوتے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب! ــ بھتیجا پیدا ہو گیا ہے ـــــ میں سمجھا نہیں" ـــــ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھا۔ اسی لئے تو ذہنی طور پر اُلجھ گیا ہوں ـــــ یہ دیکھو کارڈ ـــــ ان صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ میرے حقیقی بھتیجے ہیں"۔

...ں نے جیب سے وہی کارڈ جو اُسے ہوٹل میں عامر سہیل نے ...ا کر صفدر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ...ے ہوٹل میں کھانا کھانے، عامر سہیل کے اس کی میز تک آنے اور ...ے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

...دانی تو قابل قبول ہے۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے ـــــ پھر اس کے ...ل ذ... بھی ہیں اور بقول اس کے دستاویزی ثبوت بھی ہے ـــــ ...تا... کیا اس کی شکل میں تمہیں اپنے بھائی کی جھلک دکھائی دی ہے"۔ ...نے کہا۔

...ن دیکھنے کی میں بھی خواہش رکھتا تھا۔ اگر مجھے بھائی صاحب مرحوم ...ل کی جھلک اس کے چہرے میں نظر آجاتی تو شاید میں وہیں ہوٹل ...ی اُسے گلے لگا لیتا ـــــ لیکن ایسی کوئی بات نہ تھی" ـــــ کیپٹن ...یل نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ سوچنے کی ہے کہ کیا اس کی تمہیں تلاش کرنے کا ...صد صرف بقول اس کے باپ کی محبت کا خلا پُر کرنا تھا ـــــ یا ...س کے پیچھے کوئی اور سلسلہ ہے ـــــ کہیں جائیداد کا چکر نہ ہو" ـــــ ...صفدر نے کہا۔

"نہیں ــ جائیداد کا کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جائیداد نام کی کوئی ...شروع سے ہی ہمارے پاس نہیں تھی اور نہ ہی والد مرحوم، صاحبِ ...یداد ہونا پسند کرتے تھے۔ ان کے نظریے کے مطابق جائیداد ...یاں اور دشمنیاں پیدا کرتی ہے اس لئے وہ صرف نقد رقم بچانے ...ال تھے ـــــ انہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی

اور خود ساری عمر کرائے کے مکان میں رہے۔ جب بڑے بھائی صاحب
فوت ہوئے تو اس کے کچھ دنوں بعد والدہ بھی وفات پا گئیں اور پھر
والد بھی ـــــ میں ان دنوں پڑھتا تھا اور ہوسٹل میں رہتا تھا اس
لئے وہیں رہا۔ بہن کوئی نہیں تھی اور باقی رشتہ داروں سے ویسے بھی
والد صاحب کی نہ بنتی تھی۔ وہ اپنے نظریات کے شدت سے قائل تھے
اس لئے مسئلہ ختم ـــــ میں وہیں ہوسٹل میں ہی رہا۔ تعلیم ختم
کے بعد فوج جوائن کر لی اور وہاں سے یہاں سیکرٹ سروس'' ـــــ کیپٹن
شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہو سکتا ہے اس عامر سہیل کا خیال ہو کہ اس کے دادا کی کوئی وسیع
جائیداد ہو گی'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''نہیں ـــــ بڑے بھائی صاحب اس معاملے میں بالکل والد صاحب
جیسا نظریہ رکھتے تھے اس لئے لازماً انہوں نے اگر واقعی شادی کی ہو
تو اپنی بیوی اور اس کے والد کو سب کچھ کھل کر بتا دیا ہو گا وہ ایسے
ہی آدمی تھے ـــــ اور یہ بات بھی درست ہے کہ ان کی یہ شادی
قطعی والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو پسند نہ آتی اور اگر انہیں بھائی
صاحب کی شادی کا علم ہو جاتا تو شاید وہ ساری عمر کے لئے اس کی
شکل تک دیکھنے کے بھی روادار نہ ہوتے۔ وہ ایسے ہی کٹر خیالات کے
لوگ تھے'' ـــــ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صفدر نے
سر ہلا دیا۔

''میں معلوم کرتا ہوں۔ اس کارڈ میں رہائشی فون نمبر بھی درج ہے''
صفدر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور کارڈ پر لکھے ہوئے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

''یس ـــــ عامر سہیل بول رہا ہوں'' ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نوجوان آواز سنائی دی۔

''مبارک ہو عامر سہیل صاحب! ـــــ شکیل صاحب واقعی وسیع خاندانی
جائیداد کے مالک ہیں ـــــ آپ نے خوب بیوقوف بنایا ہے انہیں ـــــ
لیکن ایک بات بتا دوں کہ میرا حصہ دیئے بغیر آپ اپنے مقصد میں کامیاب
نہ ہو سکیں گے'' ـــــ صفدر نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

''آپ کون صاحب بول رہے ہیں'' ـــــ ؟ دوسری طرف سے
عامر سہیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

''مجھے فی الحال آپ خدائی فوجدار ہی سمجھ لیں ـــــ میں شکیل صاحب
کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اتفاق سے آپ کے ساتھ والی میز پر میں بھی
کھانا کھا رہا تھا اس لئے میں نے آپ دونوں کے درمیان ہونے والی
ساری گفتگو سن لی تھی اور پھر میں آپ کے پیچھے آپ کے گھر تک بھی آیا۔
کیونکہ میرا تو دھندہ ہی یہی ہے ـــــ ویسے ایک بات ہے آپ نے
ثبوت بڑی محنت سے تیار کئے ہیں'' ـــــ صفدر نے کہا۔

''آپ جو کوئی بھی ہیں آئندہ مجھے فون کرنے کی کوشش نہ کیجئے گا
مجھے انکل کی جائیداد سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میرے پاس میری
والدہ اور نانا کی وسیع جائیداد بھی موجود ہے اور میں خود بھی کماتا ہوں
جہاں تک ثبوت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی آپ کو فکر کرنے کی
ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ یہ ثبوت جعلی نہیں ہیں'' ـــــ دوسری طرف
سے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور

رکھ دیا گیا۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی تمہارا بھتیجا ہی ثابت ہو رہا ہے ـــــ بہر حال اگر واقعی وہ تمہارا بھتیجا ہے تو تمہیں کیا پریشانی ہے۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔ ایک الجھن ہے ـــــ ٹھیک ہے ابھی تو آغاز ہے۔ دیکھو آئندہ کیا ہوتا ہے ـــــ اگر وہ اصل ہے تب بھی پتہ لگ جائے گا ـــــ اور اگر نقلی ہے تب بھی اس کا اصل مقصد سامنے آ ہی جائے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اگر اجازت دو تو میں اس سلسلے میں مکمل انکوائری کروں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ضرور کرو لیکن میری طرف سے نہیں ـــ اپنی طرف سے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کارڈ جیب میں رکھ لیا اور اس کے بعد وہ دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز بڑی بڑی مونچھوں اور بارعب چہرے والے مضبوط جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں بھی رعب کا تاثر موجود تھا۔

"عامر بول رہا ہوں جناب" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو" ـــــ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل صاحب سے ہوٹل میں ملاقات ہو گئی ہے اور میں نے اسے کارڈ دے دیا ہے ـــــ ویسے یہ انتہائی سرد مہر قسم کا آدمی ہے۔ اس نے کوئی جذباتیت ظاہر ہی نہیں کی۔ اس کے بعد میں گھر آ گیا۔ پھر ایک آدمی کا فون آیا اور اس نے مجھے اس پوائنٹ پر بلیک میں

کرنے کی کوشش کی" ـــــ عامر نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ـــــ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار مگر سرد لہجے میں پوچھا اور جواب میں عامر نے کیپٹن شکیل سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ فون کرنے والے کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔

"فکر مت کرو ـــ وہ بلیک میلر یقیناً کیپٹن شکیل کا کوئی ساتھی ہوگا۔ اس نے تمہیں چیک کرنے کے لئے یہ ساری بات چیت کی ہوگی ـــ مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ کیپٹن شکیل کی رہائش گاہ پر ایک اور آدمی بھی موجود ہے" ـــــ سردار احمد جان نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ـــ دوسری طرف سے عامر نے مودبانہ لہجے میں کہا اور سردار احمد جان نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور سائیڈ میز پر رکھی ہوئی الیکٹرک بیل کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ـــ دروازہ کھول کر ایک مقامی نوجوان نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ربانی کو بلاؤ" ـــــ سردار احمد جان نے کہا اور نوجوان خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد ایک بار پھر دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی سوٹ تھا جسامت کے لحاظ سے بھی وہ طاقتور اور فیلڈ کا آدمی لگ رہا تھا۔

"یس باس" ـــ آنے والے نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ربانی" ـــــ سردار احمد جان نے کہا اور وہ سامنے رکھی کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"سر سلطان والے کام کی کیا رپورٹ ہے" ـــــ؟ سردار احمد جان نے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"باس ـ سر سلطان سے ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہ ہے۔ لیکن وہ آپ کے پیغام کا احترام کرتے ہیں اس لئے وہ کوشش کریں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک آپ کا مسئلہ پہنچ جائے" ـــــ ربانی نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کا پتہ چلا کہ وہ کہاں گیا ہوا ہے" ـــــ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"جناب! ـــ اس کے باورچی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ـــ یہ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہوگی میں نے آپ کا خط اسے دے دیا ہے اور باورچی نے وعدہ کیا ہے کہ جیسے ہی عمران آئے گا آپ کا خط اسے فوراً دے دیا جائے گا" ـــــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــ ٹھیک ہے جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا ـــ اگر یہ کیپٹن شکیل واقعی سیکرٹ سروس کا رکن ہے تو پھر کوئی بھی جوابی ردعمل اس کی طرف سے ہو سکتا ہے ـــ بس تم نے فی الحال انہیں نظروں میں رکھنا ہے" ـــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"یس باس" ـــ ربانی نے کہا اور سردار احمد جان نے سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا تو ربانی کرسی سے اٹھا اور سلام کر کے کمرے سے

باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد سردار احمد جان نے میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھائی اور ابھی اُسے کھولنے ہی لگا تھا کہ میز پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ"۔۔۔ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"ایم بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سرد اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس باس"۔۔۔ سردار احمد جان نہ صرف یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا بلکہ اس کا لہجہ بھی قدرے مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیا پراگریس ہے مشن کی"۔۔۔؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس!۔۔۔ کام جاری ہے۔ ابھی تک تو حالات امید افزا ہیں۔ عمران دارالحکومت میں موجود نہیں ہے لیکن اسی دوران کیپٹن شکیل کا ایک ساتھی صفدر سامنے آچکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند روز میں باقی سیکرٹ سروس بھی سامنے آجائے گی"۔۔۔ احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف کے بارے میں کوئی کلیو ملا۔۔۔ اصل مسئلہ تو اس کا ہے"۔۔۔؟ ایم نے پوچھا۔

"سر سلطان پر کام شروع کر دیا ہے دیکھیے کیا رزلٹ سامنے آتا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں سردار احمد جان کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں ہوا"۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ مجھے یقین ہے۔ بس اس عمران کا خیال رکھنا۔ وہ انتہائی

ناک آدمی ہے"۔۔۔ ایم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔۔۔ میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں"۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیا اور دوسری طرف سے "اوکے"۔۔۔ کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن ابھی اس نے رسیور رکھ کر فائل کو کھولا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ اس بار اس نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

"میں پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ بول رہا ہوں۔۔۔ سیکرٹری صاحب سردار احمد جان صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ سردار احمد جان بول رہا ہوں۔۔۔ بات کرائیے"۔۔۔ سردار احمد جان نے بارعب لہجے میں کہا۔

"سردار احمد جان صاحب!۔۔۔ میں سلطان بول رہا ہوں سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھی ایک بارعب سی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے مسئلے کو اہمیت دی"۔۔۔ سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ ہمارے معزز دوست ہیں۔ میں نے آپ کا معاملہ صدر مملکت کے گوش گذار کر دیا ہے۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق براہ راست صدر مملکت سے ہے اس لئے یقیناً آپ کا معاملہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس

کے چیف نے مناسب سمجھا تو آپ سے رابطہ کرے گا ــــ بہرحال میں
ذاتی طور پر جو کچھ کرسکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ ایک بات اور ہے۔
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا خصوصی نمائندہ ایک نوجوان علی عمران ہے
اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کروں" ــــ سر سلطان نے کہا۔
"اوہ! ــ آپ کو تکلیف ہوئی، معذرت خواہ ہوں ــ علی عمران صاحب
کی تو ویسے ہی بڑی شہرت ہے۔ میں نے انہیں براہ راست خط لکھا ہے
اور ملاقات چاہی ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ شہر سے باہر گئے ہوئے
ہیں ــ اگر آپ کے تعلقات ان سے ہوں تو ضرور ہماری سفارش کر
دیجیے گا" ــ سردار احمد جان نے کہا۔
"بہتر ہے" ــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا۔ سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے
پر طنزیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

عمران نے خط کھولا اور اسے پڑھتے ہوئے اس کی پیشانی پر شکنیں
سی ابھر آئیں وہ چار روز بعد دارالحکومت واپس آیا تھا۔ والدہ کے اصرار پر اسے
دارالحکومت سے بہت دور کسی عزیز کی شادی میں جانا پڑا تھا۔ وہ رات کو
ہی واپس آگیا تھا لیکن رات کو والدہ نے نہ آنے دیا اس لئے وہ وہیں کوٹھی
میں ہی سو گیا اور اب صبح وہ ناشتہ کر کے جیسے ہی فلیٹ میں آیا، سلیمان نے
خط اسے پکڑا دیا۔
"سردار احمد جان" ــ عمران نے خط کے آخر میں لکھا ہوا نام پڑھ کر
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں ایک بار پھر خط پر پھسلنے لگیں۔ خط ایک
نفیس اور انتہائی قیمتی کاغذ پر لکھا گیا تھا جس پر سردار احمد جان کے الفاظ
[illegible]ن تھے اور ساتھ ہی ایک مشہور قبیلے کا حوالہ بھی تھا جو پاکیشیا سے ملحقہ آزاد
علاقے میں رہتا تھا لیکن پاکیشیا سے اس کے تعلقات بے حد اچھے تھے۔ خط میں
ذاتی ملاقات کی استدعا کی گئی تھی اور ساتھ ہی دارالحکومت کی ایک الیسی کالونی

کا پتہ دیا گیا تھا جہاں امرا کی رہائش تھی۔ عمران کے لئے یہ نام نیا تھا اس
لئے وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون صاحب ہو سکتے ہیں اور وہ کیوں ذاتی ملاقات
چاہتے ہیں۔؟
اسی لمحے سلیمان چائے کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے
کا کپ بنا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔
"صاحب! ——— سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ جیسے
ہی آئیں انہیں فوری فون کریں ——— کوئی اہم معاملہ ہے" ——— سلیمان
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر باقی برتن اٹھائے خاموشی سے کمرے
سے باہر نکل گیا۔ عمران کا موڈ ایسا تھا کہ اسے سنجیدگی اختیار کرنا پڑی تھی۔
عمران نے خط میز پر رکھا اور پھر چائے کا کپ اٹھا کر اس کی چسکیاں
لینے لگا۔ اس کا ذہن مسلسل اس سردار احمد جان کے متعلق سوچ رہا تھا لیکن
چائے ختم ہو جانے کے باوجود جب اسے سردار احمد جان سے کبھی کسی ملاقات
کے بارے میں یاد نہ آیا تو اس نے کپ میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر سر سلطان
کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔
"یس ——— پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے آواز سنائی دی۔
"عمران بول رہا ہوں ——— سر سلطان سے بات کراؤ" ——— عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر سلطان کی
آواز رسیور سے سنائی دی۔
"ہیلو عمران بیٹے! ——— تم آگئے شادی سے واپس" ——— سر سلطان

...ا ہوا تھا۔
"جی ہاں! ——— لیکن خالی آیا ہوں۔ میں نے تو سنا تھا کہ شادی پر جاؤ تو
وہاں میں ایک عدد حور ساتھ بھیج دی جاتی ہے لیکن وہاں تو بس دو چھوہارے
...نے میں آئے اور وہ بھی پہلے مشین گن کی گولیوں کی طرح سر سے ٹکراتے
ہوئے نیچے گرے تو میں نے ثبوت کے طور پر اٹھا لئے کہ کہیں واپسی میں
بات پڑ جاتے اور پولیس نے روک کر پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو تو چھوہارے
دکھا کر زبان چھڑوا لوں گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسری
طرف سے سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
"تمہیں سردار احمد جان کا خط مل گیا ہے ———؟" سر سلطان نے کہا
تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"ہاں! ——— ابھی سلیمان نے دیا ہے ——— ویسے سر سلطان! ——— ہم
...ے تو یہ آزاد علاقے والے زیادہ امیر ہیں۔ ایسا نفیس اور قیمتی کاغذ ہے کہ
ہمارے ہاں تو کرنسی نوٹ ایسے کاغذ پر بھی نہیں چھپتے اور وہ لوگ ایسے خط
لکھنے کے لئے استعمال کرتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ——— کیا مطلب! ——— کیا تم اس کاغذ کی وجہ سے کوئی اہم بات
سوچ رہے ہو" ——— سر سلطان کا لہجہ چونکنے والا تھا۔
"اہم بات کیا ہو سکتی ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ یہ علاقے بنجر اور دشوار گذار
ہونے کی وجہ سے غریب ہوں گے۔ لیکن کاغذ دیکھ کر تو یہی معلوم ہوتا
ہے کہ وہاں کے لوگ بے شک غریب ہوں لیکن کم از کم سردار احمد جان
غریب نہیں ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہاری بات درست ہے ——— بہرحال سردار احمد جان جس قبیلے کا

سردار ہے وہ اس علاقے کا سب سے طاقتور اہم اور بڑا قبیلہ ہے۔
قبیلے کے سربراہ کا نام سردار گل جان ہے۔ سردار احمد جان اس کا بیٹا ہے
حکومت کے ساتھ سردار گل جان کے انتہائی اچھے تعلقات ہیں۔ ویسے
بھی سردار گل جان پاکیشیا کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اس لئے سردار احمد جان
بھی ہمارے لئے انتہائی محترم ہیں ـــــ ان کا ایک آدمی میرے پاس
آیا تھا اس نے مجھے سردار احمد جان کی طرف سے پیغام دیا ہے کہ آج کل
اچانک ان کے مخالف قبیلے کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ نظر آنے
لگ گیا ہے اور یہ قبیلہ در پردہ روسیاہ اور کافرستان کا حمایتی ہے ان
کے مطابق ایسی مصدقہ اطلاعات ملی ہیں کہ اس قبیلے نے اپنے علاقے
میں جدید ترین اسلحے کے بڑے بڑے سٹور قائم کر لئے ہیں اور اگر
سٹور قائم رہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس اسلحے کے زور پر سر
احمد جان کے قبیلے کو ہلاک کر کے سارے علاقے پر قبضہ کر لیں اس
طرح یہ سارا آزاد علاقہ نہ صرف روسیاہ اور کافرستان کی گود میں چلا
جائے گا بلکہ اس سے پاکیشیا کے مفادات اور دفاع کو بھی شدید
خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ چونکہ وہ خود اس قبیلے کے علاقے میں
نہیں جا سکتے اس لئے ان کی خواہش ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس
کے ان خفیہ سٹورز کو تلاش کر کے تباہ کر دے۔ وہ سیکرٹ سروس
کی ہر طرح سے امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چونکہ معاہدے کے مطابق
پاکیشیا آزاد علاقے میں براہ راست مداخلت نہیں کر سکتا اس لئے
سیکرٹ سروس ہی یہ کام کر سکتی ہے ـــــ چونکہ تم دارالحکومت میں
موجود نہ تھے اس لئے میں نے سردار احمد جان کو فون پر یہ کہہ کر ٹال

دیا کہ معاملہ صدر مملکت کے نوٹس میں دے دیا گیا ہے اور وہاں سے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہنچ جائے گا پھر اس کا چیف جو فیصلہ کرے
گا وہ آپ تک پہنچ جائے گا۔ ساتھ ہی میں نے سردار احمد جان کو یہ
مشورہ بھی دیا کہ وہ اس معاملے میں تم سے مل لے کیونکہ تم ایکسٹو کے
خصوصی نمائندے ہو تو اس نے بتایا کہ اس نے براہ راست تمہیں بھی خط
لکھ دیا ہے" ـــــ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویسے سر سلطان! ـــ اگر سردار احمد جان نے جو کچھ کہا ہے اگر وہ
واقعی درست ہے تو اس سے پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کو خطرات
تو لاحق ہو سکتے ہیں" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ اور اس بات پر مجھے بے حد تشویش ہے" ـــــ سر سلطان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ آپ بے فکر رہیں۔ میں چیک کر لونگا" ـــــ عمران نے
کہا اور دوسری طرف سے خدا حافظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور ایک بار
پھر خط اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ لیکن اس بار وہ خاص طور پر
کاغذ کو چیک کر رہا تھا پھر اس نے خط بند کر کے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر
ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس بدل کر وہ فلیٹ سے باہر آیا اور
چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت کی سپر مارکیٹ کی طرف
بڑھی جا رہی تھی۔ سر سلطان سے تو اس نے بس مذاق میں کاغذ کے بارے
میں بات کر دی تھی لیکن سر سلطان کے چونکنے پر اس کے ذہن میں
بھی ایک خلش سی پیدا ہو گئی تھی اور وہ سردار احمد جان سے ملنے سے
پہلے اس کاغذ کے بارے میں معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ کاغذ

واقعی خصوصی قسم کا ہے۔ عام طور پر ایسا کاغذ دیکھنے میں نہ آتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار کاغذ کی ایک بڑی دکان کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ دکان پر پہنچ گیا۔ دکان میں ہر طرف مختلف قسموں کے کاغذوں کے بڑے بڑے رول موجود تھے۔

"جی فرمائیے" — ایک سیلزمین نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کسی ایسے آدمی سے ملنا ہے جو کاغذ کی کوالٹی اور دنیا بھر میں بنائے جانے والے خصوصی کاغذوں کے بارے میں مہارت کا درجہ رکھتا ہو" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مینجر صاحب سے مل لیں — وہی اس بارے میں کچھ بتا سکیں گے" — سیلزمین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کر دیا جس پر مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ عمران سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا دفتر نما کمرہ تھا جس میں انتہائی قیمتی دفتری فرنیچر موجود تھا۔ ایک بڑی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عمران کو اندر آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"فرمائیے جناب" — مینجر نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرماتے ہیں — آخر آپ کو فرمائش سننے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"ہمارا تو کام ہی آپ جیسے معزز افراد کی خدمت کرنا ہے جناب" — مینجر نے کہا۔ وہ واقعی انتہائی ہوشیار کاروباری آدمی تھا اور پھر عمران

نے سیلزمین سے کہی ہوئی بات اس مینجر کے سامنے بھی دوہرا دی۔

"مجھے پینتالیس سال ہو گئے ہیں اس کاروبار سے منسلک ہوئے اور اس کاروبار کے سلسلے میں پوری دنیا بھی گھوم چکا ہوں — آپ فرمائیں آپ کا مسئلہ کیا ہے — ؟ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی خدمت کر سکوں" — مینجر نے اسی طرح کاروباری لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے سردار احمد حبان کا خط نکال کر اسے مینجر کے سامنے رکھ دیا۔

"مجھے یہ بتائیے کہ یہ کاغذ کس ملک کا بنا ہوا ہے اور کس کام آتا ہے؟" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مینجر نے کاغذ اٹھایا اور اس کا کونہ انگلیوں کے درمیان آہستگی سے مسلا اور پھر کاغذ کو ٹیبل لیمپ کے بلب کے سامنے کر کے اسے غور سے دیکھنے لگا۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ کاغذ کے درمیان بنے ہوتے مخصوص واٹر مارک چیک کر رہا ہے۔ لیکن وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ اس کاغذ میں واٹر مارک موجود نہیں ہے بلکہ اس میں ہلکی ہلکی پارے جیسی لہریں نظر آتی تھیں۔

"یہ کاغذ آپ کو کہاں سے ملا ہے جناب — ؟" مینجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سڑک پر پڑا ہوا تھا" — عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو مینجر نے ایک لمحے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے افسوس ہے جناب! — یہ کوئی خاص قسم کا کاغذ ہے۔ میں

نے ایسا کاغذ پہلے کبھی نہیں دیکھا" ۔۔۔۔ مینجر نے اس بار خشک لہجے
کہا اور خط واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔
عمران نے خط لے کر اُسے جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے چند
وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس نے ان میں سے ایک کارڈ مینجر کے سامنے
رکھ دیا۔
"آپ اپنے آپ کو حراست میں سمجھیں اور میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلیں"
عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور باقی کارڈ جیب میں ڈالنے کے
بعد اس نے اندرونی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت
بے پناہ سرد مہری تھی۔
"کک۔ کک۔ کیا فرما رہے ہیں آپ" ۔۔۔۔ مینجر کا چہرہ یکلخت
ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔ کارڈ پر لکھے ہوئے عمران کے عہدے ڈپٹی ڈائر
سنٹرل انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوا
نے اس کی حالت واقعی یکلخت انتہائی خراب کر دی تھی۔
"میں درست کہہ رہا ہوں ۔۔۔ اٹھیں، ورنہ آپ کو ہتھکڑی پہنا کر
لے جایا جا سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔
"مم۔ مم۔ مگر جناب! ۔۔۔ میرا قصور جناب" ۔۔۔ مینجر کی حا
قابل رحم حد تک خراب ہو گئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی بیہ
ہو کر گر پڑے گا۔
"قصور یہ ہے کہ آپ نے وہ معلومات جو حکومت کو چاہئیں بقصد
جان بوجھ کر چھپا لی ہے اور یہ بہت سنگین جرم ہے ۔۔۔۔ آپ
چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ آپ اس کاغذ کے بارے میں معلوما

لتے ہیں لیکن آپ نے جان بوجھ کر اس بات سے انکار کر دیا ہے"۔
عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"جج۔ جناب! ۔۔۔ میں معافی چاہتا ہوں ۔۔۔ آپ نے پہلے
اپنا تعارف نہیں کرایا ۔۔۔ میں کاروباری آدمی ہوں اس لئے میں
اس اُلجھن میں نہیں پھنسنا چاہتا تھا ۔۔۔ لیکن اب اگر یہ سرکاری
معاملہ ہے تو میں ہر ممکن تعاون کروں گا ۔۔۔ اگر میری معلومات
سے حکومت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو مجھے بے حد مسرت ہو گی جناب"۔
مینجر نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔
"ایسی صورت میں حکومت آپ کی مشکور ہو گی ۔۔۔ لیکن یہ سوچ
لیجئے کہ اگر آپ نے جھوٹ بولنے یا کچھ چھپانے کی کوشش کی تو پھر"
عمران نے لہجے کو اور زیادہ سخت بناتے ہوئے کہا وہ ان کاروباری افراد
کی نفسیات کو سمجھتا تھا اس لئے جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہا تھا۔
"نہیں جناب! ۔۔۔ میں شریف اور محب وطن شہری ہوں ۔۔۔ یہ
کاغذ جو آپ نے مجھے دکھایا ہے دراصل یہ کاغذ رُوسیاہ میں بننے
والا ایک مخصوص کاغذ ہے۔ اس کاغذ کے اندر آپ کو پارے کی طرح
جو لہریں نظر آ رہی ہیں یہ ایک خاص قسم کی گیس ہے ۔۔۔ یہ تو
مجھے معلوم نہیں ہے کہ اسے استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے لیکن بہرحال
اس گیس کی مدد سے کسی بھی ایسے آدمی کو جس کے پاس یہ کاغذ ہو
آسانی سے طویل عرصے کے لئے بیہوش کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ یہ کاغذ
رُوسیاہ میں صرف کے۔ جی۔ بی خاص خاص موقعوں پر استعمال کرتی
ہے ۔۔۔ آج سے چار سال قبل میں کاروبار کے سلسلے میں روسیاہ گیا تھا

تو وہاں مجھے ایک ایسے کارخانے میں جانے کا موقع ملا جو خفیہ طور پر یہ کاغذ تیار کرتا ہے اس کارخانے کا مینجر میرا دوست بن گیا اور پھر اس نے مجھے وہائٹی کے طور پر یہ کاغذ دکھایا تھا اور اس کی خاصیت بتائی تھی۔ ظاہر ہے یہ چیز میرے لئے نئی تھی اس لئے میں بیحد حیران ہوا۔ اس نے مجھے ان لہروں کے بارے میں تفصیل بتائی اور آج چار سال بعد میں نے دوبارہ یہ کاغذ آپ کے ہاتھ میں دیکھا ہے اور آپ سے میرا تعارف نہ تھا اس لئے ظاہر ہے کہ میں آپ کو کیسے یہ تفصیل بتا سکتا تھا" ——— مینجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے اس کاغذ کی ساخت عجیب ضرور لگی تھی لیکن اس کی اس حیرت انگیز خاصیت کے بارے میں تو اس کے ذہن میں تصور تک نہ تھا۔

"شکریہ ! ——— اب آپ کو یہ کہنا تو ضروری نہیں کہ یہ بات لیک آؤٹ نہ ہو" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ——— نہیں جناب ——— میں سمجھتا ہوں جناب" ——— مینجر نے جلدی سے جواب دیا اور عمران نے اس کے سامنے رکھا ہوا اپنا کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے ذہن میں عجیب سا بھونچال آیا ہوا تھا۔ سردار احمد جان کی طرف سے اس قسم کے خاص کاغذ پر خط لکھ کر بھجوانے سے مسئلہ واقعی الجھ گیا تھا۔ سردار احمد جان تو پاکیشیا کا حلیف تھا اور سیکرٹ سروس سے مدد حاصل کرنے آیا تھا پھر اس قسم کے کاغذ کا استعمال بہرحال اب اس کے ذہن پر سنجیدگی کی گہری تہہ چھا گئی اور اس نے کار کا رخ سرداور کی لیبارٹری کی طرف موڑ دیا اور اب فوری طور پر سرداور کی مدد سے اس کاغذ کی مکمل چیکنگ کرنا چاہتا تھا تاکہ اصل بات سامنے آ جائے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی سردار احمد جان نے چونک کر میز پر رکھے ہوئے فون کو دیکھا اور پھر ریسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان" ——— سردار احمد جان نے اسی طرح بارعب لہجے میں کہا۔

"ربانی بول رہا ہوں باس ! ——— عامر سہیل والی ترکیب بے حد کامیاب رہی ہے۔ اس کیپٹن شکیل اور اس کے بعد اس کے ساتھی صفدر کے فلیٹ میں بھی سپیشل ڈکٹا فون پہنچا دیئے گئے ہیں ——— صفدر نے نہ صرف اپنے طور پر عامر سہیل کے بارے میں انکوائری کی ہے بلکہ اس سلسلے میں اس نے دو اور اشخاص نعمانی اور صدیقی کی بھی ڈیوٹی لگائی تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے اس صفدر کے فلیٹ میں یہ دونوں آدمی آئے اور انہوں نے اسے یہی رپورٹ دی کہ عامر سہیل صحیح آدمی ہے۔ انہوں نے اس کے محکمے سے اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹیں حاصل کر لی ہیں۔ وہاں باتوں کے دوران

تین دوسرے افراد کا بھی ذکر آیا ہے جن کے نام تنویر، چوہان اور خاور
لئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک عورت جولیا کا نام بھی آیا ہے اور سب
سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے باتوں کے دوران چیف کا نام بھی لیا ہے"
ربانی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ —— اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا ممبر ہونے کا اندازہ درست ثابت ہوا —— تم نے ان نئے
آدمیوں کی نگرانی کرائی ہے" —— سردار احمد جان نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"یس باس" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"چیف سے ان کا مطلب یقیناً ایکسٹو ہو گا —— ہمیں اصل تلاش
تو اسی کی ہے۔ بہرحال تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے —— ویسے
عامر سہیل نے جو کارڈ کیپٹن شکیل کو دیا تھا وہ اس وقت کس کے پاس
ہے" —— ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔

"وہ اسی صفدر کے پاس ہے" —— ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے —— عمران کے بارے میں کوئی خبر —— وہ واپس آگیا
ہے یا نہیں" —— ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔

"جی ہاں! —— وہ واپس آگیا ہے۔ لیکن واپس آنے کے تھوڑی دیر
بعد ہی وہ کار لے کر وہاں سے چلا اور پہلے وہ دارالحکومت کی سپر مارکیٹ
کی ایک دکان پر گیا اور اس کے بعد وہاں سے وہ دارالحکومت سے
شمال مشرق کی طرف ایک سیڈ سپلائی کرنے والی فیکٹری میں چلا گیا ——
آپ نے چونکہ اس کے فلیٹ میں ڈکٹا فون لگانے سے منع کر دیا تھا اس

لئے اس کی بات چیت کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ ہم نے
اس کی کار کے عقبی بمپر میں زیرو زیرو لگا دیا ہے جس کی وجہ سے اس
کی نقل و حرکت چیک ہوتی رہی ہے" —— ربانی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے اگر اسے ڈکٹا فون کا علم ہو گیا
تو پھر ہو سکتا ہے ہماری ساری پلاننگ ہی فیل ہو جائے اس لئے میں
نے منع کیا تھا —— لیکن کاغذ کی دکان اور پھر سیڈ فیکٹری اس کے
جانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے —— ؟ بہرحال ٹھیک ہے تم نگرانی جاری
رکھو" —— سردار احمد جان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر سامنے میز پر رکھی
ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگائی اور دو لمبے لمبے گھونٹ
لے کر اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ شراب
کی حدت کی وجہ سے اور زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں میں بھی سرخی ابھر
آئی تھی۔ اس نے کرسی کی نشست سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔
اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی
گہری سوچ میں غرق ہو۔

چند لمحوں بعد اس نے اچانک آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا
اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور
اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ربانی سپیکنگ" —— دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ربانی
کی آواز سنائی دی۔

"سردار احمد جان بول رہا ہوں" —— سردار احمد جان نے کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہوگیا۔

"ربانی! ـــ کیا ان لوگوں کی بات چیت میں ہیڈکوارٹر کے بارے میں کسی قسم کا کوئی اشارہ نہیں ملا ـــ یا تم نے بتایا نہیں" ـــ سردار احمد جان نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس! ـــ کوئی بات ایسی نہیں ہوئی۔ میں نے خاص طور پر اس بات کو چیک کیا تھا" ـــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب لوگ ہیں ـــ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں لیکن نہ ہی ہیڈکوارٹر جاتے ہیں اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی گفتگو کرتے ہیں"۔ سردار احمد جان نے کہا۔

"باس! ـــ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کا سیٹ اپ ہی ایسا ہے کہ یہ لوگ صرف خاص ٹرانسمیٹرز یا فون پر ہی ہدایات لیتے ہونگے ـــ یا رپورٹیں دیتے ہوں گے ـــ ویسے اب تک ایسا کوئی فون بھی ان میں سے کسی نے وصول نہیں کیا۔ بس پہلی بار چیف کا نام لیا ہے انہوں نے" ـــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ سیٹ اپ ہے تو پھر ہمارا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا ـــ ہمارا اصل ٹارگٹ تو سیکرٹ سروس کا ہیڈکوارٹر ہے۔ اگر اس کا ہی علم نہیں ہوگا تو پھر مشن کیسے مکمل ہوگا" ـــ سردار احمد جان نے کہا۔

"اگر آپ حکم کریں تو کسی بھی ممبر کو اغوا کر کے اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ـــ ربانی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو ـــ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں کوئی عام مجرم نہیں ہیں ـــ یہ خاص طور پر تربیت یافتہ ہیں اس لئے اول تو انہوں

نے لہجہ بتانا نہیں ـــ دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں سرے سے ...ادم ہی نہ ہو ـــ اور تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ اس طرح ایک آدمی کے اغوا سے ساری سیکرٹ سروس چونک پڑے گی اور ہماری ساری پلاننگ ہی ختم ہو کر رہ جائے گی" ـــ سردار احمد جان نے انتہائی ...فیصلے لہجے میں کہا۔

"سوری باس" ـــ دوسری طرف سے ربانی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"سنو! ـــ اس بارے میں پوری طرح چوکنا رہنا۔ جیسے ہی ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی اشارہ ملے تم نے فوراً مجھے اس سے مطلع کرنا ہے"۔ سردار احمد جان نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

"مسئلہ پیدا ہو گیا ـــ مجھے ایم سے بات کرنی ہوگی" ـــ سردار احمد جان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ریسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے ریسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی سردار احمد جان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایم اٹنڈنگ یو" ـــ بھاری آواز میں جواب دیا گیا۔

"باس! ـــ مسئلہ کچھ پیچیدہ ہو گیا ہے ـــ میں نے اس لئے فون کیا ہے تاکہ اس بارے میں کھل کر بات ہو جائے" ـــ سردار احمد جان نے ...جھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ ہے ـــ کھل کر بات کرو" ـــ دوسری طرف سے ایم نے ...تے ہوئے پوچھا۔

"باس! — ہمارا مشن یہی ہے ناں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مع اس کے چیف کا خاتمہ کر دیا جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے نمبر تھری فائل اڑا لی جائے" — سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس" — ایم نے جواب دیا۔

"اس کے لئے ہم نے دو طرفہ پلاننگ کی ہے — ایک تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہاڑوں میں لے جایا جائے اور پھر وہاں انہیں ہلاک کر دیا جائے اور حکومت پاکیشیا کو اطلاع دی جائے کہ وہ مخالف قبیلے کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف کبھی ٹیم کے ساتھ نہیں جاتا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کے جانے کے بعد وہ اکیلا رہ جائے گا اس طرح آسانی سے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ بھی ہو سکتا ہے، اُسے ختم بھی کیا جا سکتا ہے اور وہاں سے فائل بھی حاصل کی جا سکتی ہے — اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ٹیم بھیجنے سے انکار کر دے تو پھر سیکرٹ سروس کو نظروں میں رکھا جائے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلایا جائے اس کے بعد بیک وقت سیکرٹ سروس کے سب ممبران کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں غائب کر دی جائیں — اس طرح بھی چیف اکیلا رہ جائے گا اور اُسے آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے" — سردار احمد جان نے مشن کی تفصیلات اس طرح دہراتے ہوئے کہا جیسے وہ ذہن میں لکھی ہوئی کوئی تحریر پڑھ رہا ہو۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو — ظاہر ہے پلاننگ کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے اسے دوہرانے کا کیا فائدہ تھا" — ایم نے ایک بار پھر ناخوشگوا

انہوں نے کہا۔

"میں ذہنی طور پر جائزہ لے رہا تھا باس! — اس لئے دوہرا رہا تھا۔ بہر حال میرا مقصد یہ تھا کہ اب تک جو صورت حال سامنے آ رہی ہے اس کے مطابق سیکرٹ سروس کے ارکان تو تیزی سے نظروں میں آتے جا رہے ہیں لیکن اب تک نہ ہی ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل رہا ہے اور نہ اس پراسرار باس کا — اس صورت حال میں اگر سیکرٹ سروس یہاں واقعی جانے کے لئے تیار ہو گئی تو پھر ہم اس کے ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس کریں گے —؟ اور دوسری صورت میں بھی ہم زیادہ سے زیادہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو ہی ختم کر سکیں گے — ہیڈ کوارٹر اور باس والا مسئلہ تو پھر بھی رہ جائے گا" — سردار احمد جان نے کہا۔

"ہاں! — واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن یہاں یا وہاں کہیں بھی ہم چاہیں ان لوگوں پر تشدد کر کے ان سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں — آخر وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں انہیں یقیناً معلوم ہوگا" — ایم نے کہا۔

"ہو سکتا ہے انہیں معلوم ہی نہ ہو — مجھے تو یہ سارا سیٹ اپ انتہائی پُراسرار لگ رہا ہے" — سردار احمد جان نے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو" — اس بار ایم نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم نے ان لوگوں کو چھیڑا تو یقیناً سیکرٹ سروس چونک پڑے — یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے میں مشہور ہیں۔ دلیے

میرے ذہن میں صرف ایک ہی پوائنٹ آیا ہے کہ اگر کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکا تو پھر اس عمران پر ہی تشدد کرنا پڑے گا ——— سر سلطان نے اُسے نمائندہ خصوصی کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسروں کو علم ہو یا نہ ہو، اُسے لازماً علم ہوگا" ——— سردار احمد جان نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے ایم کے طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم نے شراب تو زیادہ مقدار میں نہیں پی لی سردار احمد جان ——— عمران کے بارے میں اچھی طرح جاننے کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو" ——— ایم نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس! ——— لیکن اس کے سوا اور کیا چارہ کار ہو سکتا ہے" ——— سردار احمد جان نے جواب دیا۔

"اتنی جلدی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے پاس کافی وقت ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے اس لئے آہستہ آہستہ صورت حال واضح ہو جائے گی اور جب پوری طرح واضح ہو گی تو اس کا کوئی کامیاب حل بھی تلاش کر ہی لیا جائے گا ——— میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر تم اتنی جلدی کیوں پریشان ہو گئے ہو" ——— ایم نے کہا۔

"واقعی باس! ——— بس ایسے ہی ذہن میں ایک بات آ گئی تھی۔ بہرحال ٹھیک ہے ابھی تو ابتدا ہے" ——— سردار احمد جان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس تم ربانی کو ہر لحاظ سے ہوشیار رہنے کا کہتے رہنا۔ کیونکہ اگر سیکرٹ سروس کے کانوں میں اصل مشن کی ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو پھر ہمیں کھل کر سامنے آنا پڑے گا اور ہم کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتے۔ اسی لئے

تو اس بار تمہیں آگے کیا گیا ہے" ——— ایم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس! ——— بس ایک ذہنی کیفیت تھی، ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے آج تک ناکامی کے بارے میں سوچا بھی نہیں اور ربانی تو ایسے معاملات کا ماہر ہے" ——— سردار احمد جان نے کہا اور دوسری طرف سے "او کے" ——— کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا۔ سردار احمد جان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور سردار احمد جان نے چونک کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— اس نے اس بار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ربانی بول رہا ہوں باس! ——— عمران کی کار آپ کی کالونی میں داخل ہو چکی ہے۔ وہ یقیناً آپ سے ملنے آ رہا ہے ——— میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں" ——— ربانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ——— سردار احمد جان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ذرا ٹھیک ٹھاک ہو کر عمران سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ اس کے بارے میں اس نے بے حد تعریفیں سن رکھی تھیں اس لئے وہ پہلی ملاقات میں ہی اس پر ایسا تاثر چھوڑنا چاہتا تھا کہ عمران اس کے متعلق کسی قسم کے شبہ میں مبتلا نہ ہو سکے۔

عمران سر داور کے دفتر میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھا۔ یہ کتاب اس نے سر داور کی میز پر رکھی ہوئی دیکھی تھی۔ سر داور اس سردار احمد جان کا خط لے کر اس کا سائنسی طور پر تجزیہ کرنے گئے ہوئے تھے اس لئے عمران اس دوران کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گیا تھا اور پھر سنجانے اُسے کتنا وقت لگ گیا کہ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر عمران چونک پڑا۔ سر داور اندر داخل ہو رہے تھے۔ عمران نے کتاب بند کر کے رکھ دی۔

"کمال ہے عمران! — یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ جب تم نے پہلے اس کے متعلق بتایا تھا تو مجھے قطعی یقین نہ آیا تھا کہ کاغذ میں ایسا سسٹم بھی موجود ہو سکتا ہے — لیکن اب تجزیے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے" — سر داور نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی — سچ پوچھیں تو مجھے بھی یقین نہ آرہا تھا اس لئے تو آپ کے پاس آیا تھا" — عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے! — یہ کاغذ نہیں ہے — یہ دراصل سینتھالین کی انتہائی دو نفیس شیٹیں ہیں جنہیں ایکرومائٹ کے ساتھ ملا کر تیار کیا گیا ہے اور ایکرومائٹ کے ملنے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو جاتا ہے اس میں الیتھاس گیس کے زیرو مالیکیول بھرے ہوتے ہیں — بظاہر یہ کاغذ کی طرح ہی ہے۔ اس پر چھپائی بھی ہو سکتی ہے اور اس پر لکھا بھی جا سکتا ہے — اسے کاغذ کی طرح موڑا بھی جا سکتا ہے اور [illegible] بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ کاغذ نہیں ہے اور جب ایک مخصوص حصے میں سے ریڈیو لہروں کی توانائی کو پھیلا دیا جائے تو ایکرومائٹ غائب ہو جاتا ہے اور الیتھاس گیس کے زیرو مالیکیول آپس میں مل کر فوراً ہوا میں مل جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک مخصوص رینج میں یہ ہوا انسانی ذہن کو وقتی طور پر ماؤف کر کے اسے بیہوش کر دیتی ہے" — سر داور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے ایک بڑا سا کاغذ جس پر سائنسی تجزیے کی کمپیوٹر رپورٹ درج تھی عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران کافی دیر تک اس رپورٹ کو پڑھتا رہا۔

"سر داور! — یہ کاغذ تو انتہائی مہنگا پڑتا ہوگا — میرے خیال میں اتنے ٹکڑے کی تیاری جس پر اس سردار نے خط لکھا ہے کم از کم پچاس لاکھ روپے تو خرچ آجاتے ہوں گے" — عمران نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں تو شاید اس سے بھی زیادہ خرچ آئیں لیکن روسیاہ میں اتنا خرچہ نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ سب چیزیں وہ خود بڑی تعداد میں تیار کرتے ہیں جب کہ ہمیں دوسروں سے اسے خریدنا پڑتا ہے" ۔ سردادر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا

"ٹھیک ہے ۔۔۔ چلو ایک بات تو کلیئر ہوگئی ۔۔۔ شکریہ سردادر آپ کو میں نے ڈسٹرب کیا" ۔۔۔ عمران نے کاغذ کو بند کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مناسب سمجھو تو یہ کاغذ مجھے دے دو ۔۔۔ میرے ذہن میں اس کے تجزیے کے دوران ایک نیا آئیڈیا آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کاغذ کی مدد سے اس آئیڈیے پر مزید کام کر کے دیکھوں" ۔۔۔ سردادر نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ رکھ لیں ۔۔۔ مجھے تو ویسے بھی خطرہ لگا رہے گا کہ کسی وقت اس کی وجہ سے بیہوش ہو جاؤں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سردادر بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران ان سے اجازت لے کر لیبارٹری کے بیرونی گیٹ کی طرف چل پڑا۔ اب بہرحال یہ بات طے ہو چکی تھی کہ یہ سردار احمد جان روسیاہ کا کوئی خصوصی ایجنٹ ہے اور کسی خاص مقصد کے لئے یہاں یہ سب ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اب اس نے اس سردار احمد جان سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ اب وہ اس کے اصل مقصد کو تلاش کرنے پر کام کر سکے۔ لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کا رخ سرسلطان کے دفتر کی طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سرسلطان کے دفتر میں موجود تھا۔

"کیا فیصلہ کیا تم نے سردار احمد جان کے قبیلے کی مدد کے سلسلے میں"؟ سرسلطان نے عمران سے پوچھا۔

"کیا کسی طرح قبیلے کے سردار گل جان سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔؟ عمران نے ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"سردار گل جان سے ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔؟ سرسلطان عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"میں چاہتا ہوں کہ سردار احمد جان سے بات چیت سے پہلے اصل سردار سے بات ہو جائے ۔۔۔ سردار احمد جان نوجوان ہیں جبکہ سردار گل جان بزرگ آدمی ہیں۔ ہو سکتا ہے سردار احمد جان جذباتی انداز میں بڑھا چڑھا کر بات کر رہے ہوں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار گل جان تو طویل عرصے سے علیل ہیں اس لئے قبیلے کی عملی طور پر سربراہی سردار احمد جان نے ہی سنبھال رکھی ہے ۔۔۔ ویسے ان سے بات ہو سکتی ہے پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت" ۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

"کیا ان کے پاس براہ راست فون نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ ویسے ہونا تو چاہیے۔ بہرحال میں پولیٹیکل ایجنٹ سے بات کر کے معلوم کرتا ہوں" ۔۔۔ سرسلطان نے کہا اور پھر انہوں نے رسیور اٹھا کر پی۔ اے کو آزاد علاقے کے پولیٹیکل ایجنٹ سے بات کرانے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اگر سردار گل جان سے براہ راست بات نہ ہو سکے تو آپ میری بات

اس پولیٹیکل ایجنٹ سے کرا دیجیئے ایکسٹو کے نمائندہ کی حیثیت سے
عمران نے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور سر سلطان نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔
"سر — پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان صاحب سے بات کیجیئے" —
پی اے نے کہا۔
"بات کراؤ" — سر سلطان نے کہا۔
"ہیلو سر — میں اجمل خان بول رہا ہوں" — چند لمحوں بعد ایک
بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔
"سلطان بول رہا ہوں — اجمل خان صاحب! — بڑے قبیلے
کے سردار گل جان سے فون پر بات چیت ہو سکتی ہے؟ میں نے ان
ضروری بات کرنی ہے" — سر سلطان نے کہا۔
"سردار گل جان سے — اوہ نہیں سر! — وہ بے حد علیل ہیں
اور تقریباً نیم غشی کی حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بات کرنا تو ا
طرف، کسی کو صحیح طور پر پہچانتے بھی نہیں" — دوسری طرف
کہا گیا تو سر سلطان نے رسیور پر ہاتھ رکھ کر یہی بات سامنے بیٹھے ہوئے
عمران کو بتا دی۔
"آپ میری بات کرائیں اس پولیٹیکل ایجنٹ سے — لیکن پہلے
اچھی طرح تعارف کرا دیں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہیلو اجمل خان! — پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بڑے قبیلے
کے سردار احمد جان نے کسی معاملے میں مدد کی درخواست کی ہے ان

نے ان کے نمائندہ خصوصی جناب علی عمران صاحب آپ سے
کرنا چاہتے ہیں — آپ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے
اختیارات سے تو اچھی طرح واقف ہوں گے اس لئے آپ براہ
مہربانی انہیں کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیں" — سر سلطان نے
اجمل خان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"میں سمجھتا ہوں جناب!" — دوسری طرف سے اجمل خان نے
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے رسیور عمران
کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو — علی عمران بول رہا ہوں" — عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔
"یس سر — میں پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان بول رہا ہوں۔ فرمایئے!"
دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔
"اجمل خان! — سردار گل جان کب سے بیمار ہیں —؟" عمران
نے پوچھا۔
"جی دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے" — اجمل خان نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"انہیں کیا بیماری ہے —؟" عمران نے پوچھا۔
"ویسے تو جناب! — بڑھاپا بذات خود ایک بیماری ہوتی ہے۔ لیکن
سال قبل سردار گل جان کی صحت بے حد اچھی تھی۔ پھر اچانک انہیں
بلڈ پریشر کی بیماری لاحق ہوئی اور باوجود علاج کے معاملہ بڑھتا چلا گیا —
البتہ ایک ماہ سے وہ بے حد بیمار ہیں۔ ڈاکٹر تو بلڈ پریشر ہی بتاتے

ہیں"۔۔۔۔ اجمل خان نے جواب دیا۔

"ان کے بعد بڑے قبیلے کا سردار کون بنے گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"قبائلی روایات کے مطابق تو ان کے بڑے صاحبزادے سردار سکندر کا حق ہے لیکن چونکہ سردار اسد جان جو ان کے چھوٹے بھائی ہیں وہ طور پر بے حد فعال ہیں جب کہ سردار سکندر جان تقریباً گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں اس لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ سردار سکندر جان اپنے چھوٹے بھائی کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے"۔۔۔۔ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ شروع سے ہی گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں ۔۔۔ یا بعد میں ایسے ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ شروع سے ہی انتہائی سیدھے سادے اور مرنجان مرنج قسم کے آدمی ہیں لیکن جب سے ان کے والد بیمار ہوتے ہیں وہ کچھ زیادہ ہی گوشہ نشین ہو گئے ہیں"۔۔۔۔ اجمل خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار احمد جان تعلیم یافتہ ہیں یا ۔۔۔۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ۔۔۔ وہ خاصے تعلیم یافتہ ہیں۔ پاکیشیا کی نیشنل یونیورسٹی سے انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے"۔۔۔۔ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"روسیاہ کے متعلق ان کے نظریات کیا ہیں"۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

[روسیاہ] وہ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں ۔۔۔ وہاں ان کے دوست بھی ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہاں کے بااثر قبائلی اکثر روسیاہ شوگران بلکہ کافرستان آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن بہرحال اتنا مجھے معلوم ہے کہ سردار احمد جان پاکیشیا کے زبردست حامی ہیں۔ وہ تو آزاد قبائلی علاقے کو باقاعدہ پاکیشیا میں شامل کرنے کی بات بھی اکثر کرتے رہتے ہیں"۔۔۔۔ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ بڑے قبیلے کے مخالف قبیلے کے متعلق حکومت پاکیشیا کو رپورٹ ملی ہے کہ اس کے پاس اچانک بے پناہ اور انتہائی جدید اسلحہ نظر آنے لگ گیا ہے اور انہوں نے جدید ترین اسلحے کے خفیہ ڈپو بھی پہاڑوں میں قائم کر لئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جناب ۔۔۔ مجھے سردار احمد جان نے گذشتہ دنوں یہ بات کی تھی میں نے اپنے طور پر وہاں مکمل تحقیقات کی ہے لیکن یہ بات ثابت نہیں ہو سکی ۔۔۔ البتہ یہ بات درست ہے کہ دوسرے قبیلے کے افراد کے پاس اب جدید اسلحہ نظر آنے لگا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ۔۔۔ بڑے قبیلے کے افراد بھی وہی جدید اسلحہ استعمال کرتے ہیں اسلحہ روسیاہ، شوگران اور کافرستان سے سمگل کیا جاتا ہے ۔۔۔ [جہاں تک] پرشانی سٹورز کی بابت تھی وہ غلط ثابت ہوئی ہے اس لئے میں نے سردار احمد جان کے اصرار پر حکومت پاکیشیا کو سردار احمد جان کی اطلاع [پر] ابھی رپورٹ ارسال کر دی تھی"۔۔۔۔ پولیٹیکل ایجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس بات کے امکانات ہیں کہ دوسرا قبیلہ اس بڑے قبیلے پر

اچانک حملہ کر کے اسے ختم کر دے اور سارے علاقے پر قبضہ کر لے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب! ـــــ ایسا تو عملی طور پر بھی ناممکن ہے۔ ویسے قبیلہ تعداد کے لحاظ سے بھی اتنا کم ہے کہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے"۔ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دوسرے قبیلے کی ہمدردیاں کس ملک کے ساتھ ہیں" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی پاکیشیا کا ہی حلیف ہے جناب" ـــــ پولیٹیکل ایجنٹ نے جواب دیا۔

"او کے ـــــ اب آپ سے یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ تمام گفتگو کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہیں ہونی چاہیئے ـــــ اسے ٹاپ کانفیڈنشل ہی رہنا چاہیئے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں اپنی ذمہ داری بخوبی سمجھتا ہوں سر" ـــــ اجمل خان نے جواب دیا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم نے تو اس پر ایسے جرح شروع کر دی جیسے تم اس سے کوئی خاص بات اگلوانا چاہتے تھے ـــــ بات کیا ہے۔ کیا یہ سردار احمد جان مشکوک ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔ عمران سے بات چیت کے دوران چونکہ انہوں نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے وہ ساری بات چیت باقاعدہ سنتے رہے تھے۔

"نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں ـــــ دراصل ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا پڑتا ہے ـــــ اچھا اب مجھے اجازت دیجئے۔ اب میں سردار احمد جان سے مل لوں۔ اس کے بعد اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کروں گا"۔

عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سر سلطان کو سلام کر کے وہ ان کے دفتر سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی جہاں سردار احمد جان کی رہائش تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار کوٹھی کے بڑے پھاٹک پر روکی اور کار سے نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک قبائلی جس کے ہاتھ میں جدید مشین گن تھی باہر آگیا۔

"سردار صاحب سے کہیں کہ علی عمران ملنے آیا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور وہ قبائلی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ جیسے ہی اترا ایک ادھیڑ عمر قبائلی تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"تشریف لائیے جناب! ـــــ میں سردار صاحب کا نائب الف خان ہوں" ـــــ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کو برآمدے کے کونے میں بنے ہوئے ایک خوبصورت سے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے سامنے مشروب کا گلاس بھی پہنچ گیا اور ابھی عمران نے مشروب ختم ہی کیا تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دراز قد، ٹھوس اور خوبصورت جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بارعب تھا۔ بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ وہ واقعی کسی پہاڑی قبیلے کا سردار لگتا تھا جسم پر البتہ جدید لباس تھا۔

"مجھے سردار احمد جان کہتے ہیں" ـــــ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مجھے حقیر فقیر — پُر تقصیر کو علی عمران کہتے ہیں۔ ویسے آپ صرف علی عمران بھی کہہ سکتے ہیں" — عمران کے چہرے پر چھائی سنجیدگی یکلخت ایسے غائب ہو گئی تھی جیسے وہ زندگی میں کبھی سنجیدہ رہا ہی نہ ہو۔ اس وقت اس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار اپنی پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔

"القاب اچھے ہیں — بہرحال تشریف رکھیئے" — بارعب چہرے والے سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ رکھ لیجیے — مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" — عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سردار احمد جان بے اختیار ہنس پڑے

"خوب ہے — آپ تو واقعی بے حد حاضر جواب ہیں" — سردار احمد جان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں سردار صاحب! — میں تو بڑا پکا مسلمان ہوں" — عمران نے کہا تو سردار احمد جان چونک پڑے۔

"مسلمان — لیکن میں نے کب کہا ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں" — سردار احمد جان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ مسلمان حساب میں کمزور ہوتے ہیں اور حاضر جواب کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس ہر سوال کا جواب حاضر ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار سردار احمد جان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب — آپ نے آج مجھے قہقہہ مار کر ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ورنہ میرے ملنے والے مجھے انتہائی سنجیدہ آدمی سمجھتے ہیں۔ بہرحال

میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ میرا خط ملنے پر ملاقات کے لئے فوراً یہاں تشریف لائے — دراصل ہم آجکل انتہائی خطرناک حالات سے دوچار ہیں اور آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے خاص آدمی ہیں اس لئے میں نے خصوصی طور پر آپ کو دعوت دی کہ آپ سے ملاقات کی خواہش کی تھی — ویسے میں سر سلطان کو سارا معاملہ گوش گذار کر چکا ہوں" — سردار احمد جان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے — میری سر سلطان سے ملاقات ہو چکی ہے لیکن کیا آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کو یہ رپورٹ کیسے ملی کہ آپ کے مخالف قبیلے نے پہاڑوں میں جدید اسلحے کے خفیہ سٹورز قائم کر رکھے ہیں؟" عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا اکثر رُوسیاہ آنا جانا رہتا ہے — وہاں میرے خاصے دوست ہیں وہیں سے مجھے ایک حتمی رپورٹ ملی تھی — روسیاہ دراصل اس قبیلے کی سرپرستی کر کے یہ سارا علاقہ ہتھیانا چاہتا ہے" — سردار احمد جان نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے پولیٹیکل ایجنٹ کو حسب ضابطہ رپورٹ دی —؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں — اور انہوں نے اپنے طور پر انکوائری بھی کی لیکن جہاں روسیاہ جیسی سپر پاور ملوث ہو، وہاں بیچارے پولیٹیکل ایجنٹ کی انکوائری کیا حیثیت رکھتی ہے" — سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر یہ سٹورز تباہ بھی کر دیتی ہے تو اس سے کیا ہو گا ۔۔۔ روسیاہ انہیں دوبارہ اسلحہ دے دیگا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار احمد جان کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے تیزی سے الجھن کے تاثرات ابھرے لیکن جلد ہی دور ہو گئے ۔

"اصل بات یہ ہے کہ دوسرے قبیلے کا سردار مستونگ خان روسیاہ سے دربردہ ملا ہوا ہے ورنہ قبیلے کے دوسرے افراد شاید ایسے نہ ہوں اس لئے اگر اسلحے کے سٹورز کے ساتھ ساتھ مستونگ خان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے" ۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا ۔

"پولٹیکل ایجنٹ کی معرفت اگر اس مستونگ خان کو یہاں پاکیشیا طلب کر کے پوری طرح چھان بین کر لی جائے تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہو گا ۔۔۔ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہتی جس سے قبائلیوں میں پاکیشیا کے خلاف نفرت پھیلے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"اول تو مستونگ خان یہاں آئے گا ہی نہیں ۔۔۔ اور اگر آ بھی جائے تو ظاہر ہے اس نے یہ بات تسلیم تو نہیں کرنی کہ اس نے اسلحہ سٹور کر رکھا ہے ۔۔۔ اس کے لئے تو آپ کو وہاں جا کر ہی تحقیقات کرنا ہو گی" ۔ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چیف کو یہ ساری باتیں بتا دوں گا ۔ اس کے بعد چیف کیا فیصلہ کرتے ہیں اس بارے میں بھی آپ کو اطلاع مل جائے گی ۔۔۔ ویسے ایک بات بتائیں آپ نے براہ راست روسیاہ پر الزام لگا دیا ہے ۔ کیا اس کے پس منظر میں کوئی خاص بات ہے" ۔۔۔ عمران نے سردار احمد جان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور سردار احمد جان عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا ۔

"خاص بات کیا ہو سکتی ہے ۔ سب جانتے ہیں کہ مستونگ خان کا آنا جانا اور اٹھنا بیٹھنا روسیاہیوں کے ساتھ کافی ہے" ۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ایسی بات تو آپ کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے ۔۔۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ چیف سب کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کریں گے ۔ ویسے بھی چیف کے اپنے بھی ایسے ذرائع ہیں جن سے وہ خود براہ راست انتہائی اہم معلومات حاصل کر لیتے ہیں اس لئے آپ کوئی فکر نہ کریں ۔ سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ ہاں ایک بات اور مجھے یاد آ گئی ہے ۔ سلطان بتا رہے تھے کہ حکومت پاکیشیا آزاد قبائلی سرداروں سے جلد ہی ایسا معاہدہ کرنے والی ہے جس کے بعد آزاد علاقہ باقاعدہ پاکیشیا کا حصہ بن جائے گا ۔۔۔ اس صورت میں تو روسیاہ کچھ بھی نہ کر سکے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار احمد جان کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھینچ گئے ۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ کوئی سردار بھی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتا ۔ ہم صدیوں سے آزاد چلے آ رہے ہیں اور آزاد ہی رہیں گے ۔۔۔ پھر ہماں سب سے بڑا قبیلہ تو ہمارا ہی ہے ۔ جب ہم ہی اس بات کو نہیں مانیں گے تو یہ معاہدہ کیسے ہو سکتا ہے" ۔۔۔ سردار احمد جان کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی ۔

"ہاں ! ۔۔۔ یہ بات تو ہے ۔۔۔ اگر آپ ذاتی طور پر اس آئیڈیئے کی مخالفت کریں گے تو پھر ظاہر ہے ایسا نہ ہو سکے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"بالکل مخالفت کروں گا ــــ میں ذاتی طور پر اپنے علاقے کو غلام نہیں بنا سکتا۔ چاہے یہ غلامی پاکیشیا کی ہی کیوں نہ ہو" ــــ سردار احمد جان نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــ بہرحال یہ آپ لوگوں کا اپنا معاملہ ہے۔ ہمارا تو اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے ــــ اب مجھے اجازت"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سردار احمد جان بھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اس سے مصافحہ کر کے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کے ذہن میں سردار احمد جان کے متعلق بے شمار خیالات گڈمڈ سے ہو رہے تھے۔ خاص طور پر یہ بات کہ پولیٹیکل ایجنٹ نے اُسے بتایا تھا کہ سردار احمد جان پاکیشیا کے ساتھ علاقے کو شامل کرنے کا حامی ہے لیکن اس کے سامنے سردار احمد جان نے جو موقف اختیار کیا تھا وہ اس بات کے سراسر اُلٹ تھا اور سردار احمد جان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اس معاملے میں انتہائی سخت موقف رکھتا ہے۔ اس لئے وہ دانش منزل جا کر اس بارے میں خصوصی طور پر نہ صرف سوچ بچار کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ روسیاہ میں موجود سیکرٹ سروس کے سپیشل فارن ایجنٹس کو بھی اس بارے میں مزید چھان بین کرنے کی ہدایات دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی روسیاہ نے دوسرے قبیلے کو بھاری مقدار میں اسلحہ دیا ہے یا نہیں۔

دانش منزل پہنچ کر عمران نے پھاٹک کھلوایا اور کار اندر لے گیا۔ اس کے عقب میں چونکہ پھاٹک خود بخود بند ہو گیا تھا اس لئے وہ کار

منے دس پارکنگ کی طرف لے گیا لیکن ابھی وہ کار روک کر اترا ہی تھا کہ اس نے بلیک زیرو کو برآمدے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے کار کی طرف آتے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔

"کیا بات ہے بلیک زیرو ــ اگر تمہارے دل میں میرا اتنا ہی احترام پیدا ہو گیا ہے تو پھاٹک سے باہر آ کر میرا استقبال کرنا تھا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ اپنے ساتھ سپیشل انڈیکیٹر بھی لا رہے ہیں" ــ بلیک زیرو نے قریب آتے ہوئے کہا اور تیزی سے کار کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"سپیشل انڈیکیٹر ــ کیا مطلب" ــ؟ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور اسی لمحے بلیک زیرو نے کار کے عقبی بمپر کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بٹن اتارا اور عمران کی طرف مُڑ گیا۔

"سپیشل سسٹم نے اسے چیک کر کے بے کار بھی کر دیا اور نشاندہی بھی کر دی" ــــ بلیک زیرو نے وہ بٹن عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے اس بٹن کو دیکھنے لگا۔ وہ اُسے اُلٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ یکلخت وہ اور زیادہ چونک پڑا۔

"سپیشل انڈیکیٹر ــ ویری بیڈ ــ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال میری توقع سے کہیں زیادہ خراب ہے" ــــ عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو حیران رہ گیا۔

"صورت حال ــ کیسی صورت حال" ــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"آؤ" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھا
آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بیٹھو ——— میں اس کا تفصیلی تجزیہ کر لوں ——— مجھے یہ ک
نئی ساخت کا لگ رہا ہے" ——— عمران نے آپریشن روم میں دا
ہو کر اپنے پیچھے آتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور
تیزی سے لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔

لیبارٹری میں کافی دیر گذارنے کے بعد عمران جب واپس آپریشن
میں آیا تو بلیک زیرو کچن سے نکلا اور اس کے ہاتھ میں چائے کے
کپ موجود تھے۔

"بہت خوب! ——— اب گھڑایا عورتوں سے مردوں میں منتقل
گیا ہے ——— جیسے ایک مشہور شاعر نے کہا تھا کہ پردہ عورتوں سے منتق
ہو کر مردوں کی عقل پر پڑ گیا ہے" ——— عمران نے کرسی پر بیٹھتے
مسکرا کر کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔ اس نے چائے کا ایک ک
عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرسی
طرف بڑھ گیا۔

"ہاں! ——— اب بتائیے کہ یہ کیا چکر ہے ——— آپ کی کار پر سپیشل
انڈیکیٹر کی موجودگی اور اس سے آپ کی لاعلمی ——— اور پھر آپ کا
یہ کہنا کہ صورت حال آپ کی توقع سے زیادہ خراب ہے ———
ساری باتوں کا کیا مطلب ہے" ——— بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھ
ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

"ارے ارے ——— ایک چائے پلا کر تم نے تو پورا انٹرویو لینا شروع

کر دیا ہے" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔

"اصل میں مجھے اس بات پر بے چینی ہے کہ آپ کی کار سے اس
سپیشل انڈیکیٹر کی دستیابی کا مطلب ہے کہ کوئی اہم کیس شروع بھی
ہو چکا ہے اور میں ابھی تک اس سے بے خبر ہوں" ——— بلیک زیرو
نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے جواب دینے کی بجائے ٹیلیفون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس" ——— دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

"صفدر! سپیشل سٹور سے ایس۔ ایف ڈکٹافون لے کر میزان
کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھانوے بلاک اے میں فٹ کر دو ——— اور پھر وہاں
ہونے والی ہر قسم کی بات چیت کا ٹیپ ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ اس کے ساتھ
ساتھ تم نے وہاں آنے جانے والے کی بھی نگرانی کرنی ہے ——— اپنے
ساتھ دوسرے ممبرز بھی لے لو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں اسے
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"سنو! ——— اس کوٹھی میں آزاد علاقے کا ایک سردار احمد جان رہتا
ہے۔ خاص طور پر اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"یس باس" ——— صفدر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سردار احمد جان ——— آپ تو میرا تجسس اور بڑھاتے جا رہے ہیں"

بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ چکر کیا ہے۔ بہرحال میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں" ـــــ عمران نے بلیک زیرو کے چہرے پر موجود بے پناہ تجسس دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر سلیمان سے خط ملنے سے لے کر سردار احمد جان سے ملاقات تک سارے واقعات اس نے مختصر طور پر بتا دیئے۔

"یہ کاغذ والی بات انتہائی حیرت انگیز ہے ـــــ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ سردار احمد جان خود رُوسیاہ کا ایجنٹ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انڈیکیٹر بھی روسیاہی ساخت کا ہے ـــــ میں نے لیبارٹری میں اسے چیک کر لیا ہے اور اگر میں دانش منزل نہ آتا تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ میری کار میں فٹ ہے ـــــ ویسے اس سے صرف اس بات کی نشاندہی ہو سکتی ہے کہ میری کار کہاں کہاں گئی ہے ـــــ اس میں ڈکٹا فون سسٹم موجود نہیں ہے" ـــــ عمران نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سارے چکر کا مقصد کیا ہو سکتا ہے" ـــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"بظاہر تو یہی مقصد نظر آتا ہے کہ رُوسیاہ کسی پُراسرار مقصد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آزاد قبائلی علاقے میں بھجوانا چاہتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران نے جب خود ہی پُراسرار مقصد کے الفاظ کہہ دیئے تھے تو اب وہ اس بارے میں مزید سوالات بھی نہ کر سکتا تھا۔

اب صفدر کی رپورٹ ملنے کے بعد ہی پتہ چلے گا ـــــ ہو سکتا ہے کوئی خاص بات سامنے آ جائے۔ اس انڈیکیٹر کی موجودگی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سردار احمد جان اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ کوئی گروپ بھی ہے ـــــ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس انڈیکیٹر سے سردار احمد جان کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور یہ کوئی اور چکر ہو" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سردار احمد جان عمران کے جانے کے بعد کافی دیر تک اپنے خاص
کمرے میں بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں
تھے۔ اس کی چھٹی حس بار بار کسی خطرے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ ایک
ذہنی طور پر عمران کی باتوں نے بُری طرح الجھا دیا تھا۔ عمران کی یہ بات
کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسلحے کے سٹورز تباہ بھی کر دیئے تو کب
رُوسیاہ دوبارہ اسلحہ نہ دیے گا۔ اس کی ساری پلاننگ کو بے معنی کر کے
رکھ دیا تھا۔ یہ پوائنٹ تو اس کے ذہن میں بھی نہ آیا تھا اور اب وہ بیٹھا
یہی سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اس الجھن کا ذکر ایم سے کرے یا اسے گول
کر جائے۔ کیونکہ پہلے ہی ایم سے پریشانی کی بات کر کے وہ خاصا شرمندہ
ہوا تھا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے الماری کھول کر شراب کی بوتل
نکالی اور دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے شراب پینا شروع کر دی
ذہنی طور پر کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔ ایک بوتل کے بعد جب اس

طبیعت سیر نہ ہوئی تو اس نے دوسری بوتل الماری سے نکال لی۔ لیکن
اس سے پہلے کہ وہ اسے کھولتا، سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی
گھنٹی بج اٹھی۔ سردار احمد جان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور
پھر بوتل میز پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور ریسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ۔۔۔ سردار احمد جان نے سخت لہجے
میں کہا۔

"ربانی بول رہا ہوں باس! ۔۔۔ دو انتہائی اہم خبریں ہیں آپ کے
لئے ۔۔۔ ایک تو یہ کہ عمران آپ سے ملنے کے بعد سیدھا ایک ایسی عمارت
میں گیا ہے جو قلعہ نما ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کی کار میں فٹ
شدہ ڈیٹیکٹر بھی بے کار ہو گیا ہے۔ اس نے کاشن دینا بند کر دیئے
ہیں ۔۔۔ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ عمران کے اس عمارت میں
جانے کے کچھ دیر بعد ہی سیکرٹ سروس کے چیف نے صفدر کو فون
کر کے اسے حکم دیا کہ وہ کسی سپیشل سٹور سے ایس۔ ایم ڈکٹا فون لے کر
آپ کی کوٹھی میں پہنچا دے اور کوٹھی کے اندر ہونے والی ہر قسم
کی گفتگو ٹیپ کر کے اسے ہیڈ کوارٹر پہنچاتے ۔۔۔ مزید ہدایت یہ دی
گئی ہے کہ وہ دوسرے ممبروں کے ساتھ کوٹھی کی مکمل نگرانی کرے اور
خاص طور پر آپ کا نام لے کر یہ کہا گیا ہے کہ آپ کی بھرپور اور
نگرانی کرائی جائے" ۔۔۔ ربانی نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمارت ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
ہیڈ کوارٹر ہے ۔۔۔ اور یہ مسخرہ عمران ہی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
چیف ہے" ۔۔۔ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! — اس کے اس عمارت میں جانے کے بعد ان کا صفدر کو دیئے جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے — اور خاص پر جب عمران آپ سے ابھی مل کر گیا ہے" — ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہوشیار رہوں گا — صفدر کے مزید ساتھ کا پتہ چلا" — سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف اس عورت کے فلیٹ کا پتہ چل گیا ہے جس کا نام جولیا باقی ابھی تک وہی لوگ سامنے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے علم ربانی نے جواب دیا۔

"تم نے کہا تھا کہ عامر سہیل نے جو کارڈ کیپٹن شکیل کو دیا تھا وہ صفدر کے پاس ہے — کیا وہ ابھی تک صفدر کے پاس ہی ہے" — سردار احمد جان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں! — لیکن وہ فلیٹ میں ہے۔ صفدر نے کوٹ تبدیل کر تھا — البتہ ایک بات اور میں نے آپ سے کرنی تھی — جو خط آپ نے عمران کے فلیٹ میں پہنچایا تھا وہ خط عمران کے ساتھ ساتھ رہا لیکن جب وہ سیڈ فیکٹری گیا تو اس کے بعد اس خط کے ساتھ رابطہ اچانک ٹوٹ گیا اور اس کے بعد اب تک یہ رابطہ بحال نہیں ہو سکا" — ربانی نے کہا۔

"ٹوٹ گیا کا کیا مطلب" — سردار احمد جان بری طرح چونک پڑا۔

"یوں لگتا ہے جیسے اس کاغذ کو ضائع کر دیا گیا ہو" — ربانی نے کہا تو سردار احمد جان کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھنچ گئے

"ٹھیک ہے" — سردار احمد جان نے بھینچے بھینچے ہونٹوں سے کہا یہ کہہ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر ایک ی تین سے گذرتا ہوا ایک اور چھوٹے کمرے میں آیا اور اس نے کمرے ی دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں بوٹ کی ٹو ماری تو فرش کا ایک ی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ کھلے ہوئے حصے سے اب یڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سردار احمد جان سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس نے دروازہ کھولا اور ے بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے اس نے سائیڈ لگے ہوئے سوئچ پینل پر ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازے پر سیاہ رنگ کی فولادی چادر چڑھ گئی۔ دار احمد جان تیزی سے کمرے کی دیوار سے نصب ایک قد آدم مشین طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین پر چڑھے ہوئے سرخ رنگ کے کور کو ہٹایا پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف رنگوں ے چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے تو وہ مشین کے سامنے ٹ کر ایک سائیڈ پر موجود بڑی سی میز کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی بھی رکھی ہوئی تھی۔ سردار احمد جان کرسی پر ٹھ گیا اور اس نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک ید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو — ایکس دی تھری کالنگ چیف۔ اوور" — سردار احمد جان نے بار بار یہ فقرہ روسیاہی زبان میں دوہرانا شروع کر دیا۔ اس

کا لہجہ بھی خالصتاً روسیاہی تھا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی سخت آواز سنائی دی۔

"چیف۔۔۔ میں پاکیشیا کے دارالحکومت سے کال کر رہا ہوں۔ مشن ایس۔ ایس کی موجودہ صورت حال آپ سے ڈسکس کرنی ہے۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایم سے بات نہیں ہوئی۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بھاری سے لہجے میں کہا گیا۔

"ایم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں چیف!۔۔۔ کیونکہ موجودہ پلاننگ ایم کی ہی ہے اور مجھے موجودہ پلاننگ بے حد فیل ہوتی نظر آ رہی ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایم اپنی پلاننگ پر کوئی تنقید برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان نے سپاٹ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سردار احمد جان نے ساری پلاننگ دوہرانے کے ساتھ شروع سے لے کر اب تک کی ساری صورت حال پوری تفصیل سے بتا دی۔

"تمہارا اختلاف کن پوائنٹس پر ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چیف۔۔۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ لیٹر پیپر کا کہیں سائنسی تجزیہ کیا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر اس کا رابطہ لنک مشین سے ختم نہیں ہو سکتا۔ اس طرح یقیناً انہیں اس لیٹر پیپر کی اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہو گا اور تجزیہ

کرانے کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہو گا۔۔۔ دوسری بات یہ کہ عامر سہیل کا کردار اس لئے ڈالا گیا تھا کہ عامر سہیل اس کیپٹن شکیل کا بھتیجہ بن کر جذباتی طور پر اس کے بھید ... ہو جائے گا اور عامر سہیل کی مدد سے آسانی سے سیکرٹ سروس کا پورا سیٹ اپ کیپٹن شکیل کے ذریعے سامنے لایا جا سکے گا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے اس معاملے میں انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ عامر سہیل کے بارے اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ انکوائری بھی شروع کر دی ہے اور ظاہر ہے وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔۔۔ کہیں نہ کہیں انہیں کوئی کلیو مل جائے گا۔ اس طرح یہ عجیب و غریب پلاننگ بھی ہمارے خلاف چلی جائے گی۔۔۔ اور تیسری بات یہ کہ اس علی عمران کی باتوں سے مجھے یقین ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم آزاد علاقے میں نہیں بھیجے گا کیونکہ لازمی طور پر اس کی یہ بات درست ہے کہ اگر ایک بار اسلحے کے سٹور ختم ہو گئے تو روسیاہ دوبارہ ایسا مزید اسلحہ دے سکتا ہے اس لئے ٹیم بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ اور یقیناً پاکیشیا اور آزاد علاقے کے لوگوں کے درمیان باہمی معاہدے کی بات چیت کسی نہ کسی سطح پر ہو رہی ہو گی جس سے ہم لاعلم ہیں۔۔۔ اور آخری بات یہ کہ اس عمران کے مجھ سے مل کر جانے کے بعد میری گفتگو اور نگرانی کے احکامات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے دیئے جانے کا مطلب ہے کہ عمران خود ہی چیف ہے اور اسے مجھ پر بھی یقیناً کوئی شک پڑ گیا ہے۔۔۔ ایسی صورت میں ایم کی موجودہ پلاننگ کا کیا حشر ہو سکتا ہے اس بارے میں آپ بہتر سوچ سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان

نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن اس صورت میں پلاننگ کے دوسرے حصے پر فوری عمل
جا سکتا ہے ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر کا ہمیں علم ہو گیا ہے ۔۔۔ اگر عمران چیف
ہے تو وہ بھی تمہارے سامنے ہے ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے بیشتر ممبران
بھی سامنے ہیں تو ان سب کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے ۔۔۔ اگر
پہلا حصہ ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرے حصے پر عملدرآمد میں تو کوئی رکاوٹ
نہیں ہے۔ اوور" ۔۔۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اس کا ابھی سے فیصلہ ہو جانا چاہیے
ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ جب ہماری گردنیں پکڑ لیں تب ہم فیصلہ کریں کہ دوسرے
حصے پر عمل کرنا چاہیے ۔۔۔ اور اس کے ساتھ یہ رسک بھی بہرحال موجود
رہے گا کہ جیسے ہی حملہ شروع ہو گا سیکرٹ سروس جو ابھی صرف
شک وشبہ میں پھنسی ہوئی ہے فوری طور پر اور بھرپور انداز میں حرکت میں
آجائے گی۔ اوور" ۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا۔
"تو تم کیا چاہتے ہو ۔۔۔ کھل کر بات کرو۔ فیلڈ ورک تو تم نے ہی کرنا ہے
ایم کے ذمہ تو صرف پلاننگ بنانا اور اس پر ہونے والے عملدرآمد کو سپروائز
کرنے کا کام چھوڑا گیا تھا۔ اوور" ۔۔۔ چیف نے کہا۔
"باس! ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دوسرے حصے پر فوری طور پر عملدرآمد
کر دینا چاہیے ۔۔۔ مقصد تو سپر سوئیپ ہے یعنی موجودہ سیکرٹ سروس کا
مکمل خاتمہ ۔۔۔ اس کے امکانات موجود ہیں مگر اس کے لئے ہمیں دو کام
کرنے ہوں گے۔ ایک تو اس عامر سہیل کو فوری طور پر سامنے سے ہٹانا ہو گا
دوسرا مجھے بھی فوری طور پر سکرین سے ہٹنا ہو گا تاکہ اگر کوئی کمی رہ جائے

سروس ہمیں تلاش ہی نہ کر سکے ۔۔۔ ربانی اور اس کا گروپ
سامنے ہی نہیں ہے۔ سامنے تو صرف میں اور عامر سہیل ہی ہیں
سامنے سے ہٹ جانے کی وجہ سے وہ لوگ ہمارے خلاف کچھ بھی
گے۔ اوور" ۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا۔
"تمہاری باتیں درست ہیں ایس۔ ڈی تھری ۔۔۔ عمران کو جب شک
پڑ گیا ہے تو وہ اب بھوت کی طرح تمہارے پیچھے پڑ جائے گا ۔۔۔ وہ ان
معاملات میں انتہائی شاطر آدمی ہے ۔۔۔ اصل میں ایم سے دو بنیادی
غلطیاں ہوئی ہیں۔ اسے عمران کے سامنے لیٹر پیڈ نہ لانا چاہیے تھا اور دوسری
بات یہ کہ تمہیں بھی صرف بات کر کے واپس چلا جانا چاہیے تھا ۔۔۔ اگر
سروس کی ٹیم نے وہاں جانا ہوتا تو خود بخود پہنچ جاتی۔ اوور" ۔۔۔
نے کہا۔
"ایم کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے طور پر وہاں گئے تو نجانے کس روپ میں
اور ہم سے ٹریس نہ ہو سکیں۔ اس طرح اگر وہ میرے ساتھ جائیں
تو ہمارے سامنے رہیں گے اور ہم آسانی سے کسی بھی لمحے ان کا مکمل
کر سکتے ہیں ۔۔۔ لیٹر پیڈ بھی اسی لئے بھجوایا تھا کہ عمران جیسے شاطر
آدمی کا شاید ویسے خاتمہ کیا جانا ممکن نہ ہو تو اس لیٹر پیڈ کے ذریعے
کے فلیٹ میں ہی رہے گا اسے کسی بھی وقت بیہوش کیا
ہے اور اس کے بعد اس کا خاتمہ انتہائی آسان ہو جائے گا۔ اوور"۔
جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
۔۔۔ پلاننگ تو ایم کی اچھی ہے لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے
واقعی رسک موجود ہے ۔۔۔ اوکے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور

پر سکرین سے ہٹ جاؤ اور اس وقت تک انتظار کرو جب تک ہیڈ کوا
اور اس کے چیف کے بارے میں حتمی معلومات نہیں مل جاتیں ۔۔۔
عامر سہیل کو بھی بتا دو ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کو بھی ٹریس
کرتے رہو ۔۔۔ اور پھر جیسے ہی سب کچھ سامنے آئے فل اور فائنل ا
کر کے تمام سیکرٹ سروس کا مکمل صفایا کر دو ۔۔۔ لیکن اس بات کا
خیال رکھنا کہ اکیلا عمران ایک طرف اور باقی پوری سیکرٹ سروس ایک طرف
رکھی جائے تو دونوں پلڑے برابر ہی رہیں گے ۔ اس لئے عمران کا خاتمہ
ہر صورت میں ہونا چاہیئے ۔ اوور ‘‘ ۔۔۔ چیف نے کہا ۔

’’ اگر ایسی بات ہے چیف ۔۔۔ تو پھر زیادہ آسان بات یہ ہے کہ پہلے
عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر موقع دیکھ کر باقی سیکرٹ سروس کا
خاتمہ کیا جا سکتا ہے ۔ اوور ‘‘ ۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا ۔

’’ یہ کام بھول کر بھی نہ کرنا ۔۔۔ جو کچھ کرنا اکٹھا ہی کرنا ۔۔۔ اگر عمرا
اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے ہوتا تو نجانے اب تک کتنی بار مر
ہوتا ۔ اوور ‘‘ ۔۔۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

’’ لیکن چیف ۔۔۔ موجودہ سیکرٹ سروس کے خاتمے سے روسیاہ کو کیا
فائدہ پہنچے گا ۔۔۔ حکومت پاکیشیا دوسری ٹیم بنا دے گی ۔ اوور ‘‘ ۔۔۔ سردا
احمد جان نے کہا ۔

’’ ایسی ٹیم شاید صدیوں میں بھی دوبارہ نہ بن سکے ۔ بس اتنا ہی کہنا کا
ہے ۔۔۔ اوکے ۔۔۔ میں ایم کو کال کر کے واپس بلا لیتا ہوں ۔ اب تم خو
مختار ہو ۔۔۔ ایس ایس مشن کو جس طرح چاہو مکمل کرو لیکن اتنا تو تم اچھ
طرح جانتے ہو گے کہ ایس ۔ ڈی میں ناکامی کے لفظ کے کیا معنی ہوتے ہیں

’’ ... اینڈ آل ‘‘ ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور
... احمد جان نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر میز پر
... ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

’’ ... بول رہا ہوں ‘‘ ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
... کی آواز سنائی دی ۔

’’ ... احمد جان بول رہا ہوں ‘‘ ۔۔۔ سردار احمد جان نے اسی طرح
... لہجے میں کہا ۔

’’ ... باس ۔۔۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کی نگرانی ہو رہی ہے ‘‘ ۔۔۔
... کھنچی کھنچی آواز میں کہا ۔

’’ ... ہے ۔۔۔ تم فکر نہ کرو ۔ میں سپیشل روم سے بول رہا ہوں ۔
... مشین بھی آن ہے ۔ اس لئے آواز چیک نہیں ہو سکتی ۔۔۔
... بات کرو ‘‘ ۔۔۔ سردار احمد جان نے اسی لہجے میں کہا ۔

’’ ... پھر ٹھیک ہے باس ۔۔۔ ویسے آپ کی کوٹھی کے گرد صفدر
... اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے ۔ ایک آدمی جس کا نام تنویر ہے وہ
... بیٹھا ہے ۔۔۔ جبکہ نعمانی نام کا آدمی سامنے کے رخ پر ہے اور
... کچھ دور ہٹ کر ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے اندر موجود ہے ۔۔۔
... نے ایک مخصوص گن کے ذریعے کوئی سرخ رنگ کا کیپسول آپ کی
... کے اندر پھینکا تھا ‘‘ ۔۔۔ ربانی نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ۔

’’ ... ٹھیک ہے ۔۔۔ سنو ۔ ابھی چیف سے تفصیلی بات ہو گئی ہے ۔
... واپس بلا لیا گیا ہے اور اب ایس ایس مشن کا میں مکمل سربراہ بن
... ہوں ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی لائن آف ایکشن بھی تبدیل کر دی گئی

ہے۔ عامر سہیل کو فوراً سکرین آف ہونے کا حکم دے دو ____ میں بھی' سردار احمد جان یہاں سے باقاعدہ جا رہا ہوں۔ اس کے بعد واپس تمہارے ہیڈ کوارٹر میں سپیشل میک اپ میں پہنچ جاؤں گا ____ میری واپسی تک تم نے مزید۔ جتنے بھی سیکرٹ سروس کے ممبران ٹریس ہو سکتے ہوں کرنے ہیں اور اس ہیڈ کوارٹر عمارت میں چیکنگ مشین پہنچانی ہے تاکہ اندر موجود حفاظتی سسٹم کے بارے میں ہمیں تفصیلی معلومات حاصل ہو سکیں ____ میں واپس آ کر فل ایکشن کروں گا کیونکہ اب ایس ایس مشن کو یہیں دارالحکومت میں ہی مکمل کرنے کے احکامات چیف نے دے دیئے ہیں" ____ سردار احمد جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ____ مشن جب یہاں آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے تو پھر مزید ڈھیل دینے کی کیا ضرورت ہے" ____ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب اس مشن کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار صرف تمہاری اور تمہارے گروپ کی کارکردگی پر ہے ____ اور تم یہ بات تو اچھی طرح جانتے ہی ہو گے کہ ناکامی کا مطلب ایس۔ وی میں کیا ہوتا ہے" ____ سردار احمد جان نے کہا

"میں سمجھتا ہوں باس! ____ آپ بے فکر رہیں" ____ دوسری طرف سے ربانی نے کہا۔

"سنو! ____ میری واپسی تک تم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ کوئی مداخلت کسی طرح بھی نہ کرنا جس سے سیکرٹ سروس کو معمولی سا شک بھی پڑے ____ انتہائی احتیاط سے کام کرنا ____ اور سنو! ____ تھوڑی دیر بعد تم نے مجھے فون کر کے بابا جان کی طبیعت زیادہ خراب ہونے کی

دینی ہے۔ سمجھ گئے ہو" ____ سردار احمد جان نے کہا۔

"ہاں باس! ____ سمجھ گیا ہوں" ____ ربانی نے جواب دیا اور سردار احمد جان نے ____ او۔ کے ____ کہہ کر رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر دراز میں ڈالنے کے بعد وہ اٹھا اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کو آف کیا اور واپس اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر سیاہ فولادی چادر چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئچ پینل کا بٹن دبایا تو سیاہ فولادی چادر واپس ۔۔۔ میں غائب ہو گئی۔ اب دروازہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ سردار احمد جان نے دروازہ کھولا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کھلے حصے سے نکل کر کمرے میں پہنچ گیا۔ دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس نے فرش کا کھلا حصہ برابر کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے اٹھ کر وہ اندر آیا تھا۔ ابھی اس کمرے میں پہنچے اسے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ اندر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سردار احمد جان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان بول رہا ہوں" ____ سردار احمد جان نے انتہائی رعب لہجے میں کہا۔

"شیر خان بول رہا ہوں سردار ____ بڑے سردار صاحب کی طبیعت اچانک بے حد خراب ہو گئی ہے۔ آپ فوراً پہنچیں" ____ دوسری طرف سے بے حد گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ ____ اچھا اچھا ____ میں آ رہا ہوں۔ زیادہ خراب تو نہیں ہے" ____ سردار احمد جان نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جی سردار ____ آپ فوراً پہنچنے کی کریں باقی اللہ کو جو منظور ہو گا" ____

دوسری طرف سے کہا گیا اور سردار احمد جان نے رسیور رکھا اور پھر جلدی
سے میز پر رکھی ہوئی الیکٹرک بیل کا بٹن پریس کر دیا۔
"جی سردار" ——— کمرے کا دروازہ کھلنے کے بعد ایک نوجوان نے اند
داخل ہوتے ہوئے کہا۔
"بابر کو کہو کہ جلدی جیپ تیار کرے۔ بابا جان کی طبیعت اچانک بگڑ گئ
ہے اور ہمیں سارے کام چھوڑ کر فوراً جانا ہے ——— اور سنو۔ رستم کو میرے
پاس بھیج دو ——— جلدی" ——— سردار احمد جان نے کرسی سے اٹھتے ہو
تیز تیز لہجے میں کہا۔
"جی سردار" ——— نوجوان نے کہا اور جلدی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر
دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔
"جی سردار" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا
"رستم خان۔ شیر خان کا ابھی فون آیا ہے کہ بابا جی کی طبیعت اچانک
بگڑ گئی ہے اس لئے ہمیں فوراً واپس جانا ہے۔ تم کوٹھی کا خیال رکھنا
اگر وہ عمران صاحب دوبارہ آئیں یا ان کا فون آئے یا کسی اور کا آئے
انہیں بتا دینا کہ ہمیں کیوں فوراً واپس جانا پڑ گیا ہے ——— جیسے ہی بابا جا
کی طبیعت ٹھیک ہو گی ہم واپس آ جائیں گے" ——— سردار احمد جان۔
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"جی سردار۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ——— رستم خان نے مودبانہ لہجے میں
"جاؤ اور جیسے ہی جیپ تیار ہو مجھے اطلاع دو ——— میں اس دو
لباس بدل لوں" ——— سردار احمد جان نے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ ا
کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر اپنے فلیٹ میں بیٹھا ٹیلی ویژن پر ایک دستاویزی فلم
... مصروف تھا اسے دستاویزی فلمیں بے حد پسند تھیں اس لئے
... پاس پوری دنیا میں بنی ہوئی وڈیو دستاویزی فلموں کا خاصا
... موجود تھا اور وہ جب بھی فارغ ہوتا تو یا تو کوئی نئی خریدی ہوئی
... فلم دیکھنے لگتا یا اپنی وڈیو لائبریری سے کوئی فلم نکال لیتا تھا۔
... جو فلم چل رہی تھی وہ برفانی انسان پر بنائی گئی ایک دستاویزی
... اس فلم میں ایسے شواہد اکٹھے کئے گئے تھے جس سے یہ بات
... تی تھی کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں برفانی انسان کا وجود بہرحال
... ہے۔ گو آج تک کوئی برفانی انسان مکمل وجود کی صورت میں
... آیا تھا لیکن برف میں اس کے پیروں کے نشانات اور اس کی
... کی بنا پر یہ فلم بنائی گئی تھی۔ فلم چونکہ خاصی دلچسپ اور تجسس انگیز
... لئے صفدر آرام کرسی پر بیٹھا اسے دیکھنے میں پوری طرح مگن

تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی اور صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کون ہے " ۔۔۔ صفدر نے دروازے کی چٹخنی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

" سس ۔۔۔ سس ۔۔۔ صدر صاحب کا فلیٹ یہی ہے " ۔ دوسری طرف سے عمران کی بڑی سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی ا صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چٹخنی کھولی اور پ دروازہ کھول دیا۔

" اگر صدر جیسے بڑے عہدیدار ایسے ہی فلیٹوں میں رہنے لگ جا تو ملک کی قسمت نہ بدل جاتے " ۔۔۔ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" ملک کی قسمت صرف رہنے سے نہیں بدل سکتی ۔۔۔ محنت کام سے بدلتی ہے ۔۔۔ اگر تمہاری بجائے صدر مملکت بھی فلیٹ میں کر ٹی۔ وی دیکھتے رہیں تو قسمت نے واقعی بدل جانا ہے لیکن یہ تبد زوال کی طرف ہی ہوگی ۔۔۔ ترقی کی طرف نہیں ہو سکتی " ۔۔۔ عم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ سامنے ڈرائینگ روم کے کونے میں چلتا ہوا ٹی۔ وی یہاں سے دکھائی دے رہا تھا اور صفدر بے اختی ہنس پڑا۔

" صدر کے پاس تو ظاہر ہے کام ہوگا ۔۔۔ ہم تو آجکل مکمل طور پر ہیں " ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ۔۔۔ برفانی انسان والی فلم دیکھ رہے ہو ۔۔۔ واہ ! آگ کے ا

واقعی برفانی نظارہ ہی اچھا لگتا ہے ۔۔۔ ٹھنڈک نہ سہی ٹھنڈک کا احساس ہی سہی " ۔۔۔ عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" آگ کا انسان ۔۔۔ کیا مطلب ! ۔۔۔ انسان تو مٹی سے بنا ہوا ہے آگ سے تو شیطان بنا ہے " ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" چلو اگر تم نے غلطی درست کر ہی لی ہے تو ایسے ہی سہی ۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں پاکیشیا میں جس قدر گرمی پڑتی ہے یہاں کے رہنے والے کو آگ کا انسان بھی کہا جا سکتا ہے ۔۔۔ بہرحال اپنے بارے میں تم بہتر جان سکتے ہو " ۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ کیونکہ عمران نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کے اپنے فقرے کے مطابق اسے شیطان بنا دیا تھا۔ بہرحال اس نے ٹی۔ وی بند کر دیا۔ ظاہر ہے عمران کی موجودگی میں کسی دوسری بات سے لطف لینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

" آج ادھر کیسے بھول پڑے آپ " ۔۔۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" بر دکھاوے کے لئے جا رہا تھا ۔۔۔ میں نے سوچا کہ چلو شہ بالا کو بھی ساتھ لے لیا جائے " ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" بر دکھاوے کے لئے ۔۔۔ اوہ سمجھ گیا ۔۔۔ مطلب ہے کہ آپ جولیا کے ٹ پہ جا رہے تھے " ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں یہی تمہاری سمجھ جانے والی خصوصیت ایسی ہے کہ تم سکہ بند شہ بالا بن سکتے ہو " ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر

ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب! ۔۔۔ جولیا کے فلیٹ میں جاتے ہوئے آ
میرا سہارا لینے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی" ۔۔۔ صفدر نے جا
کر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ پاکیشیا میں اب اسلامی قانون نافذ ہو
اور جولیا بہرحال نامحرم ہے ۔۔۔ اس لئے اکیلے اس کے فلیٹ میں
قانون کی نگاہ میں مشکوک بھی ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تو آپ یہ "نا" ۔ ہٹا کیوں نہیں دیتے" ۔۔۔ صفدر نے
طرح لطف لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس فلیٹ سے جولیا کو ہٹا کر پھر وہا
عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ کمال ہے ۔ آپ جیسا آدمی بھی میری بات نہیں
آپ نے کہا ہے کہ جولیا نامحرم ہے اس لئے آپ وہاں اکیلے نہ
جاتے ۔۔۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ آپ "نا" ۔۔۔ ہٹا د
جولیا کو محرم بنا لیں ۔۔۔ پھر تو کوئی پابندی نہ ہو گی" ۔۔۔ صف
اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ ذرا سی جو امید باقی رہ گئی ہے ا
بھی خاتمہ بالخیر ہو جائے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"امید کا خاتمہ بالخیر ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔؟ اس بار صفدر چو
"ظاہر ہے "نا" ۔۔۔ کی وجہ سے ہی تو سارا سکوپ تھا "نا"

تو آپ ختم ۔۔۔ نامحرم کا مطلب ہوتا ہے جس سے شادی ہو سکتی ہو۔
اور محرم وہ ہوتا ہے جس سے شادی ہو ہی نہ سکتی ہو ۔۔۔ جیسے ماں
بہن بیٹی وغیرہ ۔۔۔ اب مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر عالم فاضل
آدمی ہو گے اس لئے میں نے تو "نا" ۔ کا سیدھا سادہ مطلب لیا تھا کہ
مشہور مثال ہے کہ وہ سیاست دان ہی نہیں جو "ہاں" ۔ نہ کہے اور وہ
عورت ہی نہیں جو "نا" ۔ نہ کہے ۔۔۔ اور ظاہر ہے جولیا عورت ہے
اس لئے میں سمجھا کہ "نا" ۔۔۔ ہٹا دینے کا مطلب ہے کہ جولیا کو فلیٹ
سے ہٹا دیا جائے" ۔۔۔ عمران نے اس طرح وضاحت کرتے ہوئے
کہا جیسے استاد بچوں کو سبق پڑھاتے ہیں اور صفدر کے چہرے پر گہری
ندامت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"ویری سوری عمران صاحب! ۔۔۔ میں نے آج تک ان الفاظ کے
اصل معنوں پر کبھی غور ہی نہ کیا تھا ۔۔۔ میں تو سمجھا تھا کہ "نا" ۔ ہٹنے
کا مطلب ہے کہ آپ جولیا سے شادی کر لیں ۔۔۔ اب مجھے کیا معلوم تھا
نامحرم کا مطلب دوسرا ہوتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے شرمندہ سے لہجے
میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار
چمک ابھر آئی تھی۔

"واہ! ۔ کیا خوبصورت لفظ بولا ہے تم نے ۔ "شادی" ۔۔۔ جی چاہتا
ہے تمہارا منہ چوم لوں لیکن تمہارے منہ پر موجود مونچھوں کا برش ذرا ہارڈ قسم
کا ہے اس لئے مجبوری ہے ۔۔۔ میں تو تمہارے مشورے پر عملدرآمد کے
لئے تیار ہوں ۔ بزرگ کہتے ہیں نیک مشورے پر فوری عملدرآمد کرنا چاہیئے
لیکن اب کیا کروں یکطرفہ ٹریفک والا مسئلہ ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوتے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ کم از کم میرے سامنے تو یہ بات نہ کیا کریں ـــــ آپ بھی اپنا متعلق مس جولیا کے جذبات اچھی طرح جانتے ہیں اس کے باوجود ـــــ اب میں کیا کہوں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سب کچھ کہہ سکتے ہو ـــ شہ بالا کو حق ہوتا ہے ہر بات کہنے کا ـــ لیکن ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ شہ بالا عام طور پر شادی شدہ ہوتا ہے۔ کا مطلب ہے کہ پہلے تمہارا نمبر آئے گا پھر ہی تم شہ بالا بن سکو گے ـــ مسئلہ ختم ـــ نہ ہی چیف نے تمہارا نمبر لگنے دینا ہے اور نہ تم نے شہ بالا بننا ہے" ـــ عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹالنے کے لئے آپ واقعی انتہائی خوبصورت جواز پیدا کر لیتے ہیں ـــ بہرحال آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے چائے بناتا ہوں" ـــ صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے سائیڈ میں موجود کچن کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے میز پر رکھا ہوا ایک رسالہ اٹھایا اور اسے دیکھنے لگا لیکن پھر اسے رکھ کر وہ اٹھا اور ایک سائیڈ میں موجود کتابوں کے ریک کی طرف بڑھ گیا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر فارغ تھا اس لئے اس نے سوچا کہ شاید صفدر کی ذاتی لائبریری سے کوئی اچھی سی کتاب مل جائے تو وہ اُسے پڑھنے کے لئے ساتھ لے جائے گا۔ پھر اس نے ایک کتاب پسند کی اور اُسے کھینچ کر وہ واپس کرسی کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت چونک پڑا دوسرے لمحے وہ تیزی سے ریک کی طرف گھوما اور غور سے اس خالی جگہ کو دیکھنے لگا جہاں سے اس نے کتاب کھینچی تھی۔ پھر اس نے پھرتی سے دائیں طرف والی کتاب کو بھی اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔

"یہ تو بک ربن ہے ـــ میں سمجھا نجانے کیا چیز ہے" ـــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ پہلی کتاب نکالتے وقت اُسے سرخ رنگ کے ربن کے سرے کی جھلک ساتھ والی کتاب سے نکلی ہوئی دکھائی دی تھی۔ اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی ڈائنامیٹ کا فلیتہ ہو۔ اس لئے عمران چونکا تھا لیکن اب ساتھ والی کتاب نکالنے سے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ جسے وہ ڈائنامیٹ کا فلیتہ سمجھا تھا وہ دراصل کتاب کے اندر نشانی رکھنے کے لئے لگائے جانے والا ربن ہے جو کتاب سے نکل کر ریک کے تختے پر گر گیا تھا اور اس کے اوپر کتاب آگئی۔ اس کا دوسرا سرا تختے کی درمیانی جھری میں ڈھلکا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ ربن اٹھایا تا کہ اسے کتاب کے اندر رکھ دے لیکن جیسے ہی وہ ربن کو اٹھانے لگا اس کا دوسرا سرا ریک کی پشت اور تختے کی درمیانی جھری میں پھنس گیا۔

"کیا مطلب" ـــ؟ عمران نے حیرت بھرے انداز میں سوچا اور پھر اس نے جھک کر تختے کے نیچے سے اس کے دوسرے سرے کو دیکھا ہی تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے ربن کو چھوڑ کر تختے کے نچلے حصے میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ربن کے دوسرے سرے پر ایک انتہائی جدید مائیکرو فون بٹن بندھا ہوا تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔ ویسے اس کی آنکھوں میں اب بھی شدید ترین حیرت موجود تھی۔ دوسرے لمحے اس نے

جلدی سے اُسے دوبارہ بالکل پہلے کی طرح رکھ دیا اور پھر کتابوں کو واپس رکھ کر وہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے صفدر چائے کے دو کپ اٹھائے ڈرائینگ روم میں داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ آپ کچھ پریشان سے دکھائی دے رہے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور سوچ کو مارک کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بس اچانک خیال آ گیا ہے کہ تمہیں شہ بالا بنانے کے چکر میں کہیں میں ساری عمر کنوارہ ہی نہ رہ جاؤں۔ اس لئے سوچ رہا تھا کہ کسے شہ بالا بنایا جائے ۔۔۔ لیکن سوائے سوپر فیاض کے اور کوئی ایسا آدمی ہی نہیں جو شادی شدہ ہو۔ اور سوپر فیاض کو تم جانتے ہو۔ وہ شہ بالا بننے کی بجائے خود دُولہا بننے کے لئے تیار ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے خود ہی کوشش نہیں کی ۔۔۔ چلیئے سیکرٹ سروس کے ممبران کا مسئلہ تو چیف کی اجازت پر منحصر ہے مگر ٹائیگر تو سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے ۔۔۔ اسی طرح سلیمان ہے ۔۔۔ جوزف ہے ۔۔۔ جوانا ہے ۔۔۔ کسی ایک کی شادی کرا دیجئے۔ بس شہ بالا تیار" ۔۔۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھ کر چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میری قسمت میں کوئی گڑبڑ ہے ۔۔۔ مجھے جو بھی ملتا ہے عورت بیزار ہی ملتا ہے ۔۔۔ ٹائیگر صاحب کو بلڈ ریز مشن کے دوران ایک محترمہ ساگوری نے پسند کر لیا تھا لیکن ٹائیگر صاحب خالص خونخوار قسم کے ٹائیگر ثابت ہوئے ۔۔۔ جوزف تو عورت کا تصور کرتے ہی کانپنے لگ

جاتا ہے۔ اُسے فوراً ہی شیکا کی جھیل کے کنارے پر ناچنے والی وہ عورتیں یاد آ جاتی ہیں جو مردوں کا خون چوستی ہیں ۔۔۔ اور جہاں تک جوانا کا تعلق ہے اُسے شادی کرنے سے زیادہ عورتوں کی گردنیں توڑنے میں لطف آتا ہے ۔۔۔ اور رہ گیا سلیمان ۔۔۔ تو وہ واقعی تیار ہے لیکن یہاں مفلسی آڑے آ جاتی ہے۔ اس کی سابقہ تنخواہیں اور بونس کی ادائیگی ہو تو اس کا کام بنے ۔۔۔ اب مفت میں تو شادی ہونے سے رہی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی آپ کو طویل انتظار کرنا پڑے گا" ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ۔۔۔ اتنا مایوس ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ بس کوئی ایسی محترمہ مل جانے دو جو تمہارے چیف کو کنٹرول کر سکے۔ بس پھر دیکھنا باجماعت شادیاں ہوں گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کہاں چل دیئے آپ" ۔۔۔؟ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو یندہ یابندہ ۔۔۔ یعنی جو تلاش کرتا ہے اسی کو ملتا ہے۔ اس لئے چیف کی ہونے والی بیگم کو تلاش کرنے جا رہا ہوں ۔۔۔ دعا کرنا، چیف کے لئے بھی اور میرے لئے بھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور صفدر ہنستا ہوا اٹھا اور اس نے عمران کے جانے کے بعد دروازہ لاک کیا اور واپس ڈرائینگ روم میں آ کر اس نے ٹی۔ وی دوبارہ آن کر دیا اور کرسی پر بیٹھ کر ایک بار پھر

فلم دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ کافی دیر بعد فلم ختم ہوئی تو اس نے اٹھ کر اس کے ساتھ ساتھ ٹی۔ وی بھی آف کیا ہی تھا کہ میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تیزی سے مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر سپیکنگ"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں صفدر ۔۔۔ چیف نے ایمرجنسی آرڈر دیا ہے"۔ دوسری طرف سے جولیا کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"ایمرجنسی آرڈر"۔۔۔ صفدر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ چیف کے دوسرے آرڈر تک ایمرجنسی آرڈر جاری رہے گا ۔۔۔ انتہائی محتاط رہنا"۔۔۔ جولیا نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ ایمرجنسی آرڈر ایک خاص کوڈ تھا اور صفدر اس کے معنی اچھی طرح جانتا تھا۔ ایمرجنسی آرڈر کا مطلب تھا کہ فلیٹ چھوڑ کر متبادل رہائش گاہ پر شفٹنگ ۔ نام بھی تبدیل اور میک اپ بھی کرنا ہو گا۔ اس کے انتہائی احتیاط کا مطلب تھا کہ نگرانی سے ہوشیار رہا جائے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ آخر اچانک ایمرجنسی آرڈر نافذ ہونے کا مقصد کیا ہے۔ بہرحال وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس بدلنے کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی کر لے اور پھر فلیٹ کے خفیہ دروازے سے نکل کر نگرانی کا خیال رکھتے ہوئے متبادل رہائش گاہ پر پہنچ جائے۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے مڑ کر ایک شاندار کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی اور ڈرائیور نے جو ایک مقامی آدمی تھا نیچے اتر کر ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔

"ایس۔ وی۔ تھری"۔۔۔ مقامی آدمی نے آہستہ سے آنے والے سے کہا تو وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ سائیڈ پھاٹک سے اندر داخل ہو گیا جبکہ وہ مقامی آدمی واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے بڑا پھاٹک کھلا اور کار تیزی سے چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ سیاہ رنگ کی کار بھی ان کے عقب میں جا کر رک گئی۔ برآمدے میں دو آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"ایس وی تھری"۔۔۔ کار سے اترنے والے نے اونچی آواز میں کہا۔ تو ان دونوں نے بے اختیار بوکھلاہٹ بھرے انداز میں اسے سلام کیا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"ربانی کہاں ہے" ——— ؟ آنے والے نے سخت لہجے میں پوچھا۔
"باس آپریشن روم میں ہیں" ——— ان میں سے ایک نے انتہا
مودبانہ لہجے میں کہا اور آنے والا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ درمیانی راہداری
سے گذر کر وہ آخر میں موجود سیڑھیاں اترتا ہوا ایک بند دروازے پر پہنچا
جس پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔
"ربانی! — دروازہ کھولو — میں سردار احمد جان ہوں" ——— آنے
والے نے سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کرتے ہوئے سخت اور
تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازے کے اوپر جلتا ہوا سُرخ بلب
بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ آٹومیٹک انداز میں کھلتا چلا گیا
سردار احمد جان جو مقامی میک اپ میں تھا آگے بڑھا۔ یہ ایک بڑا ہال کمرہ
تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مختلف قسم کی مشینیں نصب تھیں اور
ہر مشین کے سامنے ایک آدمی موجود تھا۔ ایک سائیڈ پر شیشے کا بنا ہوا ایک
کیبن تھا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔
"آپ آ گئے باس" ——— نوجوان نے جو ربانی تھا سپاٹ سے لہجے میں
"ہاں! — مگر کیا بات ہے تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں"
سردار احمد جان نے چونک کر کہا۔
"باس! — کل دوپہر سے سیکرٹ سروس کے وہ تمام ممبران جو ہماری
نظروں میں تھے اچانک اپنے فلیٹس سے چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان
کی واپسی نہیں ہوئی ——— اور باہر نگرانی پر موجود افراد کو بھی ان کے جانے کا
علم نہیں ہوا — وہ خفیہ راستوں سے گئے ہیں کیونکہ ہمارے آدمی سامنے
موجود تھے"۔ — ربانی نے سردار احمد جان کے ساتھ کیبن میں داخل ہوتے

ہوتے کہا۔
"کیا مطلب! — کہاں چلے گئے ہیں وہ" ——— ؟ سردار احمد جان نے
وہاں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس! — پہلے اس عورت جولیا کو فون کال آئی۔ ایکسٹو نے اس
سے بات کی تھی۔ اس نے اس سے کہا کہ سب ممبرز کو اطلاع دے دو
کہ تاحکم ثانی ایمرجنسی آرڈر جاری رہے گا ——— وہ سب انتہائی محتاط
رہیں ——— اس جولیا نے پوچھا کہ یہ آرڈر اس کے لئے بھی ہے تو اس
نے "یس" — کہا اور رابطہ ختم ہو گیا ——— جولیا نے باری باری سب
کو کال کیا اور یہی آرڈر ان تک پہنچا دیا۔ اس نے سات کالیں کیں۔
ہمیں صرف چار کا علم ہو سکا تھا ——— بہرحال وہ چاروں یہ فون
ملنے کے بعد اچانک غائب ہو گئے۔ وہ جولیا بھی غائب ہے۔
ابھی تک ان کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں لیکن فلیٹس کے دروازے
بند ہیں اور اندر مکمل خاموشی ہے" ——— ربانی نے کرسی
پر بیٹھ کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"وہ ڈکٹا فون کام کر رہے ہیں" ——— ؟ سردار احمد جان نے ہونٹ
چباتے ہوئے پوچھا۔
"یس باس! — وہ فلیٹس میں موجود بھی ہیں اور کام بھی کر رہے ہیں"
——— ربانی نے جواب دیا۔
"ان ہیڈ کوارٹر والی عمارت کو چیک کیا تھا تم نے" ——— ؟ سردار
احمد جان نے پوچھا۔
"یس باس! — چیکنگ مشین نے اندر پہنچنے کے بعد کام ہی نہیں کیا۔

یوں لگتا ہے جیسے اندر کوئی ایسا خصوصی انتظام ہے کہ جو مشین بھی
کے اندر پہنچتی ہے یکلخت کام کرنا چھوڑ دیتی ہے ــــــ پہلے بھی
کی کار جیسے ہی اس عمارت کے اندر گئی اس کے بمپر کے نیچے لگے
سپیشل انڈیکیٹر نے کام چھوڑ دیا اور اب بھی ایسا ہی ہوا ہے" ــــــ
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران تو نظروں میں ہے یا وہ بھی غائب ہو چکا ہے ــــــ
سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی غائب ہے ــــــ وہ صفدر کے فلیٹ پر گیا۔ وہاں پہلے
گپیں ہانکتے رہے اس کے بعد وہ فلیٹ سے گیا۔ ہمارے آدمی اس
نگرانی کر رہے تھے لیکن ایک سڑک کا موڑ مڑنے کے بعد اس کی
اچانک غائب ہو گئی۔ یوں لگتا ہے جیسے کار کو آسمان کھا گیا ہو
نگل گئی ــــــ اس ساری سڑک کی چیکنگ کر لی گئی ہے لیکن کو
نہیں چل سکا اور نہ ہی وہ فلیٹ میں واپس آیا ہے۔ اب میں
کے فلیٹ کی نگرانی کرا رہا ہوں" ــــــ ربانی نے جواب دیتے ہو

"ان سب لوگوں کا اس طرح اچانک غائب ہو جانے کا مطلب
یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ سیکرٹ سروس
ممبروں اور ان کی رہائش گاہوں کی نگرانی ہو رہی ہے اور ہو
کہ کسی فلیٹ میں موجود ڈکٹا فون ان کی نظروں میں آ گیا ہو" ــــــ
سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی باس! ــــــ تو پھر کم از کم وہ ڈکٹا فون تو ضرور
کر دیا جاتا۔ جب کہ سارے ڈکٹا فون باقاعدہ کام بھی کر رہے ہیں" ــــــ

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ اوہ ــــــ ویری بیڈ ــــــ ویری بیڈ ــــــ ربانی! فوراً ان
کا رابطہ ختم کر دو۔ ورنہ وہ لونڈ ڈیٹیکٹر کی مدد سے وہ ان ڈکٹا فونز
کا ریسیونگ سنٹر تلاش کر کے یہاں ہمارے سروں پر آ کھڑے ہوں گے"۔
احمد جان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ساتھ ہی ایک جھٹکے
سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"واقعی باس! ــــــ لیکن اس طرح اگر وہ دوبارہ فلیٹس میں آ گئے
تو معلوم ہی نہ ہو سکے گا" ــــــ ربانی نے کہا۔

"ایک ایک آدمی ان کے فلیٹس کے سامنے رکھ لو ــــــ فوری
طور پر مشینی لنک بند کر دو ــــــ جلدی کرو" ــــــ سردار احمد جان نے
تو ربانی تیزی سے کیبن میں موجود ایک طویل و عریض مشین کی طرف
بڑھ گیا اور اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلٹا
سامنے موجود مشین مکمل طور پر آف ہو چکی تھی۔ حالانکہ پہلے اس پر
ننھے ننھے کتنی بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔

"عامر سہیل کا کیا ہوا" ــــــ ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔

"وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ میک اپ ختم کر دیا گیا ہے اور اس
کے ساتھ ہی اس کا تمام سیٹ اپ بھی" ــــــ ربانی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ
یہ ہے کہ وہ فوری طور پر روشنی سے اندھیرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن
اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ان کے ساتھیوں اور ان کی رہائش گاہوں کا علم ہو چکا ہے
اور ان کے ہیڈ کوارٹر کا بھی ــــــ اور اب ہمیں سب سے زیادہ اس

ہیڈکوارٹر پر توجہ کرنی چاہیئے ـــــ اگر ہم کسی طرح اس ہیڈکوار
کور کر لیں تو پھر یہ سارے ممبرز خود بخود ہماری گرفت میں آجائیں
چیکنگ مشین کے فیل ہوجانے کا مطلب ہے کہ اندر انتہائی جدید
سائنسی انتظامات موجود ہیں" ـــــ سردار احمد جان نے ایسے
میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے سامنے بیٹھے ہوئے ربانی کو کہنے
بجائے اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"باس! ـــ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کہوں
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ربانی نے قدرے ہچکچاتے ہوئے
سردار احمد جان بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"بات ـــ کونسی بات ـــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ
احمد جان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے تصور میں بھی یہ با
آسکتی ہو کہ ربانی بھی کوئی بات کہہ سکتا ہے۔

"باس! ـــ ہماری پلاننگ بنیادی طور پر غلط ہے ـــ
پلاننگ کے ساتھ ہم ایس۔ ایس مشن میں کسی صورت میں بھی کام
نہیں ہو سکتے" ـــــ ربانی نے کہا۔

"پلاننگ بنیادی طور پر غلط ہے ـــ کیا مطلب ـــ کھل
کرو" ـــــ سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ ہمیں اس طرح چھپ کر کام کرنے کی بجائے
کام کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کھل کر کام کرتے تو اب تک کم از کم سیکرٹ
کے چار ممبرز تو ہلاک ہو چکے ہوتے ـــــ لیکن ہم اس طرح چھ
کام کر رہے ہیں جیسے ہم سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کوئی انتہا

ہے کی تنظیم سے متعلق ہوں" ـــــ ربانی نے جواب دیا۔

"تمہیں اصل حالات کا علم نہیں ہے۔ اصل مسئلہ اور ہے ـــــ
ان پلاننگ یہ بھی کہ سیکرٹ سروس کو ایک مشن دے کر پہاڑی علاقوں میں
ے بلایا جائے اور پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے ـــــ اس کے بعد اس کے
ہیڈکوارٹر پر ریڈ کیا جائے اور اسے تباہ و برباد کرنے کے ساتھ ساتھ
وہاں سے فائل بھی حاصل کر لی جائے ـــــ اس طرح روسیاہ کے تین
مشن بیک وقت مکمل ہو سکتے تھے ـــــ ایک تو موجودہ سیکرٹ سروس کا
مکمل خاتمہ ـــ دوسرا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے فائل کا حصول۔
اور تیسرا اور آخری مشن یہ کہ اس کے بعد روسیاہ ان آزاد پہاڑی علاقوں
میں اپنا مخصوص جاسوسی سنٹر قائم کر سکے گا ـــــ تمہیں معلوم تو ہے
کہ اس کے لئے ہمارے قبیلے کے ایک سو سے زائد نوجوانوں کو روسیاہ میں
خفیہ طور پر باقاعدہ تربیت بھی دی جا رہی ہے۔ یہ سنٹر پہاڑوں کے اندر
خفیہ ہوگا اور وہاں روسیاہ ایسے جدید ترین سائنسی آلات نصب کرے گا
جس سے نہ صرف پاکیشیا، بہادرستان بلکہ ناگالینڈ۔ شوگران کے خاص خاص
اڈے نظروں میں رہیں گے بلکہ اس سنٹر سے وہ فضا میں موجود ایکریمیا
کے چیکنگ خلائی سیاروں کو بھی آسانی سے جام کر سکے گا ـــــ بہرحال
یہ بہت بڑا منصوبہ ہے اور اس منصوبے کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھنے
کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے ـــــ ہمیں
اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ ہم کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس یا ایکریمین ایجنٹوں
کے سامنے نہیں آتے ـــــ اور خاموش رہ کر کام کرنے کا مقصد بھی یہی
تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم بھی ہو جائے اور کسی کو یہ علم ہی نہ ہو سکے کہ

اُسے کس نے ختم کیا ہے ـــ رُوسیاہ نے ـــ ایکریمیا نے ـــ کافرستان نے ـــ یا کس نے ـــ لیکن پھر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پہاڑوں میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے میں نے چیف سے بات کی اور اس طرح ایم کو ہٹا لیا گیا اور میں بھی بظاہر پیچھے ہٹ گیا اور اب ہم نے یہاں رہ کر ان کا خاتمہ کرنا ہے ـــ پلاننگ یہی کہ جب تک ان کا سارا سیٹ اپ سامنے نہ آ جائے، ہم لوگ ایکشن نہ آئیں ـــ آج تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ممبر بھی کسی کے سامنے نہ آیا تھا لیکن چھان بین کے بعد اس کیپٹن شکیل کے متعلق معلوم ہوا اُسے ملٹری انٹیلی جنس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ٹرانسفر کیا گیا اس پر مزید کام کیا گیا تو وہ سامنے آ گیا لیکن وہ بالکل اکیلا رہتا تھا انتہائی کم گو اور کم ملنے جلنے والا آدمی ہے ـــ چنانچہ عامر سہیل بطور اس کا بھتیجہ سامنے لایا گیا تاکہ عامر سہیل اس کے قریب رہ کر اس سے ملنے والوں میں سے سیکرٹ سروس کے ممبرز کو چیک کرے گا لیکن ہمارا یہ منصوبہ بھی فیل ہو گیا ـــ اس کیپٹن شکیل نے کوئی جذباتی ردعمل ہی ظاہر نہ کیا البتہ اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ اس نے سپیشل کارڈ صفدر کو دے دیا۔ اس طرح ہمیں یہ علم ہو گیا کہ صفدر بھی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے اور اس کی وجہ سے دوسروں کا بھی علم ہو گیا ـــ عمران کے بارے میں ہم پہلے ہی جانتے تھے۔ بہرحال عمران کی وجہ سے ہمیں ہیڈ کوارٹر کا بھی علم ہو گیا ـــ لیکن ان سب کے اس طرح غائب ہو جانے کے بعد واقعی ہمیں نئے سرے سے پلاننگ کرنا ہو گی ـــ ایسی پلاننگ جس کی مدد سے ہمارے تمام مقاصد تیزی سے مکمل ہو سکیں" ـــ سردار

احمد جان نے پورے حالات کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں باس! ـــ کہ ہمیں اب کھل کر سامنے آ جانا چاہیئے ـــ ہیڈ کوارٹر پر ہم انتہائی طاقت ور بموں کی بارش کر دیں اس طرح وہاں موجود سائنسی نظام بھی خود بخود تہس نہس ہو کر رہ جائے گا" ـــ ربانی نے کہا۔

"احمق ہو تم ـــ زیادہ جوش نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے سے وہ ریڈ فائل بھی ختم ہو جائے گی جسے حاصل کرنا رُوسیاہ کے لئے ضروری ہے ـــ ہمیں اسے اندر سے فتح کرنا ہو گا تب ہی مقاصد پورے ہو سکتے ہیں" ـــ سردار احمد جان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـ یس باس" ـــ ربانی نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی تمام تر توجہ سیکرٹ سروس کے ممبران کی طرف رکھو ـــ میں نے دارالحکومت سے اپنے سیکشن کے دس آدمی کال کر لئے ہیں وہ آج ہی ایک مخصوص اڈے پر پہنچنے والے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹر پر کام کروں گا ـــ اور میرا رابطہ صرف سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو گا ـــ سمجھے" سردار احمد جان نے کہا۔

"کونسا اڈہ باس" ـــ ؟ ربانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیا اڈہ ہے۔ تمہیں اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہونا چاہیئے تاکہ میری خطری سیکشن اور ربانی سیکشن کے درمیان کوئی تعلق کسی طرح بھی نہ ہو سکے ـــ تم صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے رپورٹیں دو گے اور ہدایات لے کر ان پر عمل کرو گے ـــ بہرحال سیکرٹ سروس یہاں کا خاتمہ تمہارے سیکشن کی ڈیوٹی ہے" ـــ سردار احمد جان نے

اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ــــــ ربانی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور سردار ا
تیزی سے مڑا اور کیبن سے نکل کر ہال میں سے ہوتا ہوا بیرونی درا
کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل
سردار احمد جان سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر راہداری میں پہنچ گیا۔
دیر بعد اس کی کار اس کوٹھی سے نکل کر دوبارہ دارالحکومت کی
دوڑتی ہوئی دارالحکومت کے جنوبی علاقے کی طرف بڑھی جا رہی

دانش منزل کے آپریشن روم میں اس وقت بلیک زیرو اکیلا بیٹھا
ہوا تھا لیکن وہ بار بار اس دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جس دروازے
سے دانش منزل کی لیبارٹری کو راستہ جاتا تھا۔ عمران کافی دیر سے لیبارٹری میں
موجود تھا پھر اچانک وہ دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"پتہ چل گیا عمران صاحب" ــــــ؟ بلیک زیرو نے انتہائی اشتیاق آمیز
لہجے میں پوچھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے بھی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"پتہ چل جاتا ــــ لیکن اچانک وہ ڈکٹا فون آف ہو گیا۔ اس طرح سارا
سلسلہ ہی ختم ہو گیا" ــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص
کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب! ــــ سلسلہ کیسے ختم ہو گیا" ــــــ؟ بلیک زیرو نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے بیٹھنے کے بعد کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔
"ڈکٹا فون کو دیوز چیکنگ مشین سے لنک کیا اور پھر دارالحکومت کے

تفصیلی نقشے کو مشین میں مخصوص انداز میں ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہی میں نے مشین آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا، ڈکٹا فون یکلخت آف ہو گیا ---- اس میں سے نکلنے والی مخصوص ویوز ہی ختم ہو گئیں۔ دو لفظوں میں اس کے رسیونگ سیٹ کو آف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس ڈکٹا فون کی مدد سے رسیونگ سیٹ کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہو گیا ہو کہ ڈکٹا فون چیکنگ کی جا رہی ہے اس لئے انہوں نے اسے آف کر دیا ہو ---- ڈکٹا فون جو جولیا، کیپٹن شکیل، صدیقی اور نعمانی کی رہائش گاہوں سے ملے ہیں ان کو چیک کیا آپ نے" ---- بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے ---- لیکن وہ سب بیک وقت ہی آف کر دیئے گئے ہیں ---- چلو اس سے صفدر والے سے تو انہیں مشین ایڈجسٹمنٹ کے دوران کوئی آواز سنائی دے گئی ہو۔ حالانکہ میں نے اپنے طور پر تو پوری احتیاط کی تھی لیکن باقی ڈکٹا فون تو میں نے ساؤنڈ پروف پیکنگ میں رکھے ہوئے تھے وہ کیوں آف کر دیئے گئے ہیں" ---- عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کے بھینچے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس بار سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی انتہائی گہری اور خطرناک سازش ہو رہی ہے۔ پہلے آپ کی کار سے سپیشل انڈ ملا جس کا آپ کو علم ہی نہ تھا ---- پھر صفدر کے فلیٹ سے یہ ڈکٹا فون سامنے آیا۔ اس کے بعد باقی چند ممبران کے فلیٹس سے بھی یہ برآمد ہوئے۔

بالکل ساتھ دانش منزل میں انتہائی جدید چیکنگ مشین بھی پھینکی گئی۔ اگر دانش منزل کا خصوصی نظام آن نہ ہوتا تو پوری دانش منزل کو اس مشین سے ٹریس کر لیا جاتا ---- یہ سب کچھ ہو بھی رہا ہے اور ہم ان تمام باتوں سے قطعی بے خبر ہیں۔ ہمیں کسی بات کا علم ہی نہیں کہ کون لوگ ہیں اور کیوں ایسا ہو رہا ہے" ---- بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس بار معلوم ہوتا ہے کہ سیر کے مقابل سوا سیر آیا ہے ---- آج تک ہم ان لوگوں کو حیران کرتے چلے آ رہے تھے ---- کوئی ایسا تو آیا جس نے ہمیں حیران تو کیا ششدر کر دیا ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی ششدر ہونے والی بات ہے۔ یہ تصور ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے فلیٹس میں باقاعدہ جدید ڈکٹا فون کام کر رہے ہیں اور نہ ہی ایکسٹو کو اس کا علم ہے اور نہ ہی سیکرٹ سروس کے ممبران کو" ---- بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکسٹو کی عزت بچانے کے لئے تو مجھے صفدر کے فلیٹ میں نظر آنے والا ڈکٹا فون واپس رکھنا پڑا۔ ورنہ اس بار واقعی ہزار آنکھیں رکھنے والا ایکسٹو [illegible] پر اندھا سمجھ لیا جاتا" ---- عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔

"آپ ہنس رہے ہیں۔ جبکہ میرے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی ہیں"۔ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ بول ہی پڑا۔ عمران نے بے اختیار قہقہہ مارا۔

"[illegible] ---- جب ہم کام کرتے ہیں تو مخالفوں کے ذہنوں میں بھی ایسی

ہی آندھیاں چلتی ہوں گی ــــــ لیکن اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تک ہم واقعی مکمل اندھیرے میں تھے اور شکر کرو کہ تمہاری ٹیم بچ گئی ہے۔ نجانے انہوں نے کیا سوچ کر فائنل ایکشن نہیں کیا ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ اس بار سیکرٹ سروس کو دفنانا ہی پڑتا۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے اس بار روسیاہ کی کوئی خصوصی تنظیم ہمارے خلاف کر رہی ہے" ــــــ اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"روسیاہ کی تنظیم ــــــ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا ــــــ ؟ کیا سردار احمد جان کی وجہ سے" ــــــ ؟ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ــــ اس کی یہاں آمد کے بعد ہی یہ پُراسرار سلسلہ شروع ہے ــــ اور گو اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ وہ اصل سردار احمد ہے اور بڑے قبیلے کے سردار گل جان کی طبیعت بھی واقعی انتہائی خراب ہو گئی تھی اور سردار احمد جان بھی وہیں موجود ہے اور یہ کوٹھی سردار احمد جان کے لئے مخصوص ہے لیکن ان سب باتوں کے باوجود میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ اس چکر میں لازماً ملوث ہے ــــ وہ لازماً روسیاہ کا ایجنٹ ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

عمران نے جواب میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ میز پر موجود سپیشل ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہی ہو گی کیونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر عمران کی ذاتی فریکوئنسی ایڈجسٹ تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــ ٹائیگر کالنگ باس۔ اوور" ــــــ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ــ عمران اٹنڈنگ یو" ــــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس! ــ میں نے اصل عامر سہیل کا کھوج نکال لیا ہے ــــ وہ یہاں کے ایک بدمعاش روڈنی کی ذاتی قید میں ہے۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اصل عامر سہیل کا کیا مطلب! ــــ میں سمجھا نہیں ــــ یہ اصل اور نقل کا سلسلہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اوور" ــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ــ انکوائری سے تو یہی پتہ چلا تھا کہ محکمہ رجسٹریشن کا آفیسر عامر سہیل محکمے سے طویل اور بغیر تنخواہ کے رخصت لے کر کہیں چلا گیا ہے اس کا گھر بھی بند ہے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں چلا گیا ہے ــــ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ڈریگون سپیشل کلب میں موجود تھا۔ یہ کلب روڈنی کی ملکیت ہے کہ باتوں باتوں میں اس کے اسسٹنٹ نے عامر سہیل کا ذکر کیا تو میں چونک پڑا ــــــ میں نے اس سے گھما پھرا کر پوچھا تو اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم جس کا نام عامر سہیل ہے، روڈنی کی ذاتی قید میں ہے اور کافی عرصہ سے ہے ــــ میں نے اس کا حلیہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ وہ بالکل عامر سہیل جیسا ہی ہے ــــ اب اگر آپ کہیں تو میں روڈنی سے معلومات حاصل کروں۔ اوور" ــــــ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"روڈنی کی ذاتی قید میں ہے ___ کیا مطلب! ___ اس نے اُسے کیوں قید کیا ہوا ہے۔ اوور" ___؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ___ یہ کافی طویل عرصے سے قید ہے ___ کیپٹن شکیل صاحب کو عامر سہیل کے ملنے سے بھی پہلے کا ___ اسی لئے تو میں نے اصل عامر سہیل کے الفاظ کہے تھے۔ اوور" ___ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ___ تو یہ بات ہے ___ ٹھیک ہے۔ میں خود آرہا ہوں۔ انتہائی اہم معاملہ ہے ___ یہ روڈنی کہاں ہوگا۔ اوور" ___ عمران نے پُرجوش لہجے میں پوچھا۔

"ڈریگون سپیشل کلب میں موجود ہے ___ میں نے معلوم کر لیا۔ اوور" ___ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"او کے ___ تم زیرو میک اَپ میں آنا ___ میں بھی اسی میک اپ میں ہونگا ___ اوور اینڈ آل" ___ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ اہم کلیو ثابت ہو سکتا ہے بلیک زیرو ___ اس لئے میں خود جا رہا ہوں ___ ویسے تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چیکنگ مشین سے بھی زیادہ جدید کوئی اور حربہ استعمال کریں" ___ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ عام سے میک اَپ میں دانش منزل کی خصوصی کار لے کر اس کے خفیہ راستے سے نکل کر سڑک پر پہنچ گیا تھا۔ جب سے یہ

[illegible] چلا تھا اس نے اپنی کار دانش منزل میں ہی بند کر دی تھی اور دانش منزل کی خصوصی کار پر خفیہ راستے سے آجا رہا تھا تاکہ اگر کسی بھی طریقے سے دانش منزل کی یا اس کی اپنی چیکنگ ہو رہی ہو تو اُسے ٹریس نہ کیا جا سکے۔

پندرہ منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ ڈریگون سپیشل کلب تک پہنچ گیا۔ یہ ایک جدید انداز کی بنی ہوئی عمارت تھی جس کا بیرونی رخ بالکل پگوڈے کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ بظاہر تو یہ غیر ملکی کھانوں کا ریسٹورنٹ تھا لیکن اس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں نہ صرف ہر قسم کی منشیات ملتی تھیں بلکہ وہاں اونچے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا تھا ___ یہ معلومات اُسے اس کلب کے بارے میں پہلے سے معلوم تھیں لیکن چونکہ وہ ایسے معاملات پر توجہ نہ دیتا تھا اس لئے اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے مالک کا نام روڈنی ہے۔ کار ایک سائیڈ پر روک کر وہ نیچے اُترا اور پھر تیزی سے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہاں اُسے ٹائیگر نظر نہ آیا۔ زیرو میک اَپ ایک مخصوص میک اَپ تھا اس لئے عمران نے اُسے زیرو میک اَپ کا کہا تھا تاکہ وہ اُسے آسانی سے پہچان سکے اور ٹائیگر کو یہاں باہر ہی ہونا چاہیئے تھا۔

"ہو سکتا ہے وہ اندر ہو" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کلب کے ہال میں داخل ہو گیا۔ لیکن وہاں داخل ہوتے ہی اُسے حیرت ہوئی کیونکہ ہال میں موجود افراد جو غیر ملکی کھانے کھانے میں مصروف تھے انتہائی اعلیٰ طبقے کے افراد تھے۔ ہال کا ماحول بھی شریفانہ اور سنجیدہ تھا جب کہ اس کا خیال تھا کہ یہاں جرائم پیشہ افراد کی کثرت ہو گی لیکن اب یہاں کا

ماحول دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ روڈنی نے کلب کی بظاہر حیثیت شریفانہ
رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ خود بھی خاصا گہرا آدمی ہو گا
عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
"مجھے روڈنی سے ملنا ہے"۔۔۔ اس نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"باس ابھی دفتر سے اٹھ کر کہیں گئے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ کہاں
ہیں اور کب واپس آئیں گے"۔۔۔ لڑکی نے انتہائی مہذبانہ لہجے
میں جواب دیتے ہوئے ساری بات ہی کہہ دی۔
"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے ۔۔۔ میں نے ان سے فوری اور لازماً
ملنا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
"پام ویو کالونی میں ان کی رہائش ہے ۔۔۔ کوٹھی نمبر بارہ۔ لیکن
لیکن وہ رہائش پر کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے"۔۔۔ لڑکی
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے ۔۔۔ تھینک یو"۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ابھی وہ
دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اس کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع
ہو گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی
تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔
"ہیلو۔ ہیلو ۔۔۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور"۔۔۔ کار میں بیٹھ کر اس
نے جیسے ہی واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے کان سے لگایا، ٹائیگر کی آواز
سنائی دی۔
"یس ۔۔۔ عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ روڈنی آپ کے آنے سے پہلے کلب سے نکل گیا تھا۔ اس
لئے مجھے اس کے پیچھے جانا پڑا ۔۔۔ وہ اس وقت امپیریل کالونی کی ایک
کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں موجود ہے ۔۔۔ کوٹھی کے باہر چیف انجینئر ڈویلپمنٹ
اتھارٹی لطف اللہ خان کی نیم پلیٹ موجود ہے۔ اوور"۔۔۔ ٹائیگر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوکے ۔۔۔ میں وہیں آ رہا ہوں ۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران
نے اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار ایک
جھٹکے سے سڑک پر دوڑنے لگی۔ امپیریل کالونی وہاں سے زیادہ دور نہ تھی۔ اس
لئے تھوڑی دیر بعد عمران امپیریل کالونی میں داخل ہو گیا۔ ایک سو ایک نمبر کوٹھی
کالونی کے تقریباً آخر میں تھی اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے عمران کو
پانچ منٹ مزید لگ گئے۔ کوٹھی کے سامنے سے گذر کر اس نے کچھ آگے
جا کر کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر جیسے ہی نیچے اترا، قریب ہی زیر تعمیر
عمارت کی ایک دیوار کے پیچھے سے ٹائیگر زیرو میک اپ میں باہر آ گیا۔
چونکہ عمران کے پاس اس کی کار نہ تھی اس لئے ٹائیگر کار نہ پہچان سکا تھا
اور عمران باہر آیا تب ہی وہ اسے پہچان سکا۔
"کیا پوزیشن ہے"۔۔۔ عمران نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔
"وہ ابھی تک اندر ہے باس"۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس کار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا
کہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کوٹھی کا پھاٹک کھل رہا تھا۔ تھوڑی دیر
بعد اس میں سے گہرے نیلے رنگ کی کار باہر نکلی جس کی ڈرائیونگ سیٹ
پر بھاری چہرے اور بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی موجود تھا۔

"یہی روڈنی ہے باس" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اس طرح کار کے قریب کھڑے تھے جیسے راہ جاتے اچانک مل گئے ہوں۔ روڈنی نے بھی سرسری سی نظر ان کی طرف ڈالی لیکن پھر کار آگے بڑھ گئی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"وہ تیسری گلی میں کھڑی ہے" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"تم جاؤ اس کے پیچھے ——— میں اس کوٹھی کو چیک کروں گا"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود تھی۔ عمران نے کار کی فرنٹ سیٹ کو اوپر اٹھایا اور اس کے نیچے بنے ہوئے باکس میں سے اس نے ایک عجیب سی ساخت کا پستول نکال کر ہاتھ میں لیا اور اس کے ساتھ ہی اندر موجود ایک ڈبے کو کھول کر اس میں سے اس نے ایک چھوٹا سا ڈکٹافون کیپسول نکال کر اسے چارج کیا اور پھر اسے پستول کے میگزین میں ڈال کر اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ جب کسی کو خصوصی طور پر اپنی طرف متوجہ نہ پایا تو اس نے پستول کی نال کا رخ ڈاکٹر لطف اللہ کی کوٹھی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ شک کی تیز آواز کے ساتھ ہی پستول کی نال سے وہ کیپسول نکل کر ہوا میں اڑتا ہوا کوٹھی کے پورچ کی چھت پر جا گرا اور عمران تیزی سے مڑا اور اس نے پستول کو سیٹ اٹھا کر واپس باکس میں ڈالا اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا رسیونگ سیٹ نکال کر اس نے سیٹ بند کی اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیونگ سیٹ کو ڈیش بورڈ کے اوپر رکھا اور کار چلا کر اسے آگے بڑھا لے گیا۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر

اس نے کوٹھی کے قریب موجود درختوں کے ایک جھنڈ میں پہنچ کر کار روک دی۔ اس نے ڈیش بورڈ سے رسیونگ سیٹ اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے کانوں میں ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس رسیونگ سیٹ سے نکل رہی تھی۔

"ہیلو ——— لطف اللہ خان بول رہا ہوں" ——— ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔ پھر خاموشی طاری رہی، کیونکہ رسیور سے نکلنے والی آواز کو ڈکٹافون کیچ نہ کر پا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے ابھی ابھی آپ کا پیغام ملا ہے۔ روڈنی صاحب ابھی ابھی دے گئے ہیں اور رقم بھی دے گئے ہیں ——— میں کوشش کروں گا کہ آپ کا کام جلد سے جلد مکمل کر سکوں" ——— دوبارہ وہی ہلکی سی آواز سنائی دی اور چند لمحوں کے لئے پھر خاموشی طاری رہی۔

"ٹھیک ہے جناب ——— گارنٹی ہے کام ہو جائے گا ——— آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں کام کر دوں گا" ——— لطف اللہ خان نے کہا اور اس کے بعد نمبر ڈائل کئے جانے کی آواز سنائی دی۔

"لطف اللہ خان بول رہا ہوں ——— اسلم خان ریکارڈ کیپر سے بات کراؤ"۔ چند لمحوں بعد لطف اللہ خان کی آواز دوبارہ سنائی دی اور خاموشی طاری ہو گئی۔

"اسلم ——— میرے ذاتی ریکارڈ سے سنٹرل زون کا ماسٹر پلان اور سنٹرل زون کے سیوریج پلان نکال کر ان کی کاپیاں کراؤ اور یہ کاپیاں فوری طور پر میری کوٹھی پر پہنچا دو ——— گیٹ پر رسول بخش کو دے دینا" ——— لطف اللہ خان نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

گو بظاہر یہ ساری بات چیت غیر متعلق تھی۔ ٹائیگر نے اُسے بتا د
کہ یہ لطف اللہ خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا چیف انجینئر ہے او
انجینئر نے ظاہر ہے ایسے ہی کاغذات منگوائے تھے لیکن روڈ
شخص کی طرف سے کسی چیف انجینئر کو کام دینا اور خاص طور پ
حوالہ ۔۔۔ یہ سب باتیں اس کے ذہن میں کسی خاص بات کے
ہونے کا اشارہ کر رہی تھیں۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ انتظ
کرے۔ جب وہ اسلم حسین یہ کاغذات دے جائے تو اس کے بعد
اس لطف اللہ خان سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ وہ انتظار کرنے
تھوڑی دیر بعد واچ ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی کال آگئی اور عمران
جلدی سے اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔
"ٹائیگر کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔
"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"روڈی واپس اپنے کلب میں آیا ہے اور دفتر میں موجود ہے"
دوسری طرف سے ٹائیگر نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ نگرانی جاری رکھو ۔۔۔ میں بعد میں تمہیں کال
گا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن مزید
اس نے رابطہ ختم کر دیا۔
اسی لمحے ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی نمبر پلیٹ والی ایک جیپ کوٹھ
گیٹ کے سامنے رکی اور اس میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے
اتر کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا او

ملازم آدمی باہر آیا۔ وہ اس ادھیڑ عمر آدمی سے باتیں کرتا رہا۔ اور پھر
عمر آدمی دوبارہ جیپ کی طرف مڑا اور اس نے جیپ میں سے بڑے
تہہ شدہ کاغذ جو نقشے ہی لگتے تھے اٹھا کر اس ملازم کو دے دیئے
ملازم واپس اندر چلا گیا جبکہ وہ ادھیڑ عمر آدمی دوبارہ جیپ میں
اور جیپ جدھر سے آئی تھی ادھر واپس چلی گئی۔ عمران خاموشی
کار میں بیٹھا رہا۔
"جناب ! ۔۔۔ اسلم حسین یہ کاغذ دے گیا ہے" ۔۔۔ دروازہ کھلنے کی آواز
کے ساتھ ہی اس رسول بخش کی آواز سنائی دی۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔ میز پر رکھ دو اور سنو ! ۔۔۔ اب مجھے کسی طرح بھی
ڈسٹرب نہ کیا جائے ۔۔۔ جو بھی آئے اسے ٹال دینا" ۔۔۔ لطف اللہ خان
کی آواز سنائی دی۔
"بہتر سر" ۔۔۔ رسول بخش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہونے
کی آواز سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ لطف اللہ خان یا تو غیر شادی شدہ ہے
اور اس کوٹھی میں اکیلا اس ملازم کے ساتھ رہتا ہے یا پھر اس کی فیملی
کہیں گئی ہوئی ہے۔ ورنہ اس کی بیوی یا بچوں میں کسی کی آواز تو سنائی
دیتی۔ اس نے رسیونگ سیٹ آف کیا اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم
اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب اس لطف اللہ خان سے مل کر اس
روڈی کے دیئے ہوئے مشن کی وضاحت کرانا چاہتا تھا جس کے لئے اسے
رقم دی گئی تھی۔ اس کا قیاس تو یہی تھا کہ یہ کوئی غیر متعلق مسئلہ ہے لیکن
وہ بہرحال پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا تھا۔
گیٹ پر رک کر عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد

سائیڈ پھاٹک کھلا اور وہی ملازم نما آدمی باہر آگیا۔

"جی فرمائیے" ــــ ملازم نما آدمی نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہی رسول بخش ہے۔

"فرماتے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس رسول بخش کو گردن سے پکڑا اور اسے دھکا دیتا ہوا سائیڈ پھاٹک سے اندر لے گیا۔

"کیا ــ کیا کر رہے ہیں" ــــ رسول بخش نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن اندر داخل ہو کر عمران نے اس کی گردن چھوڑی اور جیب سے ریوالور نکال لیا جس پر سائلنسر لگا ہوا تھا۔

"آواز نکالی تو ابھی ڈھیر کر دوں گا" ــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں

"مم ــ مم ــ میں تو نوکر ہوں" ــــ رسول بخش نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو زندہ ہو ــــ ورنہ ایک لمحے میں کھوپڑی کے ٹکڑے ہو جاتے ــــ چلو چیف انجینئر کے پاس لے چلو مجھے ــــ اور سنو ــــ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو میں ذمہ دار نہ ہوں گا" ــــ عمران نے اسی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ــ مم ــ مجھے مت مارو ــــ میں تو غریب نوکر ہوں" ــــ رسول بخش کی حالت واقعی قابل رحم ہو گئی تھی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ــــ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــ ٹھیک ہے ــ چیف انجینئر صاحب اپنے خاص کمرے میں ہیں ــ آؤ میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں ــ لیکن مجھے نہ مارو۔ میں غریب آدمی ہوں ــــ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" ــــ رسول بخش نے بری طرح خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ رہو گے ورنہ ــــ" عمران کا لہجہ انتہائی سخت تھا اور پھر وہ رسول بخش کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کے اندرونی حصے میں آگیا۔

"اس کمرے میں ہیں چیف صاحب" ــــ رسول بخش نے ایک دروازے کے سامنے رک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا تھا۔ رسول بخش کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا دوسرے لمحے ساکت ہو گیا۔

اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ دروازے پر ایک بھاری بدن والا ادھیڑ عمر آدمی کھڑا ہوا تھا۔ وہ فرش پر پڑے رسول بخش اور سامنے کھڑے عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"چلو اندر" ــــ عمران نے یکلخت ہاتھ بڑھا کر ریوالور اسکے سینے پر رکھا اور اُسے دھکیلتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔

"کک ــ کک ــ کون ہو تم" ــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے خوف سے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

یہ ایک دفتر نما کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر میز تھی جس پر ٹیبل لیمپ جل رہا تھا اور اس کے پیچھے دو بڑے بڑے نقشے پھیلے ہوئے پڑے تھے

یہ یقیناً لطف اللہ خان چیف انجنیئر تھا جو ان نقشوں پر بیٹھا کام کر رہا تھا کہ باہر سے رسول بخش کے چیخنے کی آواز سن کر پرہ آیا تھا۔ عمران نے لات مار کر عقب میں دروازہ بند کر دیا اس کے میں موجود ریوالور کا رخ ظاہر ہے اب لطف اللہ خان کی طرف تھا کے چہرے پر شدید خوف تھا۔

"روڈنی نے تمہیں کونسا مشن دیا ہے" ——— عمران نے غرا ہوتے کہا۔

"روڈنی نے ——— کون روڈنی" ——— لطف اللہ خان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل پر جا گرا۔ عمران کا زوردار تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا تھا

"بتاؤ" ——— عمران کی لات گھومی اور لطف اللہ خان کی چیخ ایک بار پھر کمرہ گونج اٹھا۔ عمران کی لات اس کی پسلیوں پر پڑی تھی

"ب — ب — بتاتا ہوں ——— مت مارو مجھے ——— بتاتا ہوں" لطف اللہ خان نے بری طرح پھڑکتے ہوئے اور کراہتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ——— اور سنو! ——— اب اگر تم نے انکار کیا تو لمحے میں گردن توڑ دونگا" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا لطف اللہ خان پہلو پر ہاتھ رکھے بری طرح لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو اس کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں، چہرہ تکلیف کی شدت سے صرف مسخ ہو گیا تھا بلکہ پورا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"بولو" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے کہا تھا کہ ایک خاص عمارت کے نیچے موجود سرکاری سیو

ان کو چیک کر کے اس کا نقشہ بنا کر دوں اور چونکہ سیوریج سسٹم کا ریکارڈ ری تحویل میں تھا اس لئے میں نے وعدہ کر لیا" ——— لطف اللہ خان نے ہوئے کہا۔

"کونسی عمارت ہے" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے مجھے پتہ لکھ کر دیا تھا اس کی مدد سے چیک کر رہا تھا ——— میں طور پر اس عمارت کو نہیں جانتا" ——— لطف اللہ خان نے جواب ہوئے کہا۔

"چلو ادھر میز کی طرف ——— اور مجھے دکھاؤ کونسی عمارت ہے" ——— ان نے کہا اور لطف اللہ خان تیزی سے مڑ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ ان ریوالور لئے اس کے پیچھے تھا۔

"یہ ہے وہ عمارت ——— میں نے اس کے گرد سرخ دائرہ ڈال دیا ہے" ——— لطف اللہ خان نے ماسٹر پلان میں ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اس جگہ سرخ دائرہ پڑا ہوا تھا۔

عمران غور سے ماسٹر پلان کو دیکھتا رہا اور دوسرے لمحے وہ اس بری طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ کیونکہ یہ عمارت دانش منزل تھی۔ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر۔

"کتنی رقم دی تھی تمہیں اس نے اس کام کے لئے" ——— عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"ایک لاکھ روپے" ——— لطف اللہ خان نے جواب دیا۔

"روڈنی کے جانے کے بعد فون کس کا آیا تھا جسے تم نے کہا تھا کہ دو دنوں میں کام مکمل ہو جائے گا" ——— عمران نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے

کہا اور لطف اللہ خان ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تت ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے ا
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ ۔۔۔ ورنہ ایک لمحے میں گو
چھلنی کر دوں گا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"روڈنی نے مجھے آ کر کہا تھا کہ ایک بہت بڑے نواب کو یہ م
چاہئیں ۔۔۔ روڈنی میرا پہلے سے واقف تھا کیونکہ میں اس
کلب میں آتا جاتا رہتا ہوں۔ چونکہ کام ناجائز تھا اس لئے جب ر
مجھے ایک لاکھ روپیہ دیا تو میں نے خوشی سے حامی بھر لی ۔۔۔ ر
کے جانے کے بعد اس نواب کا فون آیا۔ وہ کنفرم کر رہا تھا کہ روڈنی
مجھے کام دے چکا ہے یا نہیں ۔۔۔ اور کام کب تک ہو جائے گا۔ اس نے
نام صرف نواب بتایا تھا۔ لیکن اب چیکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ اس
کے نیچے سیوریج لائن ہے ہی نہیں ۔۔۔ اس عمارت کا اپنا سیوریج س
ہو گا ۔۔۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ میں کیا کروں ۔۔۔ کیا اسے رقم وا
کر دوں یا فرضی نقشہ بنا کر دے دوں کہ باہر سے رسول بخش کے چیخ
آواز سنائی دی اور میں نے دروازہ کھولا تو تم سامنے آ گئے" ۔۔۔ لطف
خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ روڈنی کو فون کرو اور اسے یہاں بلاؤ ۔۔۔ جو بہانہ م
آئے کر دینا۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اگر دس منٹ کے اندر اندر روڈنی یہاں
پہنچا اور تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو گولیوں سے
کر دوں گا ۔۔۔ ہاں اگر روڈنی یہاں پہنچ گیا تو تمہاری جان بچ سکتی

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"م ۔۔۔ بلاتا ہوں ۔۔۔ وہ آ جائے گا" ۔۔۔ لطف اللہ خان
ں طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران ریوالور
ں کے بالکل قریب موجود تھا۔

"یون سپیشل کلب" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"روڈنی سے بات کرائیں ۔۔۔ میں لطف اللہ خان بول رہا ہوں"۔
ف اللہ خان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک
ی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"روڈنی بول رہا ہوں ۔۔۔ کیا بات ہے جناب! ۔۔۔ آپ نے کیسے
یا ہے" ۔۔۔ روڈنی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مسٹر روڈنی! ۔۔۔ میں نے نقشے منگوا لئے ہیں اور انہیں چیک کرنے
تو یہ دیکھ کر مجھے بے حد الجھن ہوئی ہے کہ جو محل وقوع آپ نے بتایا
اں دو بڑی بڑی عمارتیں ہیں ۔۔۔ اب میں نے آپ سے پوچھنا ہے
آپ کو کس عمارت کے سیوریج سسٹم کے بارے میں معلومات مہیا کرنی
یں ۔۔۔ آپ یہاں آ کر میری الجھن حل کر دیں تاکہ میں کام کو آگے بڑھا
سکوں" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے کہا۔

"دونوں کے بارے میں معلومات دے دیں ۔۔۔ نواب صاحب کی
مطلوبہ عمارت ہو گی وہ خود سمجھ جائیں گے۔ مجھے تو انہوں نے جو
وقوع بتایا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم

نہیں ہے" ____ دوسری طرف سے روڈنی نے جواب دیا اور
نے جلدی سے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا۔

"اسے کہو کہ نواب صاحب کا نمبر بتا دے تاکہ اس سے پوچھا
عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ماؤتھ پیس سے ہاتھ اٹھا لیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر نواب صاحب کا فون نمبر بتا دیجیے
ان سے تفصیل پوچھ لیتا ہوں ____ آپ کے جانے کے بعد نواب
کا فون آیا تھا وہ جلدی کر رہے تھے اس لئے میں نے فوری نقشہ جا
منگوا لئے تھے" ____ لطف اللہ خان واقعی انتہائی ذہانت بھ
انداز میں بات کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ____ تم خود ان سے تفصیل پوچھ لو ____ میں نمبر
ہوں" ____ دوسری طرف سے روڈنی نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے نمبر بتا دیا۔

"شکریہ" ____ لطف اللہ خان نے کہا اور اسی لمحے عمران نے
بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور لطف اللہ خان کے ہاتھ سے رسیور لے کر کر
پر خود ہی رکھ دیا۔

"ایک طرف ہٹ کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ ____
کرو" ____ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ____ مگر" ____ لطف اللہ خان نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ عمران
سائلنسر لگی ہوئی نال اس کی گردن سے لگا دی۔

"اچھا اچھا" ____ لطف اللہ خان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا
سے سامنے والی دیوار کی طرف بڑھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ر

ل کر اسے نال سے پکڑا اور پھر اس سے پہلے کہ لطف اللہ خان دیوار
پہنچتا ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر پڑا اور وہ
چیختا ہوا سامنے دیوار سے جا ٹکرایا اور ٹکرا کر نیچے گر ہی رہا تھا
ن کی لات گھومی اور لطف اللہ کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی
اللہ خان کے حلق سے ایک اور زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک
ے لئے پھیلا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔

عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی
اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ____ انکوائری پلیز" ____ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف ملٹری انٹیلی جنس" ____ عمران نے لہجے کو انتہائی کرخت
تے ہوئے کہا۔

"اوہ ____ یس سر ____ یس سر" ____ آپریٹر نے بری طرح گھبرائے ہوئے
یں کہا۔

"ایک نمبر بتا رہا ہوں ____ تم بتاؤ گے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے ____
انتہائی حد تک درست پتہ بتانا۔ کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے" ____ عمران
نے اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے روڈنی کا بتایا
ہوا نمبر دوہرا دیا۔

"یس سر ____ میں چیک کرتا ہوں" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔

"ہیلو سر" ——— چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ——— عمران نے کہا۔

"پتہ نوٹ کرلیں جناب! ——— لیک ویو کالونی، کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک ——— فون نواب ارشد حسین خان کے نام پر لگا ہوا ہے جناب" دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے ——— ایک بار پھر چیک کرلو۔ کوئی غلطی نہ ہونی چاہیئے۔ ورنہ تم سرد قبر میں بھی اتارے جا سکتے ہو" ——— عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم — مم — میں دوبارہ چیک کرلیتا ہوں جناب! ——— ویسے میں نے پہلے بھی بہت احتیاط سے چیک کیا ہے" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس نے وہی نام اور پتہ دوبارہ دوہرا دیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سر — میں سمجھتا ہوں سر" ——— آپریٹر نے جواب دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر اس نے تیزی سے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں — ایک پتہ نوٹ کرو" ——— عمران نے اصل لہجے میں کہا اور ساتھ ہی آپریٹر کا بتایا ہوا پتہ دوہرا دیا۔

"ہاں سر — نوٹ کرلیا ہے" ——— بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر اور تنویر کو وہاں بھیج دو اور انہیں کہو کہ وہ بیہوش کرنے والے کیپسول اپنے ساتھ لے جائیں ——— ہو سکتا ہے اس کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہو۔ اس لئے انہیں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے ——— اس کوٹھی میں کوئی نواب ارشد حسین رہتا ہے اسے اغوا کر کے دانش منزل لے آئیں ——— لیکن سپیشل وے سے ——— سامنے سے نہیں ——— سمجھ گئے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کے ہاں کہنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے روڈنی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ مہذب تھا لیکن بولنے والا مقامی تھا۔

"میں چیف انجینئر لطف اللہ خان بول رہا ہوں ——— نواب صاحب سے بات کرنی ہے ——— مجھے یہ نمبر ڈریگن سپیشل کلب کے روڈنی نے دیا ہے" ——— عمران نے اس بار لطف اللہ خان کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی کسی بہت بڑے نواب سے بات کر رہا ہو۔

"ہولڈ کرو" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ نواب بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کا لہجہ بے حد تفاخرانہ تھا۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا واقعی کوئی نواب ہی ہے۔

"جناب نواب صاحب! ـــــ میں چیف انجینئر لطف اللہ خان بول رہا
ہوں ـــــ روڈنی نے مجھے جو پتہ دیا تھا اور آپ نے بھی فون پر
جلدی کرنے کے لئے کہا تھا اس لئے میں نے فوری طور پر کام شروع
دیا۔ لیکن جناب! ـــــ اس پتے کے مطابق تو نقشے میں دو عمارتیں
ہیں ـــــ اب میں اُلجھ گیا ہوں کہ آپ کس عمارت کے سیوریج سسٹم
بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں ـــــ میں نے روڈنی سے بات کی
لیکن روڈنی کو خود معلوم نہیں تھا اس لئے اس نے آپ کا نمبر دیا تو میں
آپ سے بات کی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہم نے روڈنی سے کنفرم کر لیا ہے کہ تم نے اس سے بات کی۔
تم دونوں عمارتوں پر کام مکمل کر کے روڈنی تک پہنچا دو ـــــ ہم تمہارا م
ڈبل دے دیں گے لیکن کام ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر سیو
کے وہ پوائنٹ جو ان عمارتوں کے اندر کھلتے ہیں ان کی پوری تشریح ہو
چاہیئے ـــــ سمجھ گئے ہو" ـــــ دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گ

"یس سر ـــــ ٹھیک ہے جناب! ـــــ میں دونوں پر کام کر دیتا ہو
آپ واقعی انصاف پسند ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف
ریسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ پھر وہ میز کی طرف بڑھ
اس نے وہاں پڑے ہوئے دونوں نقشے اٹھائے چونکہ یہ اصل نقشے
تھے بلکہ ان کی نقلیں تھیں اس لئے اس نے میز پر پڑے سگریٹ پیک
کے اوپر موجود لائٹر اٹھایا اور ملحقہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کی ساخت
بتا رہی تھی کہ وہ باتھ روم کا دروازہ ہے پھر اس نے اندر جا کر لائٹر کی
سے دونوں نقشے جلا کر ان کی راکھ کموڈ میں بہا دی اور باتھ روم سے با

اب مسئلہ تھا اس لطف اللہ خان اور اس کے ملازم رسول بخش کا۔
لطف اللہ خان نے رشوت لے کر سرکاری کاغذات کی نقول فراہم کرنے
کی کوشش کی تھی اس لئے وہ مجرم تھا لیکن رسول بخش کا کوئی قصور نہ
تھا اور اگر وہ لطف اللہ خان کو ہلاک کر دیتا تو ظاہر ہے الزام اس بیچارے
رسول بخش پر بھی آ سکتا تھا اور اگر وہ لطف اللہ خان کو قانون کے حوالے
کرتا تو لازماً یہ بات بھی سامنے آ جاتی کہ وہ کس چیز کے بارے میں معلومات
حاصل کر رہا تھا اس لئے دانش منزل بھی پولیس یا انٹیلی جنس کی نظر
میں آ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے جھک کر لطف اللہ خان کی ناک اور
منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد لطف اللہ خان
کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور پھر
لطف اللہ خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اس کے چہرے پر
ابھی تک بے پناہ تکلیف کے آثار نمایاں تھے اور آنکھوں میں گہری
سرخی اُتر آئی تھی۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ" ـــــ عمران نے ایک بار پھر ریوالور جیب سے
نکالتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور لطف اللہ خان جلدی سے
نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ تیزی سے کھڑا ہو گیا۔

"تم نے ایک لاکھ روپے کے بدلے سرکاری راز غیر متعلق آدمی کو
فروخت کرنے کی کوشش کی ہے ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کتنا بڑا
جرم ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سس ـــ سرکاری راز ـــ مم ـــ مم ـــ" لطف اللہ خان
نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ یہ ماسٹر پلان اور سیوریج پلان سرکاری راز نہیں
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نن ـــ نہیں ـــ یہ تو پبلک ریکارڈ ہے ـــــ کوئی بھی آدم
سرکاری فیس ادا کر کے اس کی نقل لے سکتا ہے۔ یہ تو اس سیو
پلان کی سالانہ چیکنگ ہونی تھی اس لئے میں نے یہ پلان اپنی تح
میں لے لئے تھے ـــــ یہ سرکاری راز نہیں ہیں" ـــــ لطف ا
خان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ سرکاری راز نہیں ہیں تو پھر اس لارڈ نے تمہیں ایک بدمعا
کی معرفت ایک لاکھ روپے کیوں دیئے ہیں ـــــ وہ دفتر سے
کی نقلیں نہ لے سکتے تھے" ـــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"سالانہ چیکنگ کی وجہ سے قانونی طور پر ایک ماہ کے لئے ا
نقشوں کی نقلیں جاری نہیں کی جاتیں ـــــ روڈنی نے پہلے دف
سے نقلیں حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ ایک ماہ تک ا
پر پابندی تھی اور روڈنی کو جلدی بھی تھی اور وہ میرا دوست بھی تھ
اس لئے وہ میرے پاس آیا اور ایک لاکھ روپے کی تو اس نے خو
مجھے آفر کی تھی۔ ورنہ میں اسے ویسے بھی ان کی نقلیں جاری کرنے
کی خصوصی اجازت دے دیتا" ـــــ لطف اللہ خان نے کہا۔

"تم نے بہرحال ضابطے کے خلاف کام کیا ہے اور اس کے لئے باقاع
رقم بھی لی ہے اس لئے میرے نزدیک یہ بددیانتی ہے ـــــ
میں بددیانت آدمی کو برداشت نہیں کر سکتا ـــــ اس لئے کیا یہ بہتر
نہیں کہ تم جیسے بددیانت آدمی کو گولی مار دی جائے" ـــــ عمران نے

انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے آثار
نمودار ہو گئے تھے۔

"م ـــ مم ـــ معاف کر دو ـــــ میرے بچے ابھی چھوٹے ہیں ـــ
معاف کر دو ـــ میں رقم روڈنی کو واپس کر دوں گا ـــــ میں آئندہ
کبھی کوئی کام خلاف ضابطہ نہ کروں گا ـــ مم ـــ مجھے مت مارو" ـــ
لطف اللہ خان نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو! ـــ رقم روڈنی کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ
وہ ایک لاکھ روپے اور اپنی طرف سے ایک لاکھ روپے ملا کر تم نے
آج ہی اسے کوڑھیوں کے علاج کے لئے بنائے گئے ہسپتال کو
ڈونیٹ کرنے ہیں ـــ آج ہی ـــ کل میں ہسپتال سے کنفرم کر لوں گا۔
اگر تم نے وہاں دو لاکھ روپے جمع نہ کرائے تو کل تمہارے جسم میں کم از کم
دس گولیاں گھس چکی ہوں گی ـــ سمجھ گئے ہو" ـــ عمران نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"م ـــ مم ـــ میں آج ہی جمع کرا دوں گا ـــــ میں وعدہ کرتا ہوں"
لطف اللہ خان نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور سنو! ـــ اگر تم نے کسی کو بھی میری یہاں آمد اور ان تمام باتوں
کے متعلق کچھ بتایا تو تب بھی تمہارا یہی حشر ہو گا" ـــــ عمران نے اسی
سخت لہجے میں کہا۔

"م ـــ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا ـــ میں وعدہ کرتا ہوں" ـــ
لطف اللہ خان نے ایک بار پھر وعدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر گھوما اور اس کی انگلی کا

مڑا ہوا ایک پوری قوت سے لطف اللہ خان کی کنپٹی پر ایک
پڑا اور وہ بری طرح چیختا ہوا ایک بار پھر زمین پر گر کر چند لمحوں
لئے تڑپا اور پھر بیہوش ہو گیا۔
" یہ تمہاری بے ضابطگی کی معمولی سی سزا ہے" ——— عمران
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی سردار احمد جان نے جو مقامی میک اپ
میں تھا ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ——— اس نے سرد لہجے میں کہا۔
"کے۔ ون بول رہا ہوں ——— آپ کے لئے میرے پاس اہم خبریں
ہیں" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
"کیسی خبریں" ——— ؟ سردار احمد جان نے بری طرح چونکتے ہوئے
پوچھا۔
"ڈریگن سپیشل کلب کے مالک روڈنی کو اس کے دفتر میں گولی مار کر
ہلاک کر دیا گیا ہے اور قاتل کا کوئی پتہ نہیں چلا ——— روڈنی کی لاش
سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس پر کافی تشدد کیا گیا ہے ——— اس کے
ساتھ ہی دوسری اطلاع بھی ہے کہ نواب ارشد حسین جو ہمارا خاص ایجنٹ
تھا بھی کوٹھی سے غائب ہو چکا ہے۔ اس کے تمام ملازم کوٹھی میں بیہوش

پڑے ہوئے پائے گئے ہیں۔ ان کے مطابق وہ اچانک بیہوش
جب کہ کوٹھی کے اندر کوئی آیا بھی نہ تھا" ——— دوسری طرف
کہا گیا۔

"اوہ ——— ویری بیڈ ——— کس نے ایسا کیا ہوگا ——— اور کیوں
سردار احمد جان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے نواب ارشد حسین کے ذمے آپ والا مشن یعنی
سروس کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود سیوریج لائن کا نقشہ اور تفص
حاصل کرنے کا کام لگایا ہوا تھا اور نواب ارشد حسین نے کہا تھا کہ و
آسانی سے کرا سکتا ہے کیونکہ اس کا یہاں کے محکموں میں خاصا
رسوخ ہے ——— اور آپ کو معلوم ہے کہ روڈنی بھی اسی کا ہی
ہے ——— اصل عامر سہیل کو بھی روڈنی کی ہی تحویل میں رکھا گیا
عامر سہیل والا سارا کام بھی نواب ارشد حسین کے ذریعے ہی کرایا گیا
وہ انتہائی بارسوخ اور با اثر آدمی ہے اس لئے آج تک اس پر
کو شک نہیں ہو سکا تھا کہ وہ یہاں ہمارا مین ایجنٹ ہے۔ لیکن
اسے اچانک اغوا کر لیا گیا ہے اور روڈنی کو بھی ہلاک کر دیا گیا
کے۔ ون نے کہا۔

"نواب ارشد حسین ایس۔ ون کے بارے میں کتنا کچھ جانتا ہے"۔
سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایس۔ ون کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا ——— وہ تو
ایجنٹ تھا اور براہ راست میں اسے ڈیل کرتا تھا ——— عامر سہیل وا
بھی میں نے ہی اسے دیا تھا اور وہ کام اس نے انتہائی ذمہ داری

اور ویسے بھی وہ آج تک پہلے کبھی ٹریس نہیں ہو سکا ——— پہلی بار
ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایسا مقامی سیکرٹ سروس نے ہی کیا
——— کے۔ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روڈنی اور اس نواب
ین کے بارے میں کوئی کلیو مل گیا ہے اور وہ فوری طور پر حرکت
گئی ——— یہ تو اچھا ہوا کہ وہ زیادہ سے زیادہ نواب ارشد حسین سے
لوم کر سکیں گے کہ وہ کے۔ جی۔ بی کے لئے کام کرتا ہے ——— ایس۔ وی
ے میں انہیں معلوم نہ ہو سکے گا ——— بہرحال ٹھیک ہے ——— آئی۔ ایم
کے۔ ون! ——— کہ ایس۔ وی کی وجہ سے تمہارا اہم آدمی ٹریس ہو گیا"۔
مد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

وئی بات نہیں ——— مجھے ایسے مقامی ایجنٹوں کی کبھی پرواہ نہیں رہی۔
رقم کے بدلے ایسے اور کئی ایجنٹ پیدا کئے جا سکتے ہیں ——— میں نے
لئے کال کیا ہے کہ آپ خود سیکرٹ سروس سے بچ کر رہیں۔ اسے اگر
کا معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو یہ قیامت بن کر آپ پر ٹوٹ پڑے گی"۔
ون نے کہا اور سردار احمد جان نے شکریہ کہہ کر رسیور کریڈل پر
دیا۔

شن تو میرے لئے مصیبت بن کر رہ گیا ہے ——— کسی طرح حل ہی
میں نہیں آ رہا" ——— رسیور رکھ کر سردار احمد جان نے غصیلے لہجے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر اس طرح شکنیں ابھر آئی تھیں
اس کی پیشانی کسی گراموفون ریکارڈ کا ایک حصہ ہو۔ آنکھوں سے
الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ کافی دیر تک وہ
طرح ٹہلتا رہا پھر تیزی سے دوبارہ میز کی طرف بڑھا۔ اس کا
بتا رہا تھا کہ وہ کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہے۔ اس نے جلدی سے
اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایس۔ ڈی ہیڈ کوارٹر"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
سنائی دی۔
"ایس۔ ڈی تھری بول رہا ہوں نکولائی"۔۔۔ سردار احمد جان
تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے اس طرح چونکتے
لہجے میں کہا گیا جیسے ایس۔ ڈی تھری کی طرف سے یہاں فون کئے
پر اسے شدید حیرت ہو۔
"تمام ممبرز کو الرٹ کر دو۔۔۔ میں خود ہیڈ کوارٹر آ رہا ہوں۔۔۔
اب نئی لائن آف ایکشن پر کام کرنا ہے"۔۔۔ سردار احمد جان۔
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر تیزی
نے میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا
فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کا بٹن
کر دیا اور ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی مخصوص آواز نکلنے لگی۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ ایس۔ ڈی تھری کالنگ ربانی۔ اوور"۔۔۔
احمد جان نے تیز لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی۔
"یس باس!۔۔۔ ربانی اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں
ٹرانسمیٹر سے ربانی کی آواز سنائی دی۔

"ربانی!۔۔۔ میں نے نئی لائن آف ایکشن تیار کی ہے۔۔۔ تم ایسا
کرو کہ فوراً ایس۔ ڈی تھری ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔۔۔ میں نے گروپ
کالنگ کی ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس میٹنگ میں شامل رہو۔
تاکہ کام کو صحیح معنوں میں آگے بڑھایا جا سکے۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان
نے کہا۔
"یس باس!۔۔۔ پاس کوڈ بتا دیں۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے
ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پاس کوڈ ایس۔ ڈی تھری۔۔۔ فوراً پہنچو۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔
سردار احمد جان نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے دوبارہ دراز
میں رکھا اور پھر دراز بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی کار ڈرائیو کرتا ہوا دارالحکومت کی
مختلف سڑکوں پر آگے بڑھا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک
کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کار ایک کوٹھی کے گیٹ کے
سامنے موڑ کر روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا۔ دوسرے
لمحے سائیڈ پھاٹک کھلا اور مقامی نوجوان باہر آ گیا۔
"ایس۔ ڈی۔ تھری"۔۔۔ سردار احمد جان نے کار کی کھڑکی سے سر
باہر نکالتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور سائیڈ
پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور سردار احمد جان
کار اندر لے گیا۔
یہ ایک بہت وسیع و عریض کوٹھی تھی۔ لان کو کراس کرتا ہوا وہ کار
پورچ میں لے گیا۔ برآمدے میں دس مسلح تڑنگے مقامی افراد کھڑے تھے۔

ان کے کھڑے ہونے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ اور فیلڈ کے آدمی
ہیں۔ سردار احمد جان کے نیچے اترتے ہی ان میں سے ایک تیزی
برآمدے کی سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کی طرف آیا۔
" آیئے باس! ___ ہم سب آپ کے ہی منتظر تھے" ___ اس آ
نے سردار احمد جان کے قریب جا کر مودبانہ انداز میں کہا۔
" تھینک یو نکولائی! ___ میں نے ربانی کو بھی کال کیا ہے ___
گیٹ پر موجود آدمی کو کہہ دو ___ پاس کوڈ ایس۔ ڈی۔ تھری ہی ہے"
سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" یس باس" ___ نکولائی نے کہا اور اس نے وہیں سے اونچی آوا
میں پھاٹک کے قریب کھڑے اس مقامی نوجوان کو ہدایات دینی شرو
کر دیں جس نے سردار احمد جان کے لئے پھاٹک کھولا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک بڑی
میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔
" باس! ___ ہم تو یہاں آ کر بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے ہیں
شکر ہے آپ کو ہمارا خیال تو آیا" ___ سردار احمد جان کے سا
بیٹھے ہوئے نکولائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تمہیں کام کے لئے ہی میں نے رو سیاہ سے کال کیا تھا ___ فا
بٹھانے کے لئے تو نہیں بلایا تھا ___ میں دراصل چاہتا تھا کہ مشن
بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہو جائیں تو تمہیں ایکشن میں لے آ
سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور نکولائی نے سر ہلا دیا۔
کے باقی نو ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ربانی اندر داخل ہوا۔ اس کے
جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔
" آؤ ربانی بیٹھو ___ تمہارا ہی انتظار تھا" ___ سردار احمد جان نے
ربانی سے مخاطب ہو کر کہا اور ربانی سر ہلاتا ہوا سردار احمد جان کے ساتھ
پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب سردار احمد جان کے ایک طرف
نکولائی تھا اور دوسری طرف ربانی تھا۔
" سب سے پہلے میں مختصر طور پر تمہیں اس مشن کا پس منظر بتا دوں کیونکہ
تمہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے ___ یہاں صرف ربانی اور
اس کا گروپ ہی کام کرتا رہا ہے" ___ سردار احمد جان نے کہا اور پھر
اس نے شروع سے لے کر اب تک کے حالات مختصر طور پر بتا دیئے جن
میں کے۔ جی۔ بی کے مقامی ایجنٹ نواب ارشد خان کے اغوا اور اس
کے آدمی روڈنی کی ہلاکت بھی شامل تھی۔
" اوہ باس! ___ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے
خلاف حرکت میں آ چکی ہے" ___ ربانی نے چونک کر کہا۔
" ہمارے خلاف نہیں ___ کے۔ جی۔ بی کے خلاف ___ نواب ارشد
حسین کے ذمہ جو کام لگایا گیا تھا وہ یہاں کے۔ جی۔ بی ایجنٹوں کے مقامی
چیف کے۔ وَن کے ذریعے لگایا گیا تھا۔ نواب ارشد حسین ہمارے متعلق
کچھ نہیں جانتا ___ پہلے عامر سہیل والا کام بھی کے۔ جی۔ بی کے ذریعے
ہی روڈنی سے کرایا گیا تھا۔ اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان
سے کچھ معلوم بھی ہو گا تو صرف کے۔ جی۔ بی کے متعلق ہی معلوم ہو سکے
گا۔ کے۔ جی۔ بی اپنے مسائل سے نمٹنا جانتی ہے" ___ سردار

احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"باس بس ۔۔۔ آپ نے کسی نئی لائن آف ایکشن کی بات کی تھی" ۔۔۔ یہ
نکولائی جو اب تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔
"ہاں! ۔۔۔ اور اسی لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے ۔۔۔ میں
اب اس مشن سے تنگ آگیا ہوں ۔۔۔ شروع شروع میں ہمیں تیز اور مسلسل
کامیابیاں حاصل ہوتی رہیں۔ لیکن پھر اچانک سب کچھ ختم ہو گیا۔ سیکرٹ
سروس کے تمام ممبران اچانک اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے گدھے
کے سر سے سینگ ۔۔۔ عمران بھی غائب ہے۔ صرف ہمارے سامنے وہ
عمارت ہے جسے ہم سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے ہیں لیکن اس
کے اندر جس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اس کے مطابق تو ہم
اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں نے اس کے اندر داخل ہونے
کا نیا پلان بنایا تھا کہ اس عمارت کے نیچے موجود سرکاری سیوریج لائن کا
نقشہ اور اس کی تفصیلات اگر ہمیں مل جائیں تو ہم آسانی سے خفیہ طور
پر اس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ حفاظتی آلات باہر سے آنے
والوں کو پیش نظر رکھ کر نصب کئے جاتے ہیں ۔۔۔ گٹر لائن پوائنٹ
کا تو انہیں خیال تک نہ ہوگا لیکن اب کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں کی ہلاکت
اور ان کی گرفتاری سے یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے انہیں
کوئی ایسا کلیو مل گیا ہوگا کہ یہ لوگ کیا کام کر رہے ہیں اور اگر نہ بھی ملا
ہوگا تو انہوں نے روڈنی اور اس نواب ارشد حسین سے پوچھ لیا ہوگا۔
مسئلہ تو جیسے بھی ہوا بہرحال اب ختم ہو گیا لیکن اب میں اس سارے
مشن سے واقعی تنگ آگیا ہوں اس لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے

ذہن میں ایک نئی لائن آف ایکشن آئی ہے۔ لیکن یہ لائن آف
ایسی ہے کہ جس کا نتیجہ دونوں صورتوں میں نکل سکتا ہے یا تو ہم
ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے ۔۔۔ یا پھر ہم اپنا مشن چند روز میں
پار کر لیں گے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس پر عمل شروع کرنے
ٹ آپ سب سے اسے باقاعدہ ڈسکس کر لیا جائے" ۔۔۔
احمد جان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
فرمائیں" ۔۔۔ نکولائی نے کہا۔
میرے ذہن میں لائن آف ایکشن یہی ہے کہ عمران کے فلیٹ پر
ادھا جاؤں اور اس وقت تک وہیں رہوں جب تک عمران وہاں
آجا ۔۔۔ اور تم لوگ فلیٹ سے باہر موجود رہو ۔۔۔ جیسے ہی
شن دوں تم اوپر آجاؤ اور پھر اس عمران کو وہاں سے اغوا کر کے
لے آیا جائے۔ اس کے بعد اس کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اس سے
م کیا جائے کہ کیا واقعی وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے اگر
ہی ایسا ہے تو پھر اس سے سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو
اس جگہ کال کر کے اکٹھے کیا جائے اور اس کے بعد اس عمارت کو
بموں سے اڑا دیا جائے ۔۔۔ اس طرح سیکرٹ سروس کا
ہو جائے گا ۔۔۔ رہ گیا ہیڈ کوارٹر، تو اس عمران سے اس کے
حفاظتی انتظامات معلوم کر کے اس پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا ہے
اس سے اپنے مطلب کی فائل حاصل کرنے کے بعد اس عمارت
ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے اور آخر میں اس عمران کو بھی ہلاک
با نے ۔۔۔ اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔ سردار

احمد جان نے اپنی نئی لائن آف ایکشن کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس! — جب آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ عمران انتہا
آدمی ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ اس قدر آسانی سے قابو میں
گا" — چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ربانی نے انتہائی
لہجے میں کہا۔

"اس کے بارے میں اسی شاطر پن کا سن کر تو ایس۔ وی اب
خراب ہو رہی ہے — ہم ذہنی طور پر اس سے خوفزدہ ہو چکے
یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے تحفظ کے چکر میں پڑ گئے ہیں اور مشن میں
ناکامی ہمیں مل رہی ہے جب کہ آج سے پہلے کبھی ایس۔ وی ایسے
کے چکر میں نہیں پڑی — ہمیں تیز اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا چا
سردار احمد جان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس! — اگر یہ سارا کام اس طرح ہو سکتا تو روسیاہ یہ کام آسا
یہاں موجود کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں سے بھی کرا لیتا — اُسے ایسے
آپ اور ایم کو سامنے لانے کی کیا ضرورت تھی" — ربانی نے تلخ لہ

"تو پھر کیا کیا جائے — اسی طرح احمقوں کی طرح ان کے
دوڑتے رہیں اور ناکام ہوتے رہیں — یا پھر چیف کے سامنے نا
اعلان کر کے واپس چلے جائیں" — سردار احمد جان نے انتہائی جھ
ہوئے لہجے میں میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"باس! — آپ کی لائن آف ایکشن درست ہے۔ ایک آدمی
کرنا اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے کچھ اگلوا لینا کونسا بڑا مسئلہ ہے
چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو — آپ پہلے بھی خوامخواہ نگرانی

چکر میں پڑے رہے ہیں — آپ خود کیوں جلتے ہیں۔ ہمیں اس کا
پتہ اور حلیہ بتا دیں۔ ہم اسے اٹھا کر یہاں لے آئیں گے" — اس بار
ربانی کے بولنے سے پہلے ہی نکولائی بول پڑا۔

"ٹھیک ہے — بس ایسے ہی ہو گا — جو بھی نتیجہ نکلے بہرحال اب
ایسے ہی ہو گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے — روسیاہ والے بھی خوامخواہ اس سے
ڈرتے ہیں اور شاید انہوں نے اسی لئے یہاں کے مقامی ایجنٹوں کے ذمہ
یہ کام نہیں لگایا کہ سیکرٹ سروس مقامی ایجنٹوں کے بارے میں واقف
ہو گی — ربانی بولو — کیا تمہیں میرے فیصلے سے کوئی اختلاف ہے"
سردار احمد جان نے اسی طرح سخت جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے باس! — تو پھر اختلاف کرنا تو جرم
ہے۔ پہلے آپ مشورہ لے رہے تھے اس لئے میں نے بات کر دی تھی"۔
ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ — تو سنو! — عمران کو اغوا کرنے کا کام اب نکولائی اور اس کا
گروپ کرے گا — تم اپنے گروپ کے ساتھ اس کی نگرانی کرو گے۔ کسی
بھی لمحے انہیں کوئی خطرہ درپیش ہو تو تم نے ان کی مدد کرنی ہے — میں اپنی
رہائش گاہ میں رہوں گا تاکہ کسی کو میرے متعلق علم نہ ہو سکے — جب
عمران یہاں ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائے تو پھر مجھے اطلاع کرنا۔ عمران سے
پوچھ گچھ میں خود کروں گا — ربانی! — تم نکولائی کو عمران کا حلیہ
بھی بتا دو گے اور اس کا فلیٹ بھی دکھا دو گے" — سردار احمد جان نے
تیزی سے فیصلے کرتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ خود اس کے فلیٹ میں نہ جائیں گے جیسا کہ آپ پہلے کہہ رہے

تھے" ——— ربانی نے حیران ہو کر کہا۔
"نہیں — میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ جب مقصد اُسے اغوا کرنا ہے تو پھر میں سامنے کیوں آؤں ——— اس کے فلیٹ کی نگرانی کرو۔ کبھی نہ کبھی تو بہرحال وہ فلیٹ میں آئے گا ہی سہی" ——— سردار احمد جان نے کہا اور ربانی اور نکولائی نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"ٹھیک ہے باس! — آپ کیوں سامنے آتے ہیں — ایک آدمی کو اغوا ہی کرنا ہے — ہو جائے گا" ——— نکولائی نے کہا اور سردار احمد جان اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے جیسے اس نے اب صحیح لائن آف ایکشن تلاش کر لی ہو۔
"اب تم ربانی سے عمران اور اس کے فلیٹ کے بارے میں معلومات کر اور باقی تفصیلات بھی خود ہی طے کر لینا ——— مجھے بس اتنی اطلاع چاہیئے کہ عمران یہاں پہنچ گیا ہے اور اس کی نگرانی نہیں کی جا رہی"۔ سردار احمد جان نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا

ان۔ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو کرسی سے

ہوا — کیا کرسی میں کھٹمل ہیں جو تم بار بار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ؟ عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ وہ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔
آپ کے احترام میں اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے دے جواب دیا۔
تا یہی کام نہ شروع کر دوں کہ دروازے سے باہر گیا اور تم بیٹھ اندر آیا اٹھ کھڑے ہوتے — پھر باہر گیا تو تم پھر بیٹھ گئے مجھے دو چار سو دفعہ چکر تو ضرور لگانے پڑیں گے لیکن جوزف ہارے بھی دو چار سو ڈنڈ پورے ہو جائیں گے"۔ ——— عمران نے دیئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ ہی تھک جائیں گے دروازے سے آتے اور جاتے
نہیں تھکوں گا" ـــــ بلیک زیرو نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
دیا اور عمران مسکرا دیا۔
"نواب ارشد حسین کا کیا ہوا" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا
"وہ کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ہے ـــــ صرف رقم وصول کرنے وا
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ـــــ اوہ! آپ کے ہاتھ کیسے لگ گ
بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے تو سرے
کا علم نہ تھا۔ اُسے تو صرف اتنا معلوم تھا کہ ٹائیگر کی ٹرانسمیٹر پ
تھی اور اس نے عمران کو بتایا تھا کہ کسی بدمعاش روڈنی کے
عام نہیں ہے اور عمران زیرو میک اپ کر کے چلا گیا تھا۔ پھر ا
کال آئی کہ نواب ارشد حسین کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا د
اور عمران یہاں آتے ہی نواب ارشد حسین کے پاس چلا گیا تھا۔
"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ـــــ ایسے ایجنٹوں کی
اہمیت نہیں ہوتی ـــــ یہ سُپر پاورز عام کاموں کے لئے مقام
پالتی ہیں ـــــ انہیں بھاری رقوم دیتی ہیں۔ لیکن انہیں کوئی خ
نہیں ہوتیں۔ نواب ارشد حسین بھی ایسا ہی ایجنٹ ہے ـــ
روڈنی بھی اس کا آدمی تھا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہو
"تھا کا مطلب ہے وہ ختم ہو چکا ہے" ـــــ بلیک
چونک کر کہا۔
"میں نے ٹائیگر کو واچ ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دی تھیں

اس کے متعلق تفصیلات معلوم کر کے اس کا خاتمہ کر دے کیونکہ
ں نواب ارشد سے فوری ملنا چاہتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر
ب تک اپنا کام مکمل کر لیا ہوگا اس لئے میں نے "تھا" کا صیغہ
ل کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔
اب مجھے تفصیل تو بتائیں ـــــ آپ تو گئے تھے روڈنی کے پاس
میان میں یہ نواب ارشد حسین کیسے ٹپک پڑا" ـــــ ؟ بلیک زیرو
سکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اُسے ساری بات بتا دی۔
کیا مطلب! ـــــ وہ چیف انجنیئر دانش منزل کے سیوریج سسٹم کو
کر رہا تھا۔ مگر یہاں تو سرکاری سیوریج سسٹم موجود ہی نہیں ہے
پرائیویٹ ارینجمنٹ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔
اسی لئے تو پرائیویٹ ارینجمنٹ کیا گیا تھا کیونکہ کسی بھی عمارت میں داخلے
لئے سب سے آسان راستہ یہی سیوریج سسٹم ہی ہوتا ہے۔ بہرحال
ارشد حسین نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اُسے یہ کام چیف نے دیا تھا
س نے اسے روڈنی کے ذمہ لگا دیا ـــــ اور چیف کے بارے میں
صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ فون پر اُسے کام دیتا ہے اور کام ہو جانے
بعد اس کے اکاؤنٹ میں خود بخود بھاری رقم جمع ہو جاتی ہے ـــ اور
ے بارے میں اُسے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کے۔جی۔بی کا مقامی
ہے۔ اس سے زیادہ اُسے کچھ معلوم نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔
ہو سکتا ہے وہ چھپا رہا ہو" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
یہی بات سوچ کر میں نے اس کی روح سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش

کی کہ چلو رُوح تو جھوٹ نہ بولے گی لیکن رُوح صاحبہ جسم سے نکلتے
غائب ہوگئی اور مجھے بے نیل و مرام واپس آنا پڑا" ——— عمران
منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ تشدد کے دوران نواب
ہلاک ہو چکا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار کے۔ جی۔ بی ہمارے خلاف کام کر رہی
ہے" ——— بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— لگتا تو ایسا ہی ہے ——— بہرحال معلوم ہو جائے گا"
عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا
پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز
سنائی دی۔

"احسان علی خان بول رہا ہوں ——— اسسٹنٹ مینیجر افضل
بات کرائیں" ——— عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے اس بار
لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو ——— افضل راٹھور بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کے
حیرت تھی شاید وہ احسان علی خان کو نہ پہچانتا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ ——— ٹرانسمیٹر پر بات کرو" ——— عمران
لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے کال آگئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا

ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— راٹھور کالنگ پرنس۔ اوور" ——— افضل راٹھور
کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

"یس ——— پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو ——— کال کوئی سُن تو نہیں
رہا۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب! ——— میں نے پہلے ہی خیال رکھا ہے۔ اوور" ———
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کے۔ جی۔ بی کے مقامی چیف نے نواب ارشد خان کے ذمے ایک خصوصی
کام لگایا تھا جو اس نے ڈریگون سپیشل کلب کے ہوڈنی کے ذریعے مکمل کرانے
کی کوشش کی ——— نواب ارشد حسین صرف اتنا بتا سکا ہے کہ اُسے یہ
کام کے۔ جی۔ بی کے چیف نے دیا تھا ——— تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ
کام کے۔ جی۔ بی کے مقامی چیف کو کس پارٹی نے دیا تھا اور اس پارٹی کے
بارے میں اگر کوئی تفصیلات مل سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اوور" ———
عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کام کیا تھا۔ اوور" ——— ؟ دوسری طرف سے افضل راٹھور نے پوچھا۔

"ایک عمارت کے نیچے سرکاری سیوریج سسٹم کے نقشے کی تفصیلات
حاصل کرنی تھیں۔ اوور" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ——— میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں۔ اوور" ——— دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"پوری ہوشیاری سے کام کرنا ——— دوسری پارٹی سے متعلق جس قدر
بھی معلومات حاصل ہو سکیں اچھا ہے۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــ میں سمجھ گیا ــــ لیکن جواب کل ہی دے سکو
اوور" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"او۔کے ــ ٹرانسمیٹر پر ہی بات کرنا ــــ اوور اینڈ آل" ــ
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"یہ کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ہے" ــــ ؟ ٹرانسمیٹر آف ہوتے
بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"نہیں ــــ البتہ یہ ایک ایسے آدمی کو جانتا ہے جو کے۔جی۔بی
مقامی ہیڈ کوارٹر میں کسی اہم پوسٹ پر ہے اور ایک خاص قسم کی شـ
کا بے حد رسیا ہے ــــ اب یہ رات کو اس سے ملے گا اور اسے
شراب کافی مقدار میں پلائے گا اور پھر جب وہ آدمی نشے میں آ
تو پھر اس سے ساری باتیں معلوم کرے گا ــــ اس آدمی کو پتہ
چلے گا کہ وہ کیا بتا چکا ہے اور افضل راٹھور کو معاوضے میں
آف ڈھیپ سے بھاری رقم مل جائے گی" ــــ عمران نے مـ
ہوتے کہا۔
"اوہ ــ اگر ایسی بات ہے تو اس خاص آدمی کو ہمیں نظر میں
چاہیے تاکہ یہاں موجود کے۔جی۔بی کے ایجنٹوں کی سرگرمیاں ہما
میں رہیں" ــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔
"کیا ضرورت ہے خوامخواہ کی سر دردی کی ــــ یہ لوگ صـ
قسم کی معلومات حاصل کر کے اپنے ملکوں کو بھیجتے ہیں اور
ایسے ایجنٹ ہر ملک میں رکھتی ہیں" ــــ عمران نے کہا اور پھر کر
اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کہاں چل دیئے" ــــ ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
"میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں ــــ تم نواب ارشد حسین کی لاش برقی
بھٹی میں ڈال دینا" ــــ عمران نے جواب دیا۔
"لیکن آپ کے فلیٹ میں بھی تو ڈکٹافون موجود ہو سکتا ہے یا ہو سکتا
ہے کہ فلیٹ کی نگرانی بھی ہو رہی ہو" ــــ بلیک زیرو نے کہا کیونکہ جب
سے صفدر کے فلیٹ سے ڈکٹافون ملا تھا عمران فلیٹ پر واپس نہ گیا تھا۔
"اس لئے تو جا رہا ہوں کہ یہ بلی چوہے والا کھیل ختم تو ہو ــــ جو بھی
ہوگا کم از کم سامنے تو آ جائے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تو آپ ان لوگوں کو سامنے لے آنے کے لئے اپنے آپ کو چارے
کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں ــــ پھر میں ممبرز کی ڈیوٹی نہ لگا دوں
آپ کے فلیٹ کی نگرانی کے لئے" ــــ بلیک زیرو نے کرسی سے
اٹھتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو اور میں تو آرام سے فلیٹ میں پڑا سوتا رہوں
اور وہ بیچارے ساری رات نگرانی کرتے رہ جائیں ــــ اور اگر کچھ ہوگا
بھی تو تم فکر نہ کرو میں اکیلا ہی سنبھال لونگا" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے چہرے
پر موجود میک اپ صاف کر دے۔ گو فلیٹ پر جانے کی بات کرتے ہوئے
اس کے ذہن میں نگرانی والی بات نہ تھی لیکن بلیک زیرو کے بات
کرنے پر اس کے ذہن میں فوراً ہی یہ سکیم بن گئی کہ وہ خود کو سامنے لے
آئے تاکہ اگر واقعی کوئی تنظیم ان کے خلاف کام کر رہی ہو تو کم از کم اس
کا کلیو تو ملے گا ہی۔ چنانچہ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ میک اپ

صاف کر کے اپنی ہی کار میں فلیٹ پر جائے گا۔ اس کار میں جس کے
کے نیچے سے برآمد ہونے والے سپیشل انڈیکیٹر کے بعد اس نے اُ
استعمال نہ کیا تھا اور دانش منزل کے گیراج میں بند کر دیا تھا۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر اپنے فلیٹ
طرف بڑھنے لگی۔ عمران کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں وہ چیک
چاہتا تھا کہ کہیں دانش منزل کی نگرانی تو نہیں ہو رہی کیونکہ بہرحال
یہ بات تو سامنے آچکی تھی کہ دانش منزل کے خلاف کوئی پارٹی کام کر
ہے جس نے پہلے اندر چیکنگ مشین پہنچائی اور اب اس کے سیوریج
کو چیک کرا رہی تھی لیکن فلیٹ تک پہنچ جانے کے باوجود اسے کوئی مش
کار نظر نہ آئی۔ اس نے کار فلیٹ کے پیچھے بنے ہوئے گیراج میں بنا
اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازے کو تالا لگا ہوا
اس کا مطلب تھا کہ سلیمان کہیں گیا ہوا ہے۔ عمران نے مخصوص رخنے
سے چابی نکالی اور پھر تالا کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کو
سے کوئی غبارہ سا ٹکرایا۔ عمران کا ہاتھ تیزی سے ناک کی طرف بڑھ
تھا کہ یکلخت اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ
اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جیسے تاریکی آہستہ آہستہ چھٹن
اس طرح اس کے ذہن پر موجود تاریکی کی دبیز تہہ ہلکی پڑنے لگ گ
اور آہستہ آہستہ تاریکی کی جگہ روشنی نے لینی شروع کر دی اور اس
ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ چند لمحوں تک تو
ذہن خالی خالی سا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا گیا اور اس
ساتھ ہی اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے کمرے کے درمیان

ستون کے ساتھ بندھے ہوئے کھڑے دیکھا۔ اُسے لوہے کی زنجیر کے
ساتھ ستون سے جکڑا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی ستون کی عقبی
طرف کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈالی گئی تھی۔ اس کے جسم کے
گرد زنجیر اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ گردن کے نچلے حصے سے لے کر
...ں تک وہ اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ
دے سکتا تھا صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتی تھی۔ کمرے میں
کسی قسم کا کوئی سامان نہ تھا اور نہ ہی وہاں کوئی آدمی تھا اس کے سامنے
ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی
"چلو اب کسی مخالف کی شکل تو نظر آئے گی ——— خوامخواہ کا اسرار
پھیلا رکھا تھا انہوں نے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے سب سے پہلے اپنی انگلیوں کو حرکت دے کر
اپنی کلائیوں میں پڑی ہوئی کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع
کر دی۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی
کھل گئی۔ عمران نے ہتھکڑی نیچے نہ گرنے دی اور اُسے ایک ہاتھ سے
پکڑ لیا کیونکہ اگر ہتھکڑی نیچے گر جاتی تو پھر سامنے سے نہ سہی مگر سائیڈ سے
بہرحال نظر آجاتی۔ گو اس کی کلائیاں تو آزاد ہو چکی تھیں لیکن پورے بازو
زنجیر سے آزاد نہ ہو سکتے تھے کیونکہ بازوؤں کے گرد بھی زنجیریں موجود تھیں
اس نے اب منہ اونچا کر کے سر سے اوپر ستون کے ساتھ بندھی ہوئی زنجیر
کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا پھر اس نے نیچے اپنے قدموں میں پڑی ہوئی
زنجیر کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔
کیونکہ اب اسے زنجیر کے بندھے ہونے کا پورا سسٹم معلوم ہو گیا تھا اس

نے چیک کر لیا تھا کہ پہلے نیچے ستون کے گرد زنجیر لگا کر اُسے آپس
منسلک کر دیا گیا تھا اور یہ رابطہ یقیناً ایک کڑے کے ذریعے ہی ہو
اور پھر زنجیر کو اس کے جسم کے گرد لپیٹ کر اوپر لے جا کر ایک بار پھ
کے گرد لگا کر اس کے سرے پر موجود کڑے کو زنجیر کی کڑی میں
دیا گیا تھا اس طرح زنجیر بالکل ٹائٹ ہو گئی تھی اور اس کا بندھ
جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس
سسٹم میں سب سے کمزور پوائنٹ وہی کڑا ہوتا ہے جو زنجیر کی
میں ڈالا جاتا ہے اگر اس پر پورا دباؤ پڑ جائے تو وہ کھل بھی سکتا۔
چنانچہ اس نے اس پر دباؤ ڈالنے کا آغاز کر دیا۔ سب سے پہلے تو ا
نے اپنے جسم کو نیچے کی طرف سمیٹا۔ پہلے پہل تو وہ کامیاب نہ ہوا لی
بار بار اور مسلسل کوشش کرنے سے اس کے سر کے اوپر جا کر ستون
گرد گھومی ہوئی زنجیر تھوڑی سی نیچے کھسک آئی اور عمران سیدھا
زنجیر کے نیچے ہونے سے اس زنجیر کی سختی ختم ہو گئی اب وہ ڈھیلی
گئی تھی۔ عمران نے اب جسم کو آگے کی طرف زور ڈال کر دبانے
کوشش شروع کر دی۔ وہ مسلسل کوشش کرتا رہا۔ سانس روک کر
جسم کو سمیٹتا اور پھر یکلخت سانس چھوڑ کر جسم کو پوری قوت سے اچھا
آگے کی طرف دباؤ ڈالتا۔ اس کا جسم مسلسل زور لگانے سے پسینے
شرابور ہو گیا لیکن اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اب زنجیر خاصی ڈھیلی پڑ
تھی۔ دو چار بار مزید کوشش کرنے کے بعد جب اسے ہلکی سی کھٹ
کی آواز اپنے سر کے اوپر سنائی دی تو اس کے لبوں پر بے اختی
آسودہ سی مسکراہٹ تیر گئی کیونکہ وہ اس آواز کا مطلب اچھی ط

ا تھا اس کا مطلب تھا کہ اوپر موجود کنڈا دباؤ پڑنے کی وجہ سے
سے زیادہ کھل چکا ہے اور اب باقی کھل جانا کوئی مشکل کام نہ تھا
ایک زوردار جھٹکے کی ضرورت تھی اور اس کے بعد ساری زنجیر
ڈالی ہوئی نیچے فرش پر آ گرتی۔ زنجیر میں یہی خاصیت تھی جبکہ
کے بل اتنی آسانی سے نہ کھلتے تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ کر آخری جھٹکا
نے کا ارادہ کیا ہی تھا تاکہ زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو سکے کہ اچانک
ازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور عمران چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے
دوسرے لمحے اس نے کھلے دروازے سے تین آدمیوں کو اندر آتے
نے دیکھا۔ ایک آگے تھا جبکہ دو اس کے عقب میں تھے۔ ان تینوں
انداز جارحانہ تھا۔ گو وہ تینوں ہی مقامی تھے لیکن عمران دور سے ہی
پہان گیا تھا کہ ان تینوں کے چہروں پر میک اپ ہے۔ آگے والا خالی
تھا جب کہ عقب میں موجود دونوں آدمیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں
ای ہوئی تھیں۔
"تو یہ ہے علی عمران ـــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وہ مشہور زمانہ سیکرٹ
ایجنٹ ـــ جس کا نام پوری دنیا میں دہشت بنا ہوا ہے" ـــــ سب
سے آگے والے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو
دیکھ رہا تھا لیکن اس کی آواز سنتے ہی عمران کے ذہن میں ایک جھماکا سا
ہوا اور دوسرے لمحے وہ پہچان گیا کہ یہ بولنے والا سردار احمد جان ہے وہی
سردار احمد جان جو اپنے باپ کی بیماری کی کال ملنے پر اچانک آزاد علاقے
میں چلا گیا تھا اور جو عمران سے مدد حاصل کرنے آیا تھا۔ گو وہ اپنے طور
پر آواز بدل کر بات کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران جیسے شخص کے سامنے

اس کی ہر کوشش بے سود تھی۔

"یس باس! ۔۔۔ یہی علی عمران ہے" ۔۔۔ پیچھے آنے والوں
سے ایک نے کہا اور اس کے بولنے پر ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی رو
ہے۔ گو اس نے مقامی لہجے میں انگریزی بولنے کی کوشش کی تھی
وہ اپنا مصنوعی لہجہ پوری طرح نہ بدل سکا تھا۔

"کمال ہے ۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ پہاڑوں پر رہنے والوں
قوت حافظہ بے حد تیز ہوتی ہے ۔۔۔ لیکن تم تو اتنی جلدی سب
بھول گئے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ۔۔۔ سب سے
والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں آخر اس طرح اپنے آپ کو چھپانے کی کیا ضرورت تھی
احمد جان! ۔۔۔ تم ایک طاقتور اور باعزت قبیلے کے سربراہ ہو" ۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تو تم مجھے سردار احمد جان سمجھ رہے ہو" ۔۔۔
اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنے آپ کو نہیں سمجھتے تو ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے کیا
ہو سکتا ہے ۔۔۔ سردار سکندر جان کو حکومت پاکیشیا کی طرف سے
سردار نامزد کر دیا جائے گا۔ ورنہ اب تک تو حکومت یہی سوچ رہی تھی
فعال اور پاکیشیا نواز آدمی ہو۔ اس لئے سردار سکندر جان کی بجائے تمہیں
سردار نامزد کر دیا جائے ۔۔۔ لیکن بہرحال تمہاری مرضی" ۔۔۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے سردار بناتے ہو اور کیسے نہیں ۔۔۔ اس سے مجھے کوئی مطلب
اور نہ ہی میں سردار احمد جان ہوں اور نہ مجھے بننے کی ضرورت
سمجھے ۔۔۔ میں نے تمہیں اغوا کر کے یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ تم
یکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے
پوری تفصیلات بتا سکو ۔۔۔ بولو ۔۔۔ کیا تم ویسے ہی بتا دو گے یا
باقاعدہ تشدد کیا جائے" ۔۔۔ سامنے والے نے غراتے ہوئے لہجے
بات کرتے ہوئے کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب ۔۔۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ روسیاہی حکام اب اس قدر
پرواہ ہو چکے ہیں کہ انہوں نے تم جیسے احمق کو پاکیشیا بھجوا دیا ہے ۔۔۔
ارا کیا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تمہیں کسی
حلوائی کی دکان پر پڑا مل جائے گا ۔۔۔ تم جاؤ اور جا کر اپنے قبیلے کی
سرداری کرو" ۔۔۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی ڈھیٹ آدمی ہے ۔۔۔ جاؤ اور تیزاب والی پچکاری لے
آؤ ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنی دیر تک خاموش رہتا ہے" ۔۔۔
سامنے والے نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے دونوں ساتھیوں میں سے ایک
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے
باہر نکل گیا۔

"تیزاب کی پچکاری ۔۔۔ اوہ! ویری بیڈ ۔۔۔ میں سمجھا تھا کہ تم جسمانی
تشدد کرو گے" ۔۔۔ عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات
ابھر آئے اور اس کے ساتھ ہی سامنے والے کے فاتحانہ قہقہے سے کمرہ

گونج اٹھا۔

"ارے اس قدر بزدل ہو ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ یہ ضروری تو نہیں کہ میں پہلے ہی تمہاری آنکھوں پر پچکاری مارتا ۔۔۔ پہلے تمہارے کے دوسرے حصوں پر بھی ماری جا سکتی تھی" ۔۔۔ سامنے والے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے ۔۔۔ آنکھوں پر تیزاب کی پچکاری ۔۔۔ اوہ مائی عمران واقعی انتہائی حد تک خوفزدہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"تو پھر پچکاری آنے سے پہلے سب کچھ بتا دو ۔۔۔ میرا وعدہ ہے تمہاری جان بخشش دی جائے گی" ۔۔۔ سامنے والے نے اسی طرح انداز میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا سکتا ہوں لیکن میری بھی ایک شرط ہے ۔۔۔ تم اپنا تفصیلی تعارف کراؤ ۔۔۔ اور یہ بھی بتا دو کہ تم سیکرٹ سروس ممبران اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو" ۔۔۔ عم نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وعدہ کرتے ہو" ۔۔۔ سامنے والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں وعدہ" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو ۔۔۔ میرا تعلق ردسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی ایس۔ وی۔ سے جو کے۔ جی۔ بی کے چیف کے تحت ہی کام کرتی ہے ۔۔۔ میرا نا ایس۔ وی تھری ہے اور یہ میرے ساتھی بھی اسی ایجنسی سے متعلق ہیں ہماری ایجنسی کے ذمے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ سر کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا کام لگایا گیا ہے تاکہ ہم یہ معلومات حکام

سکیں" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری نے کہا۔

"تو سیاہی حکام ان معلومات کا اچار ڈالیں گے ۔۔۔ یا مربہ ۔۔۔؟" نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"صرف اتنا بتا دو ایس۔ وی تھری صاحب! ۔۔۔ کہ اصل سردار جان کہاں ہے ۔۔۔ اور تمہیں کیا ضرورت تھی پہلے سردار احمد جان بن پیشیا آنے کی اور سیکرٹ سروس کو آزاد علاقے میں لے جانے پر آمادہ کی ۔۔۔ بحیثیت ایس۔ وی ایجنٹ بھی تم یہاں کام کر سکتے تھے اب کر رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

وہ کے۔ جی۔ بی کی پلاننگ تھی اور یہ پلاننگ ایک آدمی ایم نے کی تھی پلاننگ کے تحت کام واقعی تیزی سے کامیابی کی طرف بڑھنے لگا۔ ے ایک ایجنٹ کیپٹن شکیل کو ٹریس کیا گیا ۔۔۔ دوسری طرف سردار جان کی طرف سے بھی ایک خصوصی خط تمہارے فلیٹ تک پہنچایا گیا۔ شکیل نے وہ کارڈ اپنے ساتھی صفدر کو دے دیا ۔۔۔ اس طرح صدر بھی سامنے آگیا اور پھر ایک ایک کر کے دوسرے ساتھی بھی سامنے ہ گئے ۔۔۔ ان سب کے فلیٹس میں خصوصی ڈکٹا فونز نصب کر یے گئے۔ تمہارے ذریعے ہیڈ کوارٹر بھی سامنے آگیا لیکن تمہاری باتوں یہ اندازہ ہو گیا کہ تم بحیثیت سیکرٹ سروس چیف ٹیم کو آزاد علاقے نہیں بھیجنا چاہتے ۔۔۔ چنانچہ میں نے چیف سے بات کی اور ایم ایس بلا لیا گیا ۔۔۔ مجھے آزاد کر دیا گیا ۔۔۔ میں چونکہ بحیثیت سردار احمد جان

تمہارے سامنے تھا اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے میری کوٹھی میں
ڈکٹا فون نصب کرانے کی ہدایات دی ہیں۔ اس لئے میں ایک فرض
اپنے نام کروا کر بظاہر واپس چلا گیا لیکن واپسی پر یہ حیرت انگیز ا
ہوا کہ سیکرٹ سروس اچانک اپنے فلیٹس سے غائب ہو چکی ہے
میں نے براہ راست ایکشن کی پلاننگ کی اور اس کے نتیجے میں تم
سامنے بے بس کھڑے ہو" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری نے تفصیل
ہوئے کہا اس نے تو یہ سب کچھ اس نظریے کے تحت بتا دیا تھا ک
جس انداز میں بے بس ہوا کھڑا ہے اس کی یہاں سے رہائی کا تص
نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب اسے یہ تو معلوم نہ تھا کہ عمران ان کی آ
پہلے ہی اپنا کام دکھا چکا تھا۔

"وہ اصل سردار احمد جان کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے ک

"وہ وہیں ہوگا اپنے گھر ۔۔۔ اپنے باپ کی تیمارداری کر رہا
ایس۔ وی تھری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا اسے ان سب باتوں کا علم نہیں ۔۔۔
کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے اس کی یہاں پاکیشیا والی کوٹھی استعمال کی
کے خاص آدمیوں نے یہاں تمہیں ڈیل کیا ۔۔۔ اسے کیسے علم نہیں
عمران نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ روسیاہ آتا جاتا رہتا ہے اور اتفاق سے میرا گہرا دوست
لیکن اسے میرے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ میں کیا ہوں ۔۔۔ باق
یہاں کوٹھی اور اس کے آدمیوں والی بات ۔۔۔ تو کیا تم ایس۔ و
اپنی طرح احمق سمجھتے ہو کہ وہ اس طرح پلاننگ کرے گی ۔۔۔ اس

یوں کی لاشیں تو کہیں گٹروں میں گل سڑ چکی ہوں گی۔ یہاں سب
ے اپنے آدمی ہیں ۔۔۔ بہرحال اب میں نے تمہاری شرط پوری
الی ہے اس لئے اب تم وعدہ کے مطابق مجھے تفصیلات بتاؤ۔ لیکن
بات سوچ لو کہ تم نے اگر جھوٹ بولا تو تمہارا حشر عبرتناک ہوگا"۔
۔ وی تھری نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل بتا دونگا ۔۔۔ تم فکر نہ کرو ۔۔۔ لیکن پہلے ایک سائیڈ مکمل
جائے ۔۔۔ تم نے بتایا نہیں کہ ان معلومات کا روسیاہ اچار ڈالے
یا مربہ ۔۔۔ آخر وہ ان معلومات کا کرے گا کیا" ۔۔۔ عمران
کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ کوئی نہ کوئی مقصد تو بہرحال ہوگا ہی" ۔۔۔
ایس۔ وی تھری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے بھی مجبور کر رہے ہو کہ میں بھی کچھ نہ
اؤں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مسٹر سیاف! ۔۔۔ تم ابھی ذہنی طور پر ایک معصوم بچے ہو۔ تمہیں
ابھی اپنی ماں کی گود میں بیٹھ کر ٹیاؤں ٹیاؤں کرنا چاہیئے ۔۔۔ تم
اس سیکرٹ ایجنٹی کے چکر میں آ پھنسے ہو ۔۔۔ تمہارا کیا خیال ہے
مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تم لوگ کیوں یہ ساری بھاگ دوڑ کر رہے ہو"۔
عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور ایس۔ وی تھری کی آنکھیں عمران
بات سن کر حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے پیچھے کھڑے
ے اس کے دونوں ساتھی بھی عمران کی بات پر بے حد حیران نظر آ رہے

تھے۔ دوسرا ساتھی تیزاب کی پچکاری لے کر نجانے کب واپس آ کر ا
تھری کے عقب میں کھڑا ہو چکا تھا۔

"اوہ — اوہ — تم — تم — تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہ
تم میرا اصل نام کیسے جانتے ہو" —— ایس۔ وی تھری کی حالت
دیکھنے والی تھی۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کے۔ جی۔ بی کے اس خصوصی شعبے جس کا کام
آران اور شوگران کے گرد موجود آزاد قبائلی علاقوں میں جاسوسی کر
کا کوڈ نام ایس۔ وی ہے —— اور جو سیکشن خاص طور پر پاکیش
ملحقہ آزاد علاقے کے لئے کام کرتا ہے وہ سیکشن تھری ہے اور سیک
کا انچارج مسٹر سیاف صاحب ہیں اور سیاف صاحب کے بارے میں
ہے کہ وہ نہ صرف قدوقامت اور چہرے مہرے سے آزاد قبائلی علا
سردار لگتے ہیں بلکہ وہ قبائلی لب و لہجہ بھی اسی طرح جانتے ہیں جیسے
ہی ہوں —— اور شاید یہی وجہ تھی کہ جب تم پہلے سردار احمد جان
آئے تو میں تمہیں پہچان نہ سکا۔ لیکن اب جبکہ تم نے اپنے آپ
ایس۔ وی تھری بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ سردار احمد جان کو اس
سیٹ اپ کا ہی علم نہیں ہے تو یہ بات بہرحال صاف ہو گئی کہ تم
ہو۔ اس لئے اس میں اتنا حیران ہونے والی کونسی بات ہے"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے اس طرح تفصیل بتا دی جیسے یہ کوئی عا
بات ہو۔

"اوہ! —— اوہ! تم تو واقعی انتہائی شاطر اور ہوشیار آدمی ہو ——
مجھے اس فائل کے مندرجات پر کچھ کچھ یقین آنے لگا ہے جس میں تم

درج تھے" —— ایس۔ وی تھری نے جیب سے ریوالور
دیتے کہا اور عمران اس کے اس انداز پر مسکرا دیا۔

ں تو صرف تیزاب کی پچکاری سے ڈرتا ہوں —— یہ ریوالور وغیرہ
واقعی بچوں کے کھلونے لگتے ہیں —— بہرحال تم نے بتایا
تم یہ معلومات کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو" —— عمران نے
تے ہوئے کہا۔

تم جیسے خطرناک آدمی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا —— اب تم جلدی سے
کچھ بتا دو —— سیکرٹ سروس کے ممبران کے نام اور ان کے موجودہ
—— اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود حفاظتی انتظامات
انتظامات —— ورنہ میں اب تمہارا کوئی لحاظ نہ کروں گا" —— سیاف
تیز لہجے میں کہا۔

واہ —— بہت خوب —— مجھے اغوا کرا کر زنجیروں سے جکڑ دیا ہے
پر استعمال کرنے کے لئے تیزاب سے بھری ہوئی پچکاری بھی منگوالی
جیب سے ریوالور بھی نکال لیا ہے اور تمہارے دوسرے ساتھی
اتھ میں مشین گن بھی موجود ہے —— اس کے باوجود بھی تم کہہ رہے
میں تمہارا کوئی لحاظ نہ کروں گا —— بہت خوب —— سنو سیاف!
لوبیا سیکرٹ سروس سے صرف اتنا ہی تعلق ہے کہ اس کا چیف
مشنز پر ہائر کر لیتا ہے —— یا پھر اس نے مجھے مستقل تنخواہ دینے
ے اپنا نمائندہ خصوصی بنایا ہوا ہے —— اس لئے جہاں تک
سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے اس کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے۔
عمارت میں تم نے مجھے جاتے ہوئے دیکھا اور جسے تم نے سیکرٹ سروس

کا ہیڈکوارٹر سمجھ لیا وہ عمارت میری ذاتی ملکیت ہے۔ اگر تم چا
تمہارے ساتھ چل کر اس عمارت کا ایک ایک چپہ تمہیں اور تمہا
ساتھیوں کو دکھا سکتا ہوں ——— وہاں میں نے اپنی ذاتی ر
خاصے سائنسی حفاظتی اقدامات تجربے کے طور پر کر رکھے ہیں
ہے کہ میری کار کے بمپر کے نیچے لگاتے ہوئے تمہارے سپیشل
کی کارکردگی اس عمارت میں داخل ہوتے ہی زیرو ہو گئی ———
حشر تمہاری اس چیکنگ مشین کا ہوا ——— جہاں تک سیکرٹ سرو
ممبران کا تعلق ہے میں انہیں جانتا ضرور ہوں اور ان کی رہائش
کو بھی جانتا ہوں لیکن سیکرٹ سروس کے چیف نے اچانک ان
میک اپ میں متبادل رہائش گاہوں پر بھجوا دیا ہے۔ اس لئے
ہیں اور کس میک اپ میں ہیں ——— یہ بات چیف ہی جانتا ہ
عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
" مطلب ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے ——— او۔کے ——— اچ
جاتا ہے " ——— سیاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیز
اپنے اس ساتھی کی طرف مڑا جس کے ہاتھ میں تیزاب سے بھری
تھی۔ ریوالور اس نے دوبارہ جیب میں ڈال لیا تھا۔
" یہ مجھے دو ——— میں دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں بتاتا " ———
نے اپنے ساتھی سے کہا اور اس کے ساتھی نے جلدی سے ہاتھ
ہوئی خصوصی انداز کی پچکاری سیاف کے ہاتھ میں پکڑا دی۔
" ہاں! ——— اب بولو ——— میں تمہیں صرف ایک منٹ دونگا
بعد تمہارا کیا حشر ہوگا یہ تم بہتر جانتے ہو " ——— سیاف نے

یں لے کر اس کا سرا عمران کی طرف کرتے ہوئے سخت لہجے میں
عمران کے چہرے پر ایک بار پھر خوف کے آثار ابھر آئے۔
" سنو سیاف! ——— مجھے قتل کر دینے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر
اثر نہیں پڑے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ تعاون
یں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا اور اس تعاون میں تمہیں ہی
ہوگا " ——— عمران نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
کیسا تعاون " ——— ؟ سیاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
م مجھے صرف اتنا بتا دو کہ روسیاہ کا اس سارے مشن میں اصل مقصد
ے ——— یہ بات میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ روسیاہ کو
معلومات چاہئیں تھیں اس لئے اس نے اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلایا
——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
اگر میں بتا دوں تو تم کیا تعاون کرو گے " ——— ؟ سیاف نے چند لمحے
رہنے کے بعد کہا۔
یں تمہارا وہ مشن مکمل کرا سکتا ہوں اگر اس کا تعلق دارالحکومت سے
——— عمران نے جواب دیا۔
کیا تم اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
نہیں ہو ——— اور سیکرٹ سروس کا چیف تمہاری بات بھی مانتا
——— ؟ سیاف نے ایک بار پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
یں اس کا نمائندہ خصوصی ضرور ہوں لیکن وہ انتہائی اصول پسند آدمی
اس لئے اگر کوئی اصولی بات ہوئی تو وہ ضرور مان لے گا ——— ورنہ
" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہارے حوالے کوئی ایسی فائل کر سکتا ہے جو ہیڈ کوارٹر
موجود ہو"۔۔۔ سیاف نے کہا۔
"فائل ۔ کیسی فائل ۔ کچھ اس کی تفصیل بتاؤ گے تو پتہ چلے"
عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔
"ٹرپل زیرو ۔ ٹرپل ون ریڈ فائل ۔ اس کا کوڈ نام ہے"۔۔۔
نے جواب دیا۔
"ٹرپل زیرو۔ ٹرپل ون ریڈ فائل ۔۔۔ تو تمہیں صرف یہ فائل
بس ۔۔۔ یا کچھ اور بھی چاہیئے تمہیں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے
"اگر یہ فائل مل جائے تو میں باقی مشن چھوڑ دونگا ۔۔۔ ورنہ
مشن میں پوری سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی
تھی"۔۔۔ سیاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اصل فائل چاہیئے یا اس کی کاپی"۔۔۔؟ عمران نے چند
خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"اصل فائل"۔۔۔ سیاف نے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے آزاد کر دو۔ فائل تمہیں مل جائے گی۔
میرا وعدہ رہا"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا
"نہیں ۔ فائل ملنے سے پہلے تم آزاد نہیں ہو سکتے"۔۔۔
نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
"او۔کے ۔۔۔ فون لے آؤ۔ میں ایک نمبر بتاتا ہوں۔ وہ ڈائل
میں بات کرتا ہوں سیکرٹ سروس کے چیف سے"۔۔۔ عمران
"نمبر بتانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ ہمیں معلوم ہے"۔۔۔

نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مڑ کر اس آدمی کو فون لانے کے
لئے کہا جو پچکاری لے آیا تھا اور وہ آدمی تیزی سے واپس مڑ کر کمرے
سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش کھڑا رہا تھا۔
چند لمحوں بعد وہ آدمی وائرلیس فون پیس لے آیا۔ سیاف نے اسے
اشارہ کرکے اس سے فون پیس لیا اور پھر اس کے مختلف نمبر پریس
کئے اس نے فون پیس بندھے ہوئے عمران کے چہرے کے قریب کر دیا۔
"ایکسٹو"۔۔۔ دو بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور
اٹھا لیا گیا تھا۔
"علی عمران بول رہا ہوں جناب! ۔۔۔ میری زندگی اس وقت شدید
خطرے میں ہے اور میں یقینی موت کے خطرے میں بے بسی سے پھنسا
ہوا ہوں ۔۔۔ کیا آپ ایک فائل دے کر میری زندگی بچا سکتے ہیں"۔
عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔
"کس فائل کی بات کر رہے ہو"۔۔۔؟ دوسری طرف سے سرد
لہجے میں پوچھا گیا۔
"ایک فائل ہے۔ ٹرپل زیرو۔ ٹرپل ون ریڈ فائل"۔۔۔ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کسے دینی ہے فائل"۔۔۔؟ اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔
"رو سیاہ والوں کو چاہیئے ۔۔۔ پلیز۔ آپ یہ فائل بھجوا دیں۔ میری
زندگی بچ جائے گی ۔۔۔ میرا وعدہ کہ میں رو سیاہ جا کر یہ فائل وہاں سے
حاصل کر کے آپ کو واپس کر دوں گا ۔۔۔ آخر میں نے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے لئے بے حد کام کیا ہے ۔۔۔ کیا آپ ایک فائل کے لئے

میری جان گنوا دیں گے" ـــــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا
"کہاں پہنچانی ہے فائل" ـــــــ دوسری طرف سے چند لمحے
خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔
"اسے کہو کہ روز گارڈن کے کیفے کے کاؤنٹر پر وہ فائل دے کر
فائل سردار صاحب کو پہنچا دی جائے ـــــ وہ مجھ تک پہنچ جائے
جیسے ہی فائل مجھ تک پہنچے گی۔ میں تمہیں رہا کر دوں گا" ـــــ سیاف
جلدی سے فون کے ماؤتھ پیس والے حصے پر ہاتھ رکھتے ہوئے عمران
کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے ہاتھ ہٹایا اور عمران
سیاف والی بات دوہرا دی۔
"ٹھیک ہے ـــ ایک گھنٹے بعد پہنچ جائے گی" ـــــ دوسری
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سیاف نے بھی ٹیلیفون
آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثر
نمایاں تھے جیسے اُسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ فائل واقعی اُسے
جائے گی۔
"کیا واقعی تمہارا چیف فائل دے دیگا ـــــ مجھے تو یقین نہیں آ رہا"
سیاف نے آخر کار یہ بات کہہ ہی ڈالی اور عمران مسکرا دیا۔
"چیف جانتا ہے کہ عمران کی زندگی فائل سے زیادہ کار آمد ہے ـ
فائل کا کیا ہے، تم زیادہ سے زیادہ اسے رُوسیاہ کے حکام تک پہنچا دو
وہاں سے دوبارہ بھی تو حاصل کی جا سکتی ہے ـــــ لیکن میری گئی
زندگی واپس نہیں آ سکتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
"اور اگر فائل ملنے کے بعد میں نے تمہیں رہا کرنے کی بجائے مار ڈالا

ـــــ" سیاف نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"پھر فائل پاکیشیا سے باہر نہ جا سکے گی ـــــ یہ بات طے سمجھو" ـــــ
نے بڑے حتمی لہجے میں جواب دیا تو سیاف بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ ـ ـ اوہ! ـــ اب میں سمجھ گیا کہ تمہارے چیف نے اتنی آسانی سے
دینے پر کیوں رضامندی ظاہر کر دی ہے تاکہ تمہاری رہائی کے بعد وہ
ن کر کے فائل کو پاکیشیا سے باہر نہ جانے دے گا۔ لیکن سنو عمران
ین فائل کے ساتھ پاکیشیا سے باہر جا چکا ہو گا ـــــ اگر فائل کو روکنے
ش کی گئی تو ہم تمہیں گولیوں سے اڑا دیں گے" ـــــ سیاف نے
یہ کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"ٹھیک ہے ـــ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ بس واپسی کا خرچہ دے
ـ میں کمزور آدمی ہوں۔ پیدل واپس نہ آ سکوں گا" ـــــ عمران
سکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــ اس فائل کو دیتے ہوئے یہ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش
یں" ـــ پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے جس کے ہاتھ میں مشین گن
ا پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔
"نہیں نکولائی! ـــ میں نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے ـــ آؤ
ے ساتھ ـــ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ـــــ اس عمران کو یہیں
ما رہنے دو" ـــــ سیاف نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔
کے دونوں ساتھیوں نے ایک نظر ان زنجیروں کی طرف دیکھا جن سے
ن بندھا ہوا کھڑا تھا اور پھر مطمئن انداز میں سیاف کے پیچھے چل پڑے
لموں بعد کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے بند ہو گیا اور عمران کے

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی ۔ وہ کچھ دیر تک تو اسی طرح بے حس
کھڑا رہا۔ تاکہ یہ اس کمرے سے دُور چلے جائیں اور پھر جب اسے یقین
کہ وہ دُور چلے گئے ہوں گے تو اس نے اپنے جسم کو پوری قوت سے
کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے ۔ مسلسل تین چار بار جھٹکے دیئے
ایک بار پھر کھٹاک کی آواز اس کے سر کے اوپر ستون سے بندھی ہو
سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تیز کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ زنجیرا
جسم کے گرد سے کھلتی ہوئی ڈھیر کی صورت میں نیچے اس کے قدموں
جا گری اور وہ آزاد ہو گیا۔ کلپ ہتھکڑی ابھی اس کے ہاتھ میں تھی او
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس نے
ہتھکڑی ہاتھوں میں ہی تھامے رکھی تھی ۔ ستون سے آگے بڑھنے
بعد اس نے ہتھکڑی نیچے زمین پر رکھی اور پھر اپنے لباس کی تلاش
شروع کر دی ۔ لیکن عام جیبوں سمیت خاص جیب بھی خالی تھی
سے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے
تو دروازہ کھل گیا ۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ باہر سے بند نہ تھا اور ظاہر
عمران تو ان کے نزدیک زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اس لئے دروازے کو
سے بند کئے جانے کی ضرورت نہ تھی ۔ دروازے سے باہر ایک راہدا
جو خالی پڑی ہوئی تھی ۔ عمران احتیاط سے باہر آ گیا ۔ راہداری ایک طرف
بند تھی جب کہ دوسری طرف سے اس کا اختتام ایک برآمدے میں
تھا ۔ اسی لمحے اسے گاڑیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی
دیوار کی سائیڈ پر چلتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچ گیا ۔ اس نے سر با
کر جھانکا تو اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ برآمدہ تو خالی تھا البتہ دیوڑ

یک آدمی پھاٹک بند کرنے میں مصروف تھا ۔ عمران تیزی سے برآمدے
در پھر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ستون کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا ۔
اس اسلحہ بھی نہ تھا اور اُسے ابھی یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اندر عمارت
وئی موجود ہے یا نہیں ۔ ادھر پھاٹک بند کرنے والا بھی اب مڑ
ے کی طرف ہی آ رہا تھا اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی
لئے عمران کو دونوں طرف سے بیک وقت محتاط ہونا پڑ رہا تھا ۔
ت کے اندر چھائی ہوئی خاموشی بتا رہی تھی کہ اس وقت عمارت
آدمی موجود نہیں ہے اس لئے عمران نے پھاٹک بند کر کے واپس
لے پر جھپٹنے کا فیصلہ کر لیا ۔ پھر جیسے ہی وہ آدمی ستون کی آڑ سے
اس راہداری کی طرف بڑھنے لگا جس میں وہ کمرہ تھا جہاں عمران کو
یا تھا ۔ عمران اچانک بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے
آدمی اس طرح پھڑپھڑاتا ہوا عمران کے سینے سے آ لگا جیسے عقاب
ناخنوں میں کوئی کبوتر پھڑپھڑاتا ہے ۔ عمران نے اس کی گردن کے
جود بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی
پھڑاتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کی گردن ایک سائیڈ پر ڈھلک
وہ عمران کے بازوؤں میں بیہوش ہو چکا تھا ۔

سر سلطان اپنے دفتر میں بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ
رکھے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور سر سلطان نے سامنے رکھی
سے سر اٹھائے بغیر ہی ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ___ سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"سر ___ پولیٹیکل ایجنٹ اجمل نعمان اور ان کے ساتھ سردار احمد خان
آ چکے ہیں" ___ دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز
"انہیں سپیشل روم میں بٹھاؤ اور مشروبات پیش کرو ___ میں
فارغ ہو کر ان سے ملتا ہوں" ___ سر سلطان نے اسی طرح سپاٹ
میں کہا اور رسیور رکھ کر دوبارہ فائل دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔
تین چار فائلیں کھلی ہوئی تھیں اور سر سلطان ان فائلوں کو دیکھ کر ایک
پر نوٹس لکھتے جا رہے تھے۔ پھر انہیں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی
نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے عمران داخل ہو رہا تھا۔

"مے آئی کم ان سر" ___ عمران نے دروازے میں رک کر اس
نے ہاتھ اٹھا کر پوچھا جیسے طالب علم کلاس میں داخل ہوتے وقت استاد سے
پوچھتے ہیں۔
"یس ___ کم ان" ___ سر سلطان نے بھی استاد جیسے رعب دار لہجے
میں کہا اور عمران سہمے ہوئے انداز میں آگے بڑھ آیا۔
"آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے سر ___ ویسے کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی سر
میرے والد صاحب قبلہ تو آپ سے بھی زیادہ سخت مزاج ہیں ___ میں وعدہ
کرتا ہوں سر کہ آئندہ کسی لڑکی کو چھیڑنے سے پہلے ادھر ادھر دیکھ لیا کروں گا"۔
عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"تو تم اب لڑکیوں کو چھیڑنے بھی لگ گئے ہو ___ اس کا مطلب
ہے کہ اب تمہارا بندوبست کرنا ہی پڑے گا" ___ سر سلطان نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"سر ___ استاد تو ہم جیسے طالب علموں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور آپ
تو پرنسپل ہیں ___ آپ تو سر اعلیٰ نمونہ ہوئے۔ اس لئے سر واقعی مجھ سے
غلطی ہو گئی ہے ___ مجھے بالکل اس طرح چھیڑنا چاہیے تھا جس طرح آپ
چھیڑتے تھے ___ اس بار معاف کر دیں۔ آئندہ بزرگانہ انداز میں چھیڑا کروں
گا" ___ عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے اور مؤدبانہ لہجے میں کہا اور
سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے ان
کے ذہن پر جو دباؤ سا تھا وہ عمران کی ان حرکتوں کی وجہ سے یکسر دور ہو گیا
تھا اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر فریش ہو گئے ہوں۔
"بیٹھو ___ میں آج ہی سر رحمان سے بات کرتا ہوں۔ پھر تمہیں چھیڑنے

کی ضرورت ہی نہ پڑے گی" ــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پپ ــ پپ ــ پلیز ــ ایسا نہ کریں ــ اماں بی جلالی
خاتون ہیں۔ ڈیڈی کو کچا چبا جائیں گی" ــــ عمران نے کرسی پر
ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب ــ میں سمجھا نہیں" ــــ سر سلطان نے حیران ہوا
انہیں عمران کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا تھا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں ــ جیسے ہی ڈیڈی نے کسی لڑکی کو چھیڑا ا
کو اطلاع مل جائے گی۔ ایسے معاملات میں اماں بی کی کوئی خاص خبر
کرتی ہے اور پھر ــــ" عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے
اور سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ وہ اب عمران کی
کا مطلب سمجھے تھے۔
"تم واقعی شیطان ہو ــ اپنے باپ کے متعلق بھی مذاق کرنے
نہیں ٹلتے" ــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میں مذاق کر رہا ہوں۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ آپ ڈیڈی سے
کرتے ہیں۔ پھر مجھے چھیڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی اور ظاہر ہے اب اتنا
تو مجھے بھی کرنا ہی پڑے گا کہ جب ڈیڈی خود ــــ" عمران ۔
وضاحت کرنے کے انداز میں کہا۔
"خوامخواہ کی فضول باتیں نہ کیا کرو ــ میرا مطلب تمہاری شادی
تھا۔ بہرحال پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان اور سردار احمد جان پہنچ چکے ہیں
سپیشل روم میں موجود ہیں۔ لیکن تم نے یہ تو نہیں بتایا کہ ان دونوں کو ا
طرح ایمرجنسی کال کئے جانے کی وجہ کیا ہے۔ میں اسی لئے وہاں نہیں

"میں نے بھی پہلا سوال یہی کرنا تھا" ــــ سر سلطان نے یکلخت
تے ہوئے کہا۔
"ارے اتنی جلدی پہنچ بھی گئے ہیں ــ میں تو آپ کو یہی بتانے
والا تھا کہ اگر وہ نہ آئیں تو آپ انہیں بلانے کی وجہ بتا دیں" ــــ عمران
بھرے لہجے میں کہا۔
"میں انہیں بلاؤں اور وہ نہ آئیں ــ یہ کیسے ممکن ہے" ــــ ؟
سلطان نے حیران ہو کر کہا۔
"ہی تو بغیر وجہ معلوم کئے نہیں آتا اس لئے ــــ" عمران نے
سر سلطان مسکرا دیئے۔
"تمہاری بات دوسری ہے عمران ــ تمہیں بلانے کے لئے تو مجھے
کرنا پڑتی ہیں لیکن ان کے لئے تو بس میرا نام ہی کافی ہے۔ بہرحال
کیا ہے ــ تم نے پہلے بھی اس پولیٹیکل ایجنٹ سے سردار احمد جان
بارے میں پوچھ گچھ کی تھی" ــــ سر سلطان نے کہا۔
"آزاد قبائلی علاقے میں رُوسیاہ کا ایک خطرناک ترین مشن سامنے آیا ہے
چاہتا ہوں کہ اس مشن پر کام کرنے سے پہلے پولیٹیکل ایجنٹ اور سردار
جان سے تفصیلی بات چیت ہو جائے" ــــ عمران نے سنجیدہ
کہا۔
"آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہ کا مشن ــ کیا کہہ رہے ہو" ــــ ؟
سلطان واقعی عمران کی بات سن کر بے حد حیران ہوتے تھے۔
"میں آپ کو مختصر طور پر بتاتا ہوں" ــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے
سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی کہ کس طرح وہ زنجیروں سے

آزاد ہوا اور پھر اس عمارت میں رہ جانے والے ایک آدمی کو بیہوش
اس نے قابو کیا۔ اس کے بعد اس پر تشدد کر کے اس نے اس سا
کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر سیکرٹ سروس حرکت
آگئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ سیاف کے اس ساتھی اور اس ربانی اور
گروپ کے بارہ آدمی بھی مارے گئے۔ ربانی کے ہیڈ کوارٹر پر بھی
گیا ——— سیاف کو زندہ پکڑ لیا گیا اور پھر دانش منزل کے خاص
میں اس سے پوری تفصیلات حاصل کر لی گئیں۔

"اوہ ——— اوہ، ویری بیڈ ——— یہ تو انتہائی خطرناک مشن ہے
یہ مکمل ہو گیا تو پاکیشیا کا دفاع اور سلامتی تو شدید خطرہ میں پڑ جا
لیکن اس فائل میں کیا ہے جس کے لئے یہ لوگ یہاں آئے" ———
سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ فائل آزاد علاقے سے ملحقہ پاکیشیائی پہاڑی علاقے میں
اس خصوصی خفیہ اڈے کی ہے جس میں موجود مشینری کے ذریعے
علاقے کی فضائی اور زمینی چیکنگ کی جاتی ہے" ——— عمران
دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو یہ بات ہے۔ اسی لئے وہ یہ فائل حاصل کرنا چاہ
تاکہ اس اڈے کو ختم کر کے اپنے مشن کو مکمل طور پر محفوظ کر لیں۔
کا تو مطلب ہے کہ ابھی یہ مشن صرف کاغذات پر ہی بنایا گیا ہو گا
اڈہ اس کے متعلق فوری رپورٹ دیتا" ——— سر سلطان نے کہا۔

"میں نے سیاف سے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں ——— اڈ
ہے اس میں انتہائی خطرناک مشینری بھی نصب کی جا چکی ہے لیکن

چالو نہیں کیا گیا ——— اس خفیہ اڈے میں جو چیکنگ مشینری ہے اس کی
ریز چونکہ فضا میں پھیل کر جاتی ہیں اس لئے وہ ریز کی خصوصیات سے
واقف تھے اور انہوں نے اسے بے اثر بھی کر لیا تھا کیونکہ روسیاہ بہرحال
سائنس میں ہم سے بے حد آگے ہے ——— وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتے
تھے کہ کہیں اس اڈے میں کوئی ایسی مشینری تو نہیں کہ جو ان کے اڈے میں
سے نکلنے والی خصوصی چیکنگ ریز کو چیک کر سکتی ہو ——— ان کے
ایجنٹوں نے یہ اڈہ تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اسے ٹریس
نہ کر سکے ——— انہیں صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس کی بنیادی فائل
جس کا کوڈ نمبر ٹرپل زیرو ٹرپل ون ریڈ ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ہیڈ کوارٹر میں ہے اور جہاں سے بغیر چیف کی اجازت کے وہ فائل باہر
نہیں جا سکتی ——— اور جب تک چیف کو پوری طرح مطمئن نہ کیا جائے
صدر مملکت بھی اس سے فائل حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ فائل حاصل کرنے
کے لئے ایک پلاننگ کی گئی۔ ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ سیکرٹ سروس
کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا تھا چنانچہ انہوں نے یہ پلاننگ کی کہ اپنے
شعبے کے انچارج سیاف کو جو قد و قامت، چال ڈھال اور خد و خال کے
اعتبار سے آزاد قبائلی ہی لگتا تھا ——— سردار احمد جان کے میک اپ میں
یہاں پہنچایا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہاڑی علاقے میں لے جایا جا سکے
جہاں روسیاہی ایجنٹ ان کے خاتمے کے لئے پہلے سے تیار ہوتے۔
اس کے ساتھ ہی ایک گروپ نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کرنے
کا بھی کام شروع کر دیا ——— کیپٹن شکیل کے متعلق انہیں معلوم
ہو گیا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں منتقل ہوا ہے۔ ظاہر ہے

انٹیلی جنس کے ریکارڈ سے انہوں نے کیپٹن شکیل کے کوائف حاصل کئے
براہ راست اس پر ہاتھ نہ ڈالنا چاہتے تھے تاکہ سیکرٹ سروس الرٹ نہ
جائے ـــــ انہوں نے ایک لمبا ڈرامہ کھیلا۔ کیپٹن شکیل کا فرضی بھتیجا
کیا گیا۔ وہ ایک قابل قبول کہانی کے ساتھ کیپٹن شکیل سے ملا۔ ان کا
تھا کہ کیپٹن شکیل جذباتی ہو کر اسے گلے لگا لے گا اور پھر وہ بھتیجہ کیپٹن شکیل
ساتھ رہ کر دوسرے ممبرز کو چیک کرے گا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے سرد مہری
لیکن وہ ایک خصوصی قسم کا کارڈ کیپٹن شکیل تک پہنچانے میں کامیاب
اور پھر اس کارڈ کی وجہ سے صفدر ان کے سامنے آیا اور پھر انہوں
اور بھی ممبرز کو ٹریس کر لیا اور ان ممبرز کے فلیٹس میں خفیہ ڈکٹا فو
نصب کر دیئے گئے" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے

"اوہ ـــ ویری بیڈ ـــ اس طرح تو پوری سیکرٹ سروس کو فنا
کر سکتے تھے" ـــــ سر سلطان جو حیرت سے یہ ساری کہانی سن رہ
تھے بے اختیار بول پڑے۔

"ہاں! ـــ اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ممبر کے فلیٹ
خفیہ طور پر ایسے آلات نصب کئے جائیں گے کہ جس سے ایسے ڈک
کی فوری اطلاع ہو جائے گی ـــــ بہرحال سیاف جب پاکیشیا
سروس کو آزاد علاقے میں نہ لے جا سکا تو وہ بظاہر واپس چلا گیا۔
صفدر کے فلیٹ میں مجھے اتفاق سے وہ ڈکٹا فون نظر آ گیا
سارے ممبرز کو فوری طور پر متبادل جگہوں پر شفٹ کرایا گیا۔ اس
سیاف دوسرے حلیئے میں واپس آیا۔ اس نے براہ راست ایکسٹو
ہونے مجھے گرفتار کیا اور اس کے بعد کے حالات میں آپ کو بت

ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہونہہ ـــ میں سمجھ گیا ـــ تو اب تم چاہتے ہو کہ اس روسیاہ کے اڈے
کا سراغ لگایا جائے ـــــ کیا سردار احمد جان کو اس کا علم ہو گا" ـــــ ؟
سلطان نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ـــ ویسے جس طرح اس سیاف نے سردار
جان کا روپ دھارا ہے اور جس طرح یہاں آکر اس نے کام کیا ہے اس
سے تو یہی شک پڑتا ہے کہ سردار صاحب درپردہ روسیاہ سے ملے ہوئے ہیں
بہرحال جو بات بھی ہے سامنے آ ہی جائے گی" ـــــ عمران نے کہا تو
سلطان اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ٹھیک ہے آؤ ـــ میں تمہارا تعارف چیف کے نمائندہ خصوصی کے
...نا سے کرا دوں گا ـــــ میں نے بے حد ضروری کام کرنا ہے اس لئے
واپس آ جاؤں گا۔ تم ان سے باتیں کرتے رہنا" ـــــ سر سلطان نے
دائیں طرف موجود دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو سپیشل روم
تھا اور عمران سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے چل پڑا۔

میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی مترنم گھنٹی بجی تو میز کے پیچھے
پر بیٹھے ہوئے ایک بھاری جبڑوں اور گنجے سر والے لحیم شحیم آدمی نے ہاتھ
کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ روسیاہ کی معروف ایجنسی کے۔ جی۔ بی کا نیا چیف ما
گازیلا تھا کے۔ جی۔ بی کے چیف کا سرکاری لقب مارشل تھا اور اس لفظ
مطلب یہی ہوتا تھا کہ کے۔ جی۔ بی کا چیف مکمل اختیارات کا مالک۔
مارشل گازیلا تھوڑا عرصہ پہلے ہی کے۔ جی۔ بی کا چیف بنا تھا کیونکہ سابقہ
ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔

"یس" ——— مارشل گازیلا نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ایس۔ وی۔ ون سبارک بول رہا ہوں سر" ——— دوسری طر
ایس۔ وی کے چیف کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس ——— کیا بات ہے" ——— مارشل گازیلا کے لہجے میں
"کچھ اہم باتیں کرنی ہیں اس لئے آپ اگر بالمشافہ ملاقات کا مو

مہربانی ہو گی" ——— سبارک نے کہا۔

"اوہ اچھا ——— آجاؤ" ——— مارشل گازیلا نے چونک کر کہا اور پھر رسیور
وہ کرسی سے اٹھا اور اس خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اہم
یں کیا کرتا تھا۔ اس کے وہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ
ایک بھاری جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ایس۔ وی کا چیف
تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"بیٹھو سبارک ——— کیا بات ہے۔ تم پریشان لگ رہے ہو۔۔؟"
گازیلا نے نرم لہجے میں کہا کیونکہ سبارک بہرحال ایک اہم ایجنسی کا چیف
یہ ایجنسی رسمی طور پر کے۔ جی۔ بی کے تحت تھی لیکن مارشل گازیلا جانتا
لیا صرف رسمی طور پر ہے ورنہ ایس۔ وی اپنے کام میں مکمل طور پر
رہتے۔

"ت ہی ایسی ہے سر ——— آپ کو تو معلوم ہے کہ ایس وی نے پاکیشیا
سیاہ کے درمیان آزاد قبائلی علاقے میں ایک خفیہ اڈہ بنایا ہے تاکہ وہاں
گران کو مسلسل چیک کیا جا سکے کیونکہ شوگران کی سرحد بھی قریب ہے
ی تو ہمیں اتنی زیادہ فکر نہیں ہے کیونکہ وہ سائنس میں اس قدر
یں ہے کہ ہمارے لئے کوئی بڑا خطرہ بن سکے ——— لیکن شوگران
سائنس میں آگے بڑھتا جا رہا ہے اور جو رپورٹیں اس کی ترقی کے
یں حکومت کو مل رہی ہیں اس سے حکومت کو پریشانی لاحق ہو گئی
——— یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ شوگران کی اہم دفاعی ریسرچ لیبارٹریاں
تہ میں ہیں جو پاکیشیا کی سرحد کی طرف ہے تاکہ پاکیشیا کی موجودگی کی
وہاں آسانی سے حملہ نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ ان لیبارٹریوں میں ہونے

والے کام کی چیکنگ کے لئے یہ خفیہ اڈہ بنائے جانے کی منصوبہ بنا
چونکہ یہ علاقے ایس۔ ڈی کی تحویل میں ہیں اس لئے یہ سارا مشن
نے مکمل کرنا تھا" ـــــ سبارک نے کہا۔
"مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری ایجنسی نے انتہائی
سے وہ اڈہ بنا بھی لیا ہے اور شوگران کو اس کا علم بھی نہیں ہو سکا
کیا پریشانی ہے" ـــــ مارشل گازیلا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس اڈے کی تعمیر سے قبل ہی ہمیں یہ معلوم تھا کہ پاکیشیا نے ا
علاقے میں ایک خفیہ اڈا بنایا ہوا ہے جس میں موجود مشینری کے
وہ آزاد علاقے کی فضائی اور زمینی چیکنگ کرتا ہے لیکن یہ عام ک
تھی اس سے ہمیں کوئی خطرہ نہ تھا۔ ہم آسانی سے اسے کور کر سکتے
چنانچہ ہم نے اڈہ تعمیر کر لیا اور مشینری وہاں پہنچ گئی۔ لیکن اس سے
ہمارا اڈہ کام شروع کرتا۔ ایک اہم ترین رپورٹ نے ہمارا کام روک
وہ رپورٹ یہ تھی کہ حکومت شوگران نے اس اڈے میں کوئی ایسی
بھی نصب کی ہوئی ہے جس کی مدد سے وہ ہماری طرف آزاد
علاقے کی بجائے اپنی طرف والے علاقے کی چیکنگ کرتی رہتی
کا مطلب یہ ہوا کہ جیسے ہی ہمارے اڈے سے نکلنے والی چیکنگ
شوگران کے علاقے پر پہنچیں گی ہمارا اڈہ چیک کر لیا جائے گا"
سبارک نے کہا۔
"اوہ ـــ اوہ ـــ یہ تو انتہائی خطرناک رپورٹ ہے ـــ پھر"
نے وہ اڈہ تلاش کر کے اسے ختم کر دیا تھا تاکہ یہ مسئلہ بھی ختم ہو جا
تک نیا اڈہ بنایا جاتا، ہماری مشینری کام شروع کر دیتی۔ پھر اس کی

نہ بن سکتا تھا" ـــــ مارشل گازیلا نے کہا۔
پ کی بات درست ہے ـــــ ہم نے بےحد کوششیں کیں لیکن
اڈے کو ٹریس نہ کر سکے۔ البتہ ہمیں یہ اطلاع مل گئی کہ اس اڈے
یل فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ اگر وہ
یں مل جائے تو ہم آسانی سے اس اڈے کو ٹریس کر کے اسے ختم
ہیں ـــ اب آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ر سے فائل کا حصول عام حالات میں تو ناممکن ہے" ـــــ سبارک

"میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ پھر ـــــ" مارشل گازیلا نے
ں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
یم کو تو جانتے ہی ہیں۔ وہ روسیاہ کا بہترین پلانر ہے چنانچہ میں نے
بات حاصل کیں اور اس نے ایک بہترین پلاننگ کی جس سے پاکیشیا
سروس کے ارکان اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے ان ارکان کا
اس ہیڈ کوارٹر سے مطلوبہ فائل حاصل کر کے اس ہیڈ کوارٹر کو بھی
سکتا تھا اس طرح روسیاہ کے دو اہم مسئلے حل ہو جاتے۔ ایک تو
سیکرٹ سروس ختم ہو جاتی۔ دوسرا فائل بھی مل جاتی ـــ چنانچہ
کے تحت میں نے ایس۔ وی تھری سیاف کو انچارج مقرر کیا"
نے کہا۔
ہ پلاننگ کیا تھی" ـــــ؟ مارشل گازیلا نے چونک کر پوچھا اور جواب
بارک نے پوری تفصیل سے پلاننگ بتا دی۔
اہ ویری گڈ ـــ بہت اچھی پلاننگ ہے ـــ پھر کیا ہوا" ـــــ؟

مارشل گازیلا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"پہلے پہل تو پلاننگ کامیاب رہی لیکن پھر ایس۔ وی تھری
مجھے بتایا کہ سیکرٹ سروس کی ٹیم پلاننگ کے مطابق پہاڑی علاقے
جا رہی چنانچہ اس نے اپنے طور پر نمبر ٹو پلاننگ پر کام کرنے کی
مانگی۔ میں نے اسے اجازت دے دی اور ایم کو واپس بلا لیا۔
سیاف کے ساتھ شروع سے ہی ایس۔ وی ایکشن گروپ کام کر رہا
کا انچارج ربانی ہے لیکن سیاف نے ایس۔ وی تھری سے بھی
منگوا لئے ——— ایس۔ وی تھری بے حد ذہین اور فعال آدمی
آزاد علاقے میں اس نے بے شمار کارنامے سرانجام دیئے ہوئے
لئے میرا خیال تھا کہ وہ کامیاب رہے گا لیکن تھوڑی دیر پہلے ایک
مجھے ایسی ملی ہے جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ
کے ہاتھوں سیاف، اس کے دس ساتھی، ربانی اور اس کا سارا
ہلاک ہو چکا ہے ——— ربانی گروپ کا صرف ایک آدمی زندہ
ہے اور اس نے آزاد علاقے میں پہنچ کر مجھے یہ اطلاع دی۔"
مبارک نے کہا اور مارشل گازیلا کے ہونٹ سختی سے بھینچ گئے

"اس کا مطلب ہے کہ صرف ناکامی نہیں بلکہ مکمل ناکامی۔
وی تھری سیکشن بھی ختم اور ایس۔ وی کا ایکشن گروپ بھی ختم
تمہیں چاہئے تھا مبارک ——— کہ تم مجھ سے ڈسکس کرتے ——
کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں کے ذریعے یہ مشن مکمل کراتا" ——— مارشل
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹ وہاں حرکت میں آ جاتے تو لازماً

شاید حرکت میں آتے۔ اس طرح لامحالہ شوگران کو بھی اس کا علم ہو
اس کے بعد ظاہر ہے مشن کامیاب بھی ہو جاتا، تب بھی ہمارا اڈہ
جاتا اور لامحالہ شوگران ہوشیار ہو جاتا۔ اسی لئے تو میں نے ایس۔
استعمال کیا ہے" ——— مبارک نے جواب دیا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو" ——
مارشل گازیلا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ اطلاع ملنے پر میں نے مزید انکوائری کرائی ہے تو اس سے
اور بات سامنے آئی ہے کہ آزاد علاقے میں پاکیشیا کے پولیٹیکل
ایجنٹ اجمل خان اور بڑے قبیلے کے سردار کا بیٹا سردار احمد جان کو
حکومت پاکیشیا نے فوری طور پر طلب کیا اور وہ دونوں ایک خصوصی ہیلی کاپٹر
پاکیشیا کے دارالحکومت گئے ——— وہاں ان کی ملاقات وزارت خارجہ
سیکرٹری سر سلطان سے ہوئی اور وہ وہاں چار پانچ گھنٹے رہے اور
واپس آ گئے ——— سردار احمد جان کو تو ظاہر ہے ہم کچھ نہیں کہہ
سکتے کیونکہ وہ بڑے قبیلے کا سردار ہے اس کو چھیڑنے سے تو پورا
علاقہ سیاہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا لیکن پولیٹیکل ایجنٹ سرکاری آدمی
ہے چنانچہ میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ اس پولیٹیکل ایجنٹ
کو اغوا کر کے اس سے مکمل معلومات حاصل کی جائیں کہ وہ پاکیشیا کیوں
گیا اور وہاں کیا بات چیت ہوتی رہی۔ اس کے بعد اس کی موت
کو حادثاتی رنگ دے دیا جائے" ——— مبارک نے کہا۔

"تمہارا شک اس لئے تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وزارت خارجہ
کے تحت ہی کام کرتی ہے" ——— مارشل گازیلا نے کہا۔

"یس سر — بہرحال شک درست نکلا۔ پولیٹیکل ایجنٹ ا
سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سر
خطرناک ایجنٹ علی عمران نے وزارت خارجہ کے دفتر میں ان
سے ملاقات کی اور ان سے ہمارے ہی اڈے کے متعلق پوچھ
رہا — ان دونوں کو بہرحال اڈے کے بارے میں تو کچھ معلو
تھا لیکن اس علی عمران نے پورے علاقے کے بارے میں نہ صر
تفصیلات معلوم کیں بلکہ سردار احمد جان سے اس نے کہا کہ وہ
ٹیم لے کر وہاں آ رہا ہے۔ سردار اس کی مدد کرے تاکہ روسیاہوا
یہ اڈہ ختم کیا جا سکے اور سردار احمد جان نے حامی بھر لی ہے" —
سبارک نے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ اب ہمارا اپنا اڈہ شدید خطرے کی زد
ویری بیڈ — یہ تو الٹی آنتیں گلے میں پڑ گئیں" —
نے کہا۔

"یس سر — چنانچہ میں آپ کے پاس اسی لئے آیا ہوں کہ اس
کی حفاظت کے لئے آپ اپنی خصوصی ایجنسی زارک کو تعینات کریں
میری ایجنسی کا ایکشن گروپ ختم ہو چکا ہے اور باقی ایجنسی کے اف
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ بہرحال نہیں کر سکتے — زارک
پہاڑی علاقوں کا وسیع تجربہ بھی ہے اور وہ لوگ اس قدر تربیت
بھی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے مقابلہ بھی کر سکتے
میری ایجنسی ان کی ماتحتی میں کام کرے گی اور پورا پورا تعاون کرے
اس طرح ہمارا یہ مشن بھی مکمل ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

ہم کر سکیں گے" — سبارک نے کہا۔
"ٹھیک ہے — تمہاری تجویز واقعی اچھی ہے۔ زارک ایجنسی ان سے
ہانٹ لے گی — وہ فائل کے حصول والا مسئلہ تو ویسے ہی
یا۔ اس کا کیا ہو گا" — ؟ مارشل نے کہا۔
"میں نے اس بارے میں بھی غور کیا ہے سر — پاکیشیا سیکرٹ
ان کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہمیں ہو چکا ہے۔ لیکن اس ہیڈ کوارٹر کے
سائنسی حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں — چیکنگ مشین وہاں
ہو چکی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر حکومت سے درخواست کی جائے
ہمیں سپر آف مشین دے دے تو اس ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود تمام
حفاظتی آلات کو آسانی سے آف کر کے وہاں سے وہ فائل بھی
حاصل کی جا سکتی ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن
جانتے ہیں کہ سپر آف مشین کس قدر خفیہ اور اہم مشین ہے۔ اس
استعمال کی اجازت تو ایک طرف، حکومت اس کا نام لینا بھی جرم قرار
دے چکی ہے تاکہ ایکریمیا تک اس کی بھنک بھی نہ پہنچ سکے — لیکن
اگر آپ چاہیں تو یہ مشین مل بھی سکتی ہے اور اسے پاکیشیا میں استعمال
بھی کیا جا سکتا ہے چاہے اس کے لئے آپ اپنے خاص ایجنٹ استعمال
کریں یا جیسے حکومت مناسب سمجھے — بہرحال اس کے بغیر بات نہیں
بن سکے گی اور جب تک وہ فائل نہ ملے گی، ہمارا مشن مکمل نہ ہو سکے گا"۔
سبارک نے کہا۔

"ہونہہ — اب میں تمہارے آنے کا مقصد سمجھ گیا ہوں — زارک
ایجنسی والی بات تو تم مجھ سے فون پر بھی کر سکتے تھے۔ اصل مقصد سپر آف مشین

کا ہے اور واقعی اہم ترین مسئلہ ہے ——— بہرحال ٹھیک۔
تمہارے سامنے ہی اس بارے میں بات کرتا ہوں" ———
نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سبارک مسکرا دیا۔
مارشل گازیلا نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا ریسیور اٹھایا
"یس سر" ——— دوسری طرف سے ان کے پی اے کی انتہائی
آواز سنائی دی۔
"ڈیفنس سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر آنوف سے بات کراؤ"
مارشل گازیلا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر ا
کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی اور مارشل گازیلا نے ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا
"یس" ——— مارشل گازیلا نے سخت لہجے میں کہا۔
"ڈاکٹر آنوف صاحب لائن پر ہیں" ——— پی۔ اے کی مودبانہ
سنائی دی۔
"یس ۔ بات کراؤ" ——— مارشل گازیلا نے کہا اور اس کے ساتھ
ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو ——— ڈاکٹر آنوف سپیکنگ" ——— ایک منحنی سی آواز سنائی
آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والا خاصا کمزور جسم رکھنے والا کا
آدمی ہے۔ یہ ڈاکٹر آنوف تھا جو روسیاہ کی تمام دفاعی لیبارٹریوں کا
تھا اور روسیاہ میں اسے فادر آف روسیاہ کہا جاتا تھا۔ پورے ملک
ان کی بے پناہ عزت کی جاتی تھی کہ روسیاہ کو سپر پاور بنانے میں سب
زیادہ ہاتھ ڈاکٹر آنوف کا ہی ہے۔
"چیف آف کے۔ جی۔ بی مارشل گازیلا بول رہا ہوں ——— ہمیں

ملا، ہمیں سپر آف مشین چاہیئے ——— کیا آپ اس کی اجازت دیں گے"۔
ل گازیلا نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔
"کہاں استعمال کرنی ہے اور کس مقصد کے لئے ——— ؟" ڈاکٹر آنوف
ک کر پوچھا۔ جواب میں مارشل گازیلا نے اسے مختصر طور پر ساری
بتا دی۔
"تمہارا کیا خیال ہے کہ سپر آف مشین اسی لئے بنائی گئی ہے کہ اسے
یا جیسے غیر اہم ملک کی ایک عمارت میں استعمال کیا جائے ——— ؟
شین کو بنانے میں چار سو سائنسدانوں نے اپنے بیس سال صرف
ہیں اور جس قدر رقم خرچ ہوئی ہے اس سے شاید پوری دنیا کو
سال تک کھانا کھلایا جا سکتا ہو ——— یہ مشین اس لئے بنائی گئی
ا تم اسے ایک فائل کے حصول کے لئے استعمال کرو۔ یہ مشین تو
یا کے دفاعی بین الاقوامی نیٹ ورک کو مکمل طور پر جام کرنے کے
بنائی گئی ہے ——— اور سنو! ——— آئندہ اس کا نام بھی تمہاری زبان
آنا چاہیئے" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر آنوف نے انتہائی
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
"اس بڈھے کا دماغ خراب ہو گیا ہے ——— ہم اس کی عزت کرتے
اور یہ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ گیا ہے" ——— مارشل گازیلا
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"آپ غصہ نہ کریں سر ——— ہم کوئی اور تجویز سوچ لیتے ہیں۔ بہرحال
ڈاکٹر صاحب کو مجبور بھی تو نہیں کیا جا سکتا" ——— سبارک نے مارشل گازیلا
غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا۔

"کیوں نہیں کیا جا سکتا" ـــــ اس نے مارشل گازیلا کو انکا
اب یہ مشین ہر صورت میں استعمال ہو گی" ـــــ مارشل گازیلا
ٹھنڈا پڑنے کی بجائے اور زیادہ بڑھ گیا۔ اس نے زور سے کر
بار بار دبانا شروع کر دیا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آ
سنائی دی۔

"صدر صاحب سے بات کراؤ ـــ اِٹ از ایمرجنسی" ـــــ
گازیلا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ریسیور کریڈل
دیا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح تپ رہا تھا۔ سبارک خاموش بیٹھا
اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مارشل گا
جھپٹ کر ریسیور اٹھا لیا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے" ـــــ پرسنل سیکرٹری کی آ
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی

"مارشل گازیلا بول رہا ہوں" ـــــ مارشل گازیلا نے نرم لہجے

"ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے صدر مملکت کے
سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز

"یس مارشل ـــ کیا پرابلم ہے" ـــــ صدر کے لہجے میں
ناخوشگواری کا عنصر موجود تھا۔

"جناب ـــ ایک انتہائی اہم مشن کے لئے ہمیں سپر آف مش
ضرورت ہے مگر ڈاکٹر آنوف نے صاف جواب دے دیا ہے حالانکہ
انتہائی اہم ہے اور ہم اس مشین کی حفاظت اور سیکریسی کی گارنٹی

تیار ہیں" ـــــ مارشل گازیلا نے کہا۔

"سپر آف مشین ـــ کس مشن کے لئے چاہیئے ـــ کیا ایکریمیا
کا مسئلہ ہے" ـــــ صدر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر ـــ پاکیشیا میں استعمال کرنی ہے" ـــــ مارشل گازیلا
نے جواب دیا۔

"اوہ ـــ اس چھوٹے سے ملک میں ـــ کیوں" ـــــ صدر اور
زیادہ چونک کر بولے اور مارشل گازیلا نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ نہیں مارشل ـــ واقعی ڈاکٹر آنوف درست کہہ رہے ہیں۔
اس چھوٹے سے کام کے لئے اس قدر اہم ترین مشین استعمال نہیں کی
جا سکتی ـــ آپ کا مقصد تو صرف اس عمارت کو آف کرنا ہے اس
لئے آپ ڈاکٹر آنوف سے مشورہ کر لیں۔ وہ یقیناً کوئی اور اہم مشین تجویز
کر دیں گے" ـــــ دوسری طرف سے صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔ مارشل گازیلا کا چہرہ اب واقعی بے بسی کی تصویر نظر
آنے لگ گیا۔

"رہنے دیں مارشل ـــ کوئی اور تجویز سوچ لیتے ہیں" ـــــ
سبارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں زارک کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ تم
اس سے خود ہی تفصیلات طے کر لو" ـــــ مارشل گازیلا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اور سبارک اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے سر ـــ میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے" ـــــ سبارک نے
کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مارشل گازیلا خاموش

بیٹھا اُسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ
بند ہو گیا تو اس نے ایک بار پھر ریسیور اٹھا لیا۔
"یس سر" ــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"زاراک کو میرے پاس بھیجو ــــ ابھی اور اسی وقت" ــــ
گازیلا نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔
"میں اس بڈھے ڈاکٹر سے نمٹ لونگا ــــ میں اسے بتاؤں گا کہ
مارشل گازیلا کیا حیثیت رکھتا ہے" ــــ مارشل گازیلا نے کہا اور کرسی سے
اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔
تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک طویل قامت اور دیوہیکل
جسم رکھنے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔
جسمانی لحاظ سے یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم میں گوشت کی بجائے خالص
فولاد بھر دیا گیا ہو۔ اس کی پیشانی فراخ اور آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی۔
فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دیو جیسا جسم
رکھنے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین آدمی بھی ہے اور یہ واقعی دو متضاد
چیزیں تھیں جو اس آدمی میں قدرت نے اکٹھی کر دی تھیں۔ یہ زاراک
تھا۔ زاراک ایجنسی کا سربراہ۔ اسے ردسیاہ کی دہشت کہا جاتا تھا۔
"یس باس" ــــ زاراک نے اندر داخل ہوتے ہی مودبانہ انداز میں
سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔
"بیٹھو زاراک" ــــ مارشل گازیلا نے اس کے سلام کا جواب دیتے
ہوئے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور زاراک کرسی پر بیٹھ گیا لیکن
اس کے بے پناہ وزن کی وجہ سے وہ مضبوط کرسی بھی قدرے چرچرا اٹھی۔

مارشل گازیلا دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ چند لمحے غور سے زاراک کو
دیکھتا رہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔
"کیا بات ہے باس ــــ آپ کچھ اُلجھے ہوئے لگ رہے ہیں" ؟
زاراک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں ــــ ایک ایسی الجھن ہے۔ سوچ رہا ہوں کہ اس کا ذکر تم
سے کروں یا نہ کروں" ــــ مارشل گازیلا نے اسی طرح الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔
"زاراک کو آپ جانتے تو ہیں باس ــــ آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں
آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاؤں گا" ــــ زاراک نے کہا۔
"کیا تم میرے نام پر ڈاکٹر آنوف کی بوڑھی گردن توڑ سکتے ہو" ــــ ؟
مارشل گازیلا نے کہا تو زاراک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے
پر بے پناہ حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔
"ڈاکٹر آنوف نادر آف ردسیاہ ــــ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس" ــــ
زاراک کے لہجے میں ابھی بے پناہ حیرت تھی۔
"میں مذاق نہیں کر رہا ــــ اس نے میری توہین کی ہے اور جو شخص
میری توہین کرے میں اُسے کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتا" ــــ
مارشل گازیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"آخر ہوا کیا ہے باس ــــ آپ مجھے تفصیل بتائیں۔ ہو سکتا ہے میں
اس کا کوئی ایسا حل نکال لوں جس سے آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور نادر
آف ردسیاہ کی زندگی بھی بچ جائے" ــــ زاراک نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا
رہا تھا کہ اسے ڈاکٹر آنوف کے قتل کی بات سن کر شدید ذہنی دھچکا لگا ہے

اور مارشل گازیلا نے اُسے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔
"باس! ——— آپ کا مقصد اگر بغیر سپر آف مشین کے حل ہو جائے تو
زاراک نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"نہیں ——— میں اب وہ مشین ہر صورت میں چاہتا ہوں۔ چاہے
اسے پاکیشیا میں استعمال کروں یا نہ کروں" ——— مارشل گازیلا نے
چباتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے باس! ——— مشین آپ کو مل جائے گی۔ یہ میرا و
زاراک نے یکلخت سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا
"وہ کیسے ——— کیا تم اسے چرا لو گے" ——— مارشل گازیلا
چونک کر پوچھا۔
"نہیں باس! ——— ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن اس کے لئے ایک
ہے کہ یہ مشین میری نگرانی میں رہے گی" ——— زاراک نے کہا
گازیلا کا چہرہ چمک اٹھا۔
"میں بھی اسے اسی لئے منگوا رہا تھا کہ اسے تمہاری تحویل میں
دوں" ——— مارشل گازیلا نے کہا۔
"اوہ! ——— پھر تو ڈاکٹر آنوف کو مان جانا چاہیئے تھا ——— وہ پور
میں سب سے زیادہ مجھ پر اعتماد کرتے ہیں ——— انہوں نے جب
کوئی انتہائی اہم فارمولا یا مشین کہیں بھیجنی ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ
ایجنسی کی ہی خدمات حاصل کرتے ہیں" ——— زاراک نے حیرت
لہجے میں کہا۔
"اب مجھے تو یہ معلوم نہ تھا۔ اس لئے میں نے تمہارا ذکر نہ کیا

ل گازیلا نے کہا۔
"آپ ان سے بات کریں اور میرا نام لیں ——— مجھے یقین ہے کہ یہ مشین
ل جائے گی" ——— زاراک نے کہا اور مارشل گازیلا نے رسیور اٹھایا
پرسنل سیکرٹری کو دوبارہ ڈاکٹر آنوف سے رابطہ کرنے کی ہدایت دے کر
ر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو مارشل گازیلا نے رسیور اٹھا لیا۔
"ڈاکٹر آنوف سے بات کیجیئے" ——— سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"ہیلو ڈاکٹر آنوف! ——— میں مارشل گازیلا بول رہا ہوں" ——— مارشل
زیلا نے اس بار نرم اور دوستانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"اگر آپ سپر آف مشین کی بات کرنا چاہتے ہیں تو پلیز میرا وقت مت
ائع کیجیئے" ——— دوسری طرف سے ڈاکٹر آنوف نے انتہائی جھنجھلاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"زاراک ایجنسی کے چیف زاراک سے بات کیجیئے" ——— مارشل گازیلا نے
ی کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر کہا اور پھر ایک جھٹکے
ر رسیور زاراک کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو ——— زاراک بول رہا ہوں ڈاکٹر ——— میں خود یہ مشین آپریٹ
ں گا ——— کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے" ——— زاراک نے کہا۔
"سوری زاراک! ——— یہ مشین ایسی ہے کہ میں صدر مملکت پر بھی
نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ اور جو تم کہو، میں اُسے پورا کرنے کے لئے
دوں" ——— ڈاکٹر آنوف نے سرد لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔
"یہ تو واقعی بضد ہیں ——— بہرحال باس! آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا جو
مشین سے حل ہوتا ہو، وہ میں ویسے ہی کر دوں گا ——— آپ مجھے

بتائیں کیا مسئلہ ہے" ــــــ زاراک نے رسیور رکھتے ہوئے لہجے میں
خفت مٹا رہا ہو۔ لیکن مارشل گازیلا کا چہرہ اب خلاف توقع کھل اٹھا
اُسے اس بات سے ڈھارس سی ہو گئی تھی کہ یہ مشین زاراک کے ح
نہیں کی گئی۔ ورنہ وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اگر ڈاکٹر آ
نے مشین زاراک کے حوالے کرنے کی حامی بھر لی تو وہ اُسے ہر صورت
گولی مار کر ہلاک کر دے گا۔ لیکن زاراک کو بھی انکار ہونے سے ا
کو تسکین سی مل گئی تھی اور پھر اس نے سپارک کی آمد اور ایس۔ وی
مشن سمیت پوری تفصیل بتا دی۔ زاراک خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

"کمال ہے باس! ــــ آپ پاکیشیا کی ایک چھوٹی سی عمارت
اتنی اہم ترین مشین حاصل کرنا چاہتے تھے ــــ کیا ضرورت
کی ــــ آپ مجھے حکم کریں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس ک
کی لاشیں مع اس فائل کے آپ کے قدموں میں لا کر رکھ سکتا ہوں
زاراک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائے ہو" ــــ
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹکرایا تو نہیں باس! ــــ لیکن میں نے اس کے کارناموں
سُنی ہوئی ہے ــــ اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے
بہت کچھ سُن رکھا ہے ــــ میری تو خواہش تھی کہ کوئی موقع
ٹکرانے کا مجھے اور میری ایجنسی کو بھی مل جائے تا کہ میں انہیں بتا سکوں
کے مقابلے میں وہ حقیر چیونٹیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے"
زاراک نے کہا۔

اور کے ــــ پھر میں یہ مشن تمہارے سپرد کرتا ہوں ــــ تم سپارک
سے مل کر تفصیلات طے کر لو" ــــ مارشل گازیلا نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

"تفصیلات کیا طے کرنی ہیں ــــ مجھے صرف ان سے یہ معلوم کرنا ہے
یہ علی عمران اس وقت ہے کہاں۔ پاکیشیا میں ہے یا آزاد علاقے میں۔
اس کے بعد میں اس پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا" ــــ زاراک نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مارشل گازیلا کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے
مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں ایک فائل سامنے بیٹھا تھا جب کہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے چائے بنانے میں مصروف تھا۔ پھر عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔ اس کی پیشانی پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کچھ پتہ چلا عمران صاحب" ——— بلیک زیرو نے کمرے میں ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کے کپ تھے۔

"پتہ تو نہیں چلا ——— البتہ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ معاملہ آ قبائلی علاقے میں جانے کی بجائے رُوسیاہ جانے سے ہی حل ہو سکتا۔" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رُوسیاہ جانے سے ——— وہ کیسے ——— ؟ وہ اڈہ تو آزاد علاقے میں گیا ہے" ——— بلیک زیرو نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھ کر دو کپ ہاتھ میں پکڑے گھوم کر اپنی کرسی کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

ہی تو اصل مسئلہ ہے کہ حتمی طور پر یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ اڈہ اں بنایا بھی گیا ہے یا نہیں ——— اس لئے بجائے آزاد قبائلی علاقے ے خشک پہاڑوں میں ٹکریں مارتے پھرنے سے بہتر یہی ہے کہ روسیاہ ا اس بات کی انکوائری کی جائے کہ کیا یہ اڈہ بن چکا ہے یا ابھی صرف نگ تک ہی محدود ہے ——— اور اگر بن چکا ہے تو پھر اس کا ل وقوع بھی وہیں سے معلوم ہو سکتا ہے ورنہ اسے تلاش کرنا بے حد ہے" ——— عمران نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں کی طرف تے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ایسا اڈہ بن چکا ہے۔ سردار احمد جان نے بتایا ہے" ——— بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سردار احمد جان نے حتمی طور پر تو نہیں بتایا۔ صرف اتنا بتایا ہے کہ ے قبیلے میں روسیاہیوں کی آمد و رفت گذشتہ دو سالوں سے کچھ زیادہ وس ہونے لگ گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاعات بھی یں کہ وہاں بڑے بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر بھی اترتے دیکھے گئے اور پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان نے یہ بتایا تھا کہ اس نے انکوائری کی ——— صرف اُڑتی اُڑتی خبر مل سکی ہے کہ وہاں کوئی خاص اڈہ بنایا ہے۔ لیکن اُسے کہیں بھی اڈے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے" ——— ن نے چائے سپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اس فائل سے کچھ پتہ نہیں چلا" ——— بلیک زیرو نے عمران کے منے پڑی ہوئی فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی فائل ہے جو سیاف حاصل کرنا چاہتا تھا ——— پاکیشیا میں ریڈ سرکل

کے کوڈ نام سے جو اڈہ قائم شدہ ہے یہ فائل اس اڈے سے متعلق
اس میں اس مشینری کی تفصیلات ہیں جو اس اڈے میں نصب
باقی تو عام سی مشینری ہے جس کے لئے روسیاہ جیسی سپر پاور کو کو
نہیں ہو سکتی۔ البتہ اس کو تفصیل سے پڑھنے کے بعد ایک ایسی
کی تفصیلات سامنے آئی ہیں جس کا کوڈ نام سپر چیک ہے ۔۔۔
شوگران نے دی ہے اور شوگران کے لئے اسے اس اڈے میں
کیا گیا ہے اور اس فائل سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس اڈے کے
تمام اخراجات بھی شوگران نے ہی برداشت کئے ہیں اور اس مشینری کو
اس اڈے میں شوگران کے آدمی ہی آپریٹ کرتے ہیں ۔۔۔ یہ
خصوصی قسم کی مشینری ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ
مشینری سے آزاد قبائلی علاقے کو چیک کرنے کی بجائے پاکیشیا اور ش
کے سرحدی علاقے کو چیک کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ کس لئے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وجہ تو اس میں ظاہر نہیں کی گئی لیکن میرا اندازہ ہے کہ شوگران
پاکیشیا کی سرحد کے قریب کوئی خاص لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جس
تیار ہونے والی کسی چیز کی حفاظت کے لئے یہ مشینری نصب کی گئی
اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ روسیاہ کو بھی اس کی اطلاع
ہے اس لئے روسیاہ یہ فائل حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے اس سپر
کی صحیح ماہیت معلوم ہو سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آزاد قبائلی علا
میں اگر روسیاہ نے کوئی خفیہ اڈہ بنایا بھی ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس لیب
کو چیک کرنے کے لئے بنایا ہو جس کے راستے میں یہ سپر چیک حائل ہو

نے کہا۔
لکل ایسا ہی ہوگا ورنہ وہ لوگ اس فائل کے پیچھے اپنی خاص ایجنسی
بھیجتے ۔۔۔ اگر واقعی ایسی کوئی بات ہے تو کیوں نہ شوگران حکومت
کی اطلاع بھیج دی جائے۔ وہ خود ہی روسیاہ سے نمٹتی رہے گی"۔
و نے کہا۔
ہ دوسروں کے سر ڈالنے کا مت سوچا کرو طاہر ۔۔۔ روسیاہ
اڈہ آزاد قبائلی علاقے میں بنایا ہے تو اس سے خطرہ پاکیشیا کو
اس طرح پاکیشیا کا دفاع بھی مفلوج کیا جا سکتا ہے اور اس
علاقے پر روسیاہ اس اڈے کی مدد سے جبراً قبضہ بھی کر سکتا
د قبائلی علاقے میں پاکیشیا کے حمایتی افراد کا قتل عام بھی کر سکتا
سب امکانات درست ہو سکتے ہیں اور غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال
وجود ہیں اور پاکیشیا کی حفاظت کے لئے ہمیں تنخواہیں ملتی ہیں
لئے میں نہیں چاہتا کہ ہم اپنا فرض دوسروں کے کاندھوں پر شفٹ
۔۔۔ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کے چہرے
ی شرمندگی کے آثار پھیل گئے۔
ئی ایم سوری عمران صاحب! ۔۔۔ میں نے تو ویسے ہی بات کر دی
۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
م پاکیشیا کے سب سے بڑے عہدیدار ہو۔ اس لئے سوچ سمجھ کر بات
۔۔۔ میری طرح عام آدمی نہیں ہو کہ جو جی میں آئے بولتے رہو" ۔۔۔
نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس
لیا۔ ظاہر ہے وہ اب کیا جواب دیتا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کر دیئے۔ کافی دیر تک نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ہاتھ
بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران فارن کال کر رہا ہے اس لئے اسے ا
نمبر ڈائل کرنے پڑے ہیں۔

"یس راڈش کلب" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی

"راڈش سے بات کراؤ ۔۔۔ میں کافرستان سے اے۔ اے
ہوں" ۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند
بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ راڈش بول رہا ہوں" ۔۔۔ راڈش کا لہجہ سپاٹ تھا

"کافرستان سے اے۔ اے بول رہا ہوں ۔۔۔ سپیشل ڈیلیوا
پہنچ گئی ہے یا نہیں" ۔۔۔ عمران نے اسی بدلے ہوئے لہجے

"ابھی تک تو نہیں پہنچی" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمرا
او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راڈش روس
پاکیشیا کا سب سے اہم فارن ایجنٹ ہے اور چونکہ روسیاہ میں فو
ٹرانسمیٹر کالیں باقاعدہ سرکاری طور پر چیک کی جاتی تھیں اس لئے
اس کے ساتھ یہ خصوصی کوڈ طے تھا تاکہ اگر کال چیک بھی ہو جائے
کا نوٹس نہ لیا جا سکے۔ کیونکہ راڈش کلب چلانے کے ساتھ ساتھ اہم
ایکسپورٹ کا بزنس بھی کرتا تھا اور اس کا بزنس کافرستان سے ہی
بات چیت کے لئے عمران نے اسے ایک خاص قسم کا ٹرانسمیٹر مہیا

...ت ہونے والی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی اور سپیشل ڈیلیوری کا مطلب
...ھا کہ وہ ایکسٹو کو کال کرے۔

"آپ راڈش کو حرکت میں لانا چاہتے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے
...لمے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں! ۔۔۔ اس کی اپروچ کے۔ جی۔ بی کے انتہائی اعلیٰ حکام تک
اور کے۔ جی۔ بی ہیڈ کوارٹر سے یہ سارا چکر آسانی سے ٹریس ہو سکتا
...۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال
...اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ راڈش کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ راڈش کی آواز ٹرانسمیٹر سے
لہجہ مودبانہ تھا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ کیا حکم ہے سر۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے راڈش
...ی طرح مودبانہ لہجے میں پوچھا اور جواب میں عمران نے اسے ایس۔ وی
...ن اور اس اڈے کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"تم نے یہ ساری باتیں ٹریس کرنی ہیں کہ ایس۔ وی کا اصل مشن کیا ہے
...ر واقعی آزاد قبائلی علاقے میں کوئی اڈہ بنایا گیا ہے تو اس کا محل وقوع
...اہمیت کیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ میں پوری تفصیلات حاصل کر لوں گا ۔۔۔ ہیڈ کوارٹر میں
...حال ہی میں میں نے اپنا ایک آدمی ایک ایسے شعبے میں رکھوا دیا ہے
...ہر قسم کی پلاننگ محفوظ کی جاتی ہے ۔۔۔ آپ کو کتنی دیر میں یہ سب
...ومات چاہئیں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے راڈش نے کہا۔

"جس قدر جلد تم یہ معلومات مہیا کر سکو۔ اوور" ۔۔۔ عمران
کے لہجے میں کہا۔

"بہتر سر ۔۔۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں ۔۔۔ مجھے امید
زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر میں زیادہ نہیں تو کم از کم ابتدائی
معلومات حاصل کر لونگا۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے راڈش نے
اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"محتاط ہو کر کام کرنا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور
آف کر دیا۔ اور پھر ایک بار پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کو کھول کر اس
مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

ایک گھنٹے سے بھی کم عرصے بعد ٹرانسمیٹر نے کال دینی شروع
تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں خیال
تھا کہ شاید ٹائیگر کی طرف سے کال ہو کیونکہ راڈش نے تو دو گھنٹو
وقت دیا تھا۔ لیکن ٹرانسمیٹر کے مخصوص ڈائل کو دیکھتے ہی وہ چونکا
کیونکہ فریکونسی بتا رہی تھی کہ کال راڈش کی طرف سے اس کے اسی
ٹرانسمیٹر کی ہے جس سے اس نے پہلے کال کی تھی۔

"اتنی جلد کال کا کیا مطلب" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ بلیک زیرو کسی دوران اٹھ کر کہیں
تھا اس لئے عمران اکیلا ہی آپریشن روم میں موجود تھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ راڈش کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن
ہی راڈش کی تیز آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس ! ۔۔۔ اتفاق سے وہ آدمی جلد ہی مل گیا اور خاصی معلومات مل
ہیں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے راڈش نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"باس ! ۔۔۔ ایس۔ وی کے چیف سبارک نے کے۔ جی۔ بی کے چیف مارشل
زیلا سے ملاقات کی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر
ے خاتمے کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر سے ایک فائل حاصل کرنے کے لئے
ں نے زارک ایجنسی کی خدمات چاہی ہیں جس کی اجازت نہ صرف مارشل
ازیلا نے دے دی ہے بلکہ زارک ایجنسی کے چیف زاراک کو بلا کر مشن بھی
ں کو سونپ دیا ہے اور زاراک نے سبارک سے ملاقات کر کے فوری طور
ر اپنی ایجنسی سمیت پاکیشیا روانگی کے انتظامات شروع کر دیئے ہیں اور
ں ! ۔۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ کل تک پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچ
جائے گا ۔۔۔ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات بھی سامنے آئی ہے کہ
سبارک نے مارشل گازیلا سے ایک انتہائی جدید مشین جس کا کوڈ نام سپر آف
ے، حاصل کرنے کی کوشش کی تاکہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو اس
مشین کی مدد سے مکمل طور پر آف کر کے وہاں سے فائل حاصل کی جا سکے
لیکن ڈاکٹر آنوف جو کہ روسیاہ کی ڈیفنس سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں نے
مشین دینے سے صاف انکار کر دیا ۔۔۔ مارشل گازیلا نے صدر سے
بات کی لیکن صدر نے بھی انکار کر دیا۔ پھر زاراک نے بھی ڈاکٹر آنوف سے
بات کی لیکن اس نے زاراک کو بھی انکار کر دیا کیونکہ اس مشین کے بارے
میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ مشین ایکریمیا کے مکمل بین الاقوامی دفاعی
سسٹم کو فوری طور پر مفلوج کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اور یہ روسیاہ کی

انتہائی خفیہ اور جدید ترین ایجاد ہے اس لئے ایکریمین ایجنٹوں سے اسے
کے لئے مارشل گاڑیلا اور زاراک دونوں کو صاف جواب دے دیا گیا ہے
دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اس اڈے کے متعلق پتہ چلا ہے۔ اوور" ـــــ؟ عمران نے پوچھا
"یہ اڈہ ایس۔ وی کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ فوری طور پر تو اس کے
میں معلومات حاصل نہیں ہو سکیں البتہ میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا ہے
قدر جلد ممکن ہو سکے وہ تفصیلات حاصل کرے گا۔ اوور" ــــ د
طرف سے جواب دیا گیا۔
"ٹھیک ہے۔ جیسے ہی معلومات ملیں فوراً رپورٹ دینا ـــ اوور اینڈ
عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو اندا
دروازے سے نکل کر آپریشن روم میں داخل ہوا۔
"کس کی کال تھی" ـــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔
"راڈش کی کال تھی" ـــ عمران نے جواب دیا اور اس کے سامنے
راڈش کی بتائی ہوئی معلومات بھی اس نے دوہرا دیں۔
"زاراک ایجنسی ـــ میرے خیال میں اس کی فائل تو لائبریری میں م
ہے" ـــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــ وہ فائل لے آؤ تاکہ اس کے استقبال کے لئے صحیح ط
سے تیاری کی جا سکے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو
پاؤں واپس مڑ گیا۔
"سپر آف" ـــ عمران نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے
ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ اس مشین کی اہمیت کا اندازہ کر رہا تھا جس

ا۔ جی۔ بی کے چیف کو بھی صاف جواب دے دیا گیا اور جو ایکریمیا کے
ذیشن دفاعی پلان کو بھی مفلوج کر سکتی ہے۔
"یہ لیجئے" ـــ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز اس کے کانوں میں
اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔
"آپ شاید اس زاراک ایجنسی کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں" ـــ
زیرو نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کے سامنے رکھتے ہوئے حیرت
لہجے میں کہا۔
"ارے نہیں ـــ جو خود اپنے پیروں پر چل کر آ رہا ہو، اس کے لئے کیا
ی ـــ میں تو اس سپر آف مشین کے بارے میں سوچ رہا ہوں" ـــ
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سپر آف مشین" ـــ بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت
لہجے میں پوچھا اور عمران نے اسے مختصر طور پر سپر آف مشین کے
میں راڈش کی دی ہوئی معلومات بتا دیں۔ پہلے اس نے اس کا ذکر
تھا۔
"تو وہ دانش منزل کے لئے یہ مشین حاصل کرنا چاہتے تھے" ـــ بلیک زیرو
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــ اور ڈاکٹر آنوف اور صدر روسیاہ کے صاف انکار سے تو یہی
ہوتا ہے کہ یہ مشین روسیاہ کے لئے انتہائی اہم ترین مشین ہے" ـــ
نے کہا۔
"تو آپ اس مشین کے بارے میں کچھ کرنا چاہتے ہیں" ـــ بلیک زیرو

"جب ڈاکٹر آنوف اور صدر نے مارشل گازیلا کو انکار کر دیا ہے تو
تو طے ہے کہ یہ مشین فوری طور پر پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں ہو
لئے فی الحال تو میں زاراک ایجنسی اور اس اڈے کے بارے میں سوچ
کے بعد دیکھوں گا کہ سپر آف کے بارے میں کیا کیا جا سکتا ہے" ——
نے کہا اور بلیک زیرو کی لائی ہوئی فائل کھول کر اسے دیکھنے لگا۔ ف
ضخیم تھی اس لئے وہ کافی دیر تک اس کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر اس نے
طویل سانس لے کر فائل بند کر دی۔

"زاراک اپنے قد و قامت سے فوری طور پر پہچانا بھی جاتا ہے گا او
بارے میں تفصیلات اس فائل میں موجود ہیں اس لئے تم سیکرٹ سروس کو
الرٹ کر دو کہ وہ آزاد علاقے کی طرف سے آنے والی سڑکوں اور ایئر
سخت نگرانی کریں —— یہ خطرناک آدمی ہے اس لئے میں اسے یہاں
کی زیادہ مہلت نہیں دے سکتا —— اور دوسری بات یہ کہ سیکرٹ
تمام ممبران کو دوبارہ متبادل جگہوں پر بھجوا دیا" —— عمران نے کرسی
اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" —— بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

زاراک نے سبارک سے مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے خاص
آدمی علی عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ علی عمران
کے متعلق تو اس نے کے۔جی۔بی کی فائل کو بھی چیک کر لیا تھا اور وہ اس نتیجے پر
پہنچا تھا کہ سیکرٹ سروس کا فعال آدمی عمران ہی ہے۔ اگر اس علی عمران کو
کسی طرح قابو میں کر لیا جائے تو پھر آسانی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کھوج
لگایا جا سکتا ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر سے فائل بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔
[illegible] کے سبارک نے البیس، دی مشرقی سیاف کے مشن کے بارے میں
تفصیلات بتائی تھیں اس سے اسے بہرحال یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عمران جو بظاہر
احمق سا آدمی ہے انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ اور اس کے
ساتھ اسے یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں
ایسے انتظامات بھی کر رکھے ہیں کہ کوئی بھی غیر ملکی ایجنٹ چاہے جس
روپ میں بھی وہاں جائے اسے ٹریس کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے زاراک نے

پاکیشیا میں داخل ہونے کا ایک بالکل ہی مختلف پلان بنایا تھا اور اس پلا
تحت اس نے سب سے پہلے کے۔جی۔بی کے ایجنٹوں کے ذریعے پاکیشیا
دارالحکومت کی مختلف کالونیوں میں رہائش گاہیں ، کاریں ، سائنسی مشی
اور اسلحہ وغیرہ کے انتظامات کئے۔ اپنی ایجنسی کے بیس افراد اس نے بجا
پاکیشیا بھجوا دیئے جنہوں نے وہاں ضروری انتظامات کر لئے اور پھر وہ
چار خاص آدمیوں سمیت پہلے ایکریمیا گیا اور پھر وہاں سے ایکریمین حکا
میں وہ منشیات سمگل کرنے والی ایک بہت بڑی تنظیم کے ذریعے ا
عرب ملک پہنچے جہاں سے خفیہ لانچ کے ذریعے انہیں پاکیشیا کے دارالحکو
پہنچا دیا گیا۔ اس طرح زاراک اور اس کے چار ساتھی انتہائی خفیہ طریقے
پاکیشیا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور یہاں پہنچتے ہی ان
نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ اس نے اپنے چاروں ساتھیوں کو
سمجھا کر عمران کے فلیٹ کی نگرانی پر لگا دیا تھا اور خود وہ ایک کوٹھی
چھپ کر بیٹھ گیا جو اس نے کے۔جی۔بی کے ایجنٹوں کے ذریعے حاصل
تھی تاکہ عین وقت پر سامنے آئے اور مشن مکمل کرے۔ انہیں
پہنچے ہوئے دو روز ہو گئے تھے لیکن ان دو روز میں عمران فلیٹ
آتا جاتا نظر نہ آیا تھا اس لئے اب زاراک سوچ رہا تھا کہ عمران کو تلا
کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ استعمال کرے۔ فائل کے مطابق عمرا
فلیٹ میں اس کے ساتھ اس کا باورچی بھی رہتا تھا لیکن دو روز
فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا اور اس کا وہ باورچی بھی غائب تھا۔ چنانچہ
اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایت دے دی تھی کہ صرف ایک آدمی
کی نگرانی کرے۔ باقی افراد شہر میں گھوم پھر کر عمران کو تلاش کریں

وقت دوپہر ہونے کے قریب تھی اور زاراک مسلسل دو روز سے اس کوٹھی
میں بیٹھے بیٹھے مر جانے کی حد تک بور ہو چکا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا
تھا کہ اتنے بڑے دارالحکومت میں وہ اُسے کہاں تلاش کرے۔ اگر فلیٹ
پر اس کا باورچی بھی ہوتا تو اس سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں
لیکن وہ بھی موجود نہ تھا اور اس فلیٹ کے علاوہ وہ عمران کے کسی اور
ٹھکانے کو جانتا بھی نہ تھا۔ گو سبارک نے اسے سیکرٹ سروس کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں لیکن زاراک نے جان بوجھ
کر ادھر کا رخ نہ کیا تھا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اس عمارت کے اندر انتہائی
جدید سائنسی آلات نصب ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کی نگرانی کرنے والا
ہی ان کی نظروں میں آ جاتا ہو۔ اس لئے اس نے سوچا تھا کہ پہلے اس
والا پر قابو پایا جائے پھر اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان
کا خاتمہ کر کے ختم کر دے۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس مفلوج ہو کر
رہ جائے گی اور آخر میں وہ اطمینان سے اس عمارت میں داخل ہوتے اور
وہاں سے فائل حاصل کرنے کی کامیاب پلاننگ کر سکے گا لیکن ابھی
پہلے قدم میں ہی انہیں کامیابی نہ ہو رہی تھی۔ وہ عمران ہی نہیں
رہا تھا۔

مجھے خود باہر نکلنا پڑے گا اور اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں
کہ عمران کے باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو قابو میں کر کے اس عمران
سامنے آنے پر مجبور کیا جائے" ——— زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی
بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
"زیڈ الیون بول رہا ہوں باس" ——— دوسری طرف سے اس گروپ کے آدمی کی آواز سنائی دی۔
"اوہ یس ——— کیا رپورٹ ہے" ——— زاراک نے چونک کر پوچھا
"باس! ——— اس آدمی کو چیک کر لیا گیا ہے۔ ہم نے اسے ایک ہو... میں چیک کیا تھا۔ وہ دو دیو ہیکل حبشیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ... حبشی تقریباً آپ جیسی قد و قامت کے ہیں ——— وہ دونوں حبشی ا... سے ایسے ٹریٹ کر رہے تھے۔ جیسے اس کے ملازم ہوں ——— ہم... اس کی نگرانی کی تو وہ ان حبشیوں سمیت ہوٹل سے نکلا اور وہ تینوں ا... ہی کار میں بیٹھ کر یہاں کی ایک پُر اسرار سی عمارت میں چلے گئے ہیں... اور ابھی تک اندر ہی ہیں" ——— زیڈ الیون نے رپورٹ دیتے ہوئے
"کونسی عمارت ——— وہی جسے ہیڈ کوارٹر کہا جا رہا ہے" ——— زارا... نے چونک کر پوچھا۔
"اوہ نہیں باس! ——— یہ البرٹ روڈ کی ایک قلعہ نما عمارت ہے اس پر کسی رانا تہور علی صندوقی کی نیم پلیٹ لگی ہوئی ہے" ——— زیڈ... نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"چلو اس کا پتہ تو چلا ——— اس عمارت کو اندر سے چیک کر و کہ ا... ان تین کے علاوہ اور کتنے افراد ہیں" ——— زاراک نے اطمینان... لہجے میں کہا۔
"میں نے پہلے بھی سپر سافٹ ویو کے ذریعے چیک کرنے کی کوش... کی ہے باس! ——— لیکن یہ تو انتہائی پُر اسرار سی عمارت ہے سپر سافٹ...

...در جانے کے بعد کام ہی نہیں کیا ——— یوں لگتا ہے جیسے وہ اندر ...ہی آف ہو گئی ہو" ——— زیڈ الیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ! ——— اس کا مطلب ہے کہ اس عمارت میں جدید سائنسی انتظامات ...ہیں۔ کمال ہے ——— ویسے تو یہ خاصا پسماندہ سا ملک ہے ...ہاں ہر عمارت میں جدید ترین سائنسی انتظامات تو اس طرح کئے ... جیسے یہ روسیاہ سے بھی زیادہ ایڈوانس ملک ہو ——— بہرحال ...ری رکھو اور پھر جیسے ہی یہ آدمی باہر آئے مجھے فوراً اطلاع دینا ...خود آکر اس کو اغوا کروں گا" ——— زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
"...باس" ——— زیڈ الیون نے کہا اور زاراک نے رسیور رکھ دیا۔
"...کچھ پتہ تو چلا اس کا" ——— زاراک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے ...اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اُسے یقین تھا کہ ...عمران جلد ہی اس کے ہاتھ چڑھ جائے گا اور اس کے بعد وہ انتہائی ...ری سے اپنے پلان کو آگے بڑھا سکے گا۔

عمران کو رانا ہاؤس شفٹ ہوئے آج چار روز گذر چکے
سیکرٹ سروس ایئرپورٹ اور آزاد قبائلی علاقے کی طرف سے آنے وا
کی مسلسل مکمل اور بھرپور نگرانی کر رہی تھی۔ لیکن اب تک کوئی ایسا آ
میں نہ آیا تھا جس پر زاراک ہونے کا شک و شبہ کیا جا سکتا۔ جبکہ را
دوسری بار اُسے اطلاع دے چکا تھا کہ زاراک اپنی ایجنسی کے چار
کے ساتھ یہاں سے ایکریمیا چلا گیا ہے اور اس اطلاع ملنے کے بع
ایکریمیا سے آنے والوں کی نگرانی اور بھی سخت کرا دی تھی کیو
کے ایکریمیا جانے کا یہی مطلب تھا کہ وہ اب ایکریمین میک اَپ ا
کاغذات کی مدد سے پاکیشیا میں داخل ہو گا۔ لیکن کوئی ایسا ایکریم
چار روز میں پاکیشیا نہ پہنچا تھا جس پر زاراک ہونے کا شبہ کیا جا
کا قد و قامت اور جسامت جوزف اور جوانا سے تقریباً ملتا جلتا تھا
وہ اگر یہاں آتا تو کسی طرح بھی نہ چھپ سکتا تھا۔ پھر عمران نے سو

ہے کہ اس نے پہلے خود آنے کی بجائے اپنے کسی آدمی کو بھیجا ہو تا کہ وہ
لران کے متعلق اسے رپورٹ دے سکے کہ کیا وہ دارالحکومت میں موجود بھی
ہے یا نہیں۔ اس لئے عمران نے اپنے اصل حلیئے میں مختلف ہوٹلوں میں
آنا جانا شروع کر دیا تھا لیکن یہ کوشش بھی اب تک بے سُود رہی تھی۔
ہی کسی آدمی نے ان کا تعاقب کیا تھا اور نہ ہی اس کی نگرانی کی تھی۔ عمران
نے جان بوجھ کر فلیٹ کو تالا لگا دیا تھا اور سلیمان کو اس نے اس کے گاؤں
بھجوا دیا تھا کیونکہ اس نے زاراک کے متعلق جو کچھ پڑھا تھا اس کے مطابق
زاراک انتہائی وحشی اور سفاک طبیعت کا آدمی تھا اس لئے اس نے سوچا
کہ کہیں سلیمان اس کی وجہ سے تشدد کا شکار نہ ہو جائے۔ ٹائیگر کی ڈیوٹی
بھی اس نے لگا رکھی تھی کہ وہ زیر زمین دنیا میں پوری طرح چوکس رہے
ہو سکتا ہے زاراک کسی گروپ کی امداد حاصل کرے کیونکہ وہ پہلی بار یہاں
آ رہا تھا۔ لیکن ٹائیگر کی طرف سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی
آج اس نے دوپہر کا کھانا جوانا اور جوزف کے ہمراہ ایک مشہور ہوٹل میں
کھایا تھا اور انہیں رانا ہاؤس پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی اور اب وہ
سوچ رہا تھا کہ رانا ہاؤس چھوڑ کر دوبارہ اپنے فلیٹ میں منتقل ہو جائے
جوزف دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پنسل جیسی چیز
پکڑی ہوئی تھی جو سیاہ رنگ کی تھی۔
"باس! ــــ یہ ابھی باہر سے آ کر گری ہے" ــــ جوزف نے اندر
آتے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔
"حفاظتی نظام تو آن ہے ناں" ــــ عمران نے وہ سیاہ رنگ کی پنسل
جوزف کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس! — میں لے آتے ہی آن کر دیا تھا" ——— جوز
نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے پنسل کو غور سے دیکھنا
کر دیا۔

پنسل کسی عجیب سی دھات کی بنی ہوئی تھی لیکن بظاہر اس میں
خاص بات نہ تھی۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اٹھ کر
تہہ خانے میں بنی ہوئی لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں
جب اس کو باقاعدہ کمپیوٹر میں چیک کیا تو اس پر یہ انکشاف ہوا
ایک مخصوص ساخت کی ویو مشین ہے جس میں انتہائی طاقتور ڈکٹافون
نصب ہے۔

"ہونہہ — تو کسی نے رانا ہاؤس کے اندرونی حالات کو چیک کر
لئے یہ پنسل یہاں پھینکی ہے۔ لیکن حفاظتی نظام کی وجہ سے یہ کام نہ
سکی" ——— عمران نے پنسل کو دوبارہ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا
اس نے پنسل کو تو ایک مخصوص دھات کی ڈبیہ میں بند کر کے ایک
میں رکھ دیا اور خود وہ اٹھ کر لیبارٹری سے نکل کر دوسرے تہہ خانے
طرف چل پڑا۔ جہاں رانا ہاؤس کے حفاظتی نظام اور بیرونی چیکنگ
مشین نصب تھی۔

"باس — دو مقامی آدمی رانا ہاؤس کی نگرانی کر رہے ہیں"
عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ایک مشین کے ساتھ کھڑے جوزف نے
کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا — ویری گڈ — کہاں ہیں وہ" ——— عمران نے
ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر مشین کے سامنے پہنچ گیا۔

آدمی — عقبی طرف چیک کیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں بھی کچھ
ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں باس! — بس اچانک مجھے خیال آگیا تو میں نے ابھی مشین
ہے" ——— جوزف نے جواب دیا تو عمران نے خود مشین کو آپریٹ
ع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے عقبی طرف بھی ایک کوڑے
کی اوٹ میں چھپے ہوئے ایک مقامی آدمی کو چیک کر لیا۔ سامنے
افراد میں سے ایک تو سینما کی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا لیکن وہ جس
میں بار بار رانا ہاؤس کی طرف دیکھ رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہو رہا
وہ نگرانی کر رہا ہے جبکہ دوسرا کچھ دور ایک بکسٹال کے سامنے کھڑا
اس کے ہاتھ میں ایک اخبار تھا اور وہ بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا لیکن
انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی اخبار کی آڑ میں رانا ہاؤس کی ہی نگرانی کر
ہے۔

ان کی نگرانی کرنے کا انداز تو بالکل بچگانہ سا ہے ——— ناراک ایجنسی
مشہور ایجنسی ہے۔ وہ تو یہ بچگانہ انداز اختیار نہیں کر سکتے۔ یہ لازماً
مقامی ہی ہوں گے" ——— عمران نے کہا۔

باس! — انہیں دیکھ کر تو اندھوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ
رہے ہیں" ——— جوزف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

ایسا کرو کہ جوانا کو ساتھ لے کر جاؤ اور عقب میں موجود آدمی کو اغوا
لے آؤ — سامنے والوں کو ابھی مت چھیڑو — پہلے میں
لوں کہ یہ کون لوگ ہیں" ——— عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف
ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران اب سامنے والوں کو چیک کر رہا تھا لیکن وہ اب بھ
میں کھڑے تھے۔ اچانک ان میں سے ایک نے کلائی کی گھڑی
لئے ہاتھ اونچا کیا اور اس کے ساتھ ہی عمران بُری طرح چونک
" اوہ ! ـــ اس کی کلائی کی اندرونی سفیدی بتا رہی ہے کہ
نہیں ہے بلکہ میک اپ میں ہے" ـــ عمران نے بڑبڑاتے
پھر تقریباً دس منٹ بعد جوزف واپس کمرے میں داخل ہوا۔
" وہ سپیشل روم میں پہنچا دیا گیا ہے باس" ـــ جوزف
" یہ مقامی لوگ نہیں ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے ـــ
ان پر نگاہ رکھو۔ میں اس آدمی سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کر لوں
عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک
گذرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو فرش پر وہی آ
پڑا ہوا تھا جسے عقب میں دیکھا گیا تھا اور جوانا بھی وہاں کھڑا
" اس کی تلاشی لے لی ہے" ـــ عمران نے جوانا سے
ہو کر پوچھا۔
" یس باس ! ـــ اس کی جیب سے یہ ایک مخصوص ساخت کا
مشین پسٹل نکلا ہے" ـــ جوانا نے ایک طرف میز پر پڑی ہو
چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
" ہونہہ" ـــ عمران نے کہا اور تیزی سے میز کی طرف بڑھ
تے وہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور
لگا۔ پھر اسے واپس رکھ کر اس نے وہ مشین پسٹل اٹھایا اور اسے چیک
" میک اپ واشر لے آؤ اور اس کا چہرہ چیک کرو" ـــ

انا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ
ران نے ایک الماری سے رسی نکالی اور پہلے فرش پر بیہوش پڑے
آدمی کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے اٹھا کر
سی پر بٹھا دیا۔ باقی رسی سے اس نے اس کے جسم کو کرسی سے اچھی طرح
دیا۔
ند لمحوں بعد جوانا میک اپ واشر لئے اندر داخل ہوا۔ اس نے اس کا
دیوار میں لگی ساکٹ میں لگایا اور واشر کا کنٹوپ اس آدمی کے سر چہرے
ان پر چڑھا کر اسے باندھا اور مشین چلا دی۔ شفاف کنٹوپ میں
اں سا بھر گیا۔ تھوڑی دیر بعد مشین پر جلنے والا بلب ایک جھماکے سے بجھ
جوانا نے مشین آف کر کے کنٹوپ کھولا اور کنٹوپ ہٹانے کے بعد اس
کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔ وہ روسیاہ ہی تھا۔
جوزف کو ساتھ لو اور سامنے موجود دونوں آدمیوں کو بھی اغوا کر لاؤ۔ لیکن
رہنا۔ ہو سکتا ہے ان کے دوسرے ساتھی بھی ہوں" ـــ عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
بے فکر رہیں ماسٹر ـــ جتنے بھی ہوئے سب اٹھا لاؤں گا" ـــ جوانا
سکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے میک اپ واشر اٹھائے کمرے سے باہر
ا گیا۔
عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند
دیا۔ کچھ دیر بعد ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے
گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں کھلیں اور ساتھ ہی اس کے
ے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس

آدمی کے سر پر ابھرے ہوئے گومڑ کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ بیہوش کیا گیا ہوگا۔

"مم ـــ مم ـــ میں کہاں ہوں" ـــ اس آدمی نے حیرت بھ میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر چونکا۔ اس کی دھندلائی ہوئی آنکھوں میں یکلخت ایسی چمک نمودار ہ بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اور عمران مسکرا دیا۔ وہ اس چمک کو دیکھ کر گیا تھا کہ یہ لوگ یہاں اسی کی نگرانی کر رہے تھے۔

"کون ہو تم ـــ اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے یہاں" ـــ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو زاراک پر افسوس ہے کہ اس نے تم جیسے احمقوں کو میں بھرتی کر رکھا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زا ـــ زاراک ـــ کیا مطلب" ـــ؟ اس آدمی نے پھر بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، جوزف اور داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر ایک ایک بیہوش آدمی لدا ہوا انہوں نے اندر آکر ان دونوں کو فرش پر پٹخ دیا۔ کرسی پر بندھے آدمی کے ہونٹ بھنچ گئے۔ ظاہر ہے وہ اپنے ساتھیوں کو پہچان

"اور تو کوئی نہیں ہے" ـــ عمران نے پوچھا۔

"نو باس ـــ یہ دو ہی تھے" ـــ جوزف نے جواب د

"او کے ـــ تم جا کر مشین سے مزید چیکنگ کرو" ـــ جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"انہیں بھی باندھ کر کرسیوں پر بٹھا دو" ـــ عمران نے جوانا سے ب ہو کر کہا اور جوانا تیزی سے حرکت میں آگیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے ان کی جیبوں سے نکلنے والے ویسی ہی ساخت کے ٹرانسمیٹر اور مشین ل تھے۔

"ان کے میک اپ صاف کروں ماسٹر" ـــ جوانا نے عمران سے ب ہو کر کہا۔

"نہیں ـــ ایک کی اصل شکل ہی اتنی خوبصورت ہے کہ دوسروں ی دیکھنے کی حسرت نہیں رہی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، اور جوانا بھی مسکرا دیا۔

"ہاں ـــ تو تمہیں اب زاراک کا مطلب سمجھایا جائے ـــ ویسے اس جوانا کو تو تم نے دیکھ لیا ہے، مطلب سمجھانے کے لئے میں نے اسے خاص طور پر ملازم رکھا ہوا ہے ـــ بولو! سمجھاتے مطلب ـــ یا تم خود ہی اپنا نام بتا دو گے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زاراک کو نہیں جانتا" ـــ اس آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"او کے ـــ نہ جانتے ہو گے ـــ اپنا نام بتا دو۔ پہلے یہ سن لو کہ تمہارے چہرے سے مقامی میک اپ صاف ہو چکا ہے اور اب تم اپنے اصل روسیاہی چہرے میں ہو۔ اس لئے نام بتاتے وقت مقامی نام بتانے تکلف نہ کرنا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی بات سن کر اس آدمی کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"میرا کوئی نام نہیں ہے" ------ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب ----- اب تم زاراک ایجنسی کے آدمی لگ رہے ہو، تربیت یافتہ ---- حالانکہ پہلے تم تینوں جس طرح اناڑی پن سے [illegible] کی نگرانی کر رہے تھے، مجھے زاراک ایجنسی پر افسوس ہونے لگ گیا تھا۔ خوامخواہ رُوسیاہ کے سرکاری اخراجات ضائع ہو رہے ہیں ----- بے نام صاحب! ---- اب صرف اتنا بتا دو کہ زاراک اس وقت کہاں ہے" ------ ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زاراک کو نہیں جانتا" ------ اس آدمی نے کہا۔

"جوانا! ---- اب میں کیا کروں۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ تمہارا اسکوپ نہ بن سکے۔ لیکن ٹھیک ہے اب اس کا مقدر" ------ عمران نے منہ بناتے ہوئے ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس! ---- اس کی کھوپڑی میں سوراخ نہ کر دوں ------ دو ہیں ان سے پوچھ لیں گے۔ بڑے عرصے سے انگلی مار کر کھوپڑی میں سوراخ کرنے کی حسرت دل میں ہے" ------ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں جوانا ----- زاراک کے ساتھ صرف چار آدمی آتے تھے۔ تین تو یہ ہیں۔ چوتھا شاید میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ رُوسیاہ کا اتنا بڑا ایجنٹ ہے اُسے اس طرح بے دست و پا نہ بنا دو" ------ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بندھا آدمی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن اس کے ہونٹ

[illegible] بھینچے ہوئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ جوانا آگے بڑھتا، اچانک [illegible] رکھے ہوئے تین ٹرانسمیٹروں میں سے ایک سے ٹوں ٹوں کی آوازیں [illegible] دینے لگیں۔

"اس کا منہ بند کر دو" ------ عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے [illegible] طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ یہ وہ ٹرانسمیٹر تھا جو بعد میں [illegible] میں سے ایک کی جیب سے نکلا تھا۔ اور وہ دونوں ابھی [illegible] بے ہوش پڑے تھے اور ظاہر ہے عمران نے ابھی ان کا لہجہ سنا بھی [illegible] بہرحال اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ---- زاراک کالنگ زیڈ الیون۔ اوور" ------ بٹن آن [illegible] ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یس باس ----- سوری باس! زیڈ الیون باتھ کے لئے گیا ہے ----- [illegible] میرے پاس ہے۔ اوور" ------ عمران نے اس بار کرسی پر بیٹھے [illegible] آدمی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر [illegible] بات کی تھی۔

"[illegible] باتھ گیا ہے ---- اوہ اچھا، زیڈ تھرٹین ---- کیا رپورٹ ہے۔ وہ [illegible] ابھی اندر ہے یا کہیں گیا ہے۔ اوور" ------ ؟ دوسری طرف سے [illegible] کر پوچھا گیا۔

"ابھی اندر ہی ہے باس۔ اوور" ------ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ---- نگرانی کرتے رہو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ [illegible] اینڈ آل" ------ زاراک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا۔ عمران نے بٹن آف نہ کیا بلکہ اسی طرح ٹرانسمیٹر ہاتھ
وہ دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکلا اور سیدھا لیبارٹری کی طرف
چونکہ اس نے بٹن آف نہ کیا تھا اس لئے ٹرانسمیٹر میں وہ فریکوئنسی
تھی جس سے کال کی گئی تھی، اور چونکہ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرا
اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اس فریکوئنسی کی مدد سے وہ آسا
زاراک کا ٹھکانا معلوم کر لے گا۔ اس لئے پہلے تو ٹرانسمیٹر میں مخف
کو ایک مشین پر چیک کیا اور پھر اس نے ایک اور مشین پر اس ف
ایڈجسٹ کر کے اُسے دارالحکومت کے نقشے کے ساتھ منسلک کیا
اس مشین کے اندر موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی سیٹ ک
ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔ زیڈ تھرٹین کالنگ باس۔ اوور" ۔۔۔۔۔ عمران
پر بیٹھے ہوئے آدمی کے لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی۔ ا
تیز نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر دارالحکومت کا تفصیل
موجود تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی دوسری طرف سے ٹرانسمیٹر کال
جائے گی نقشے پر اس جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے
جائے گا اس طرح اس زاراک کی جگہ کا اُسے علم ہو جائے گا۔

"یس ۔۔ زاراک اٹنڈنگ یو ۔۔۔ کیا بات ہے زیڈ تھرٹین
چند لمحوں بعد ہی زاراک کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور اس
ہی سکرین پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا
عمران نے اس جگہ کو غور سے دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں
ابھر آئی کیونکہ یہ صاف تھا گلشن رحمت کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو

باس! ۔۔۔ وہ عمران تو باہر نہیں نکلا۔ اس کا ایک حبشی ساتھی باہر
آیا ہے اور پیدل ہی مارکیٹ کی طرف جا رہا ہے ۔۔۔ زیڈ الیون ابھی
تک واپس نہیں آیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں کہ اس
حبشی کی نگرانی بھی کرنی ہے یا نہیں۔ اوور" ۔۔۔۔ عمران نے ایک
کہانی بناتے ہوئے کہا۔

"صرف عمران کی نگرانی کرو ۔۔۔ اور زیڈ الیون نے اتنی دیر کیوں لگا دی
ہے۔ اس کا فوراً پتہ کرو اور پھر اُسے کہو کہ مجھے کال کرے۔ اوور اینڈ آل"۔
دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
اور وہ سرخ نقطہ بھی بجھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
تیزی سے مشین آف کرنی شروع کر دی اور پھر وہ اسی رفتار سے لیبارٹری
سے باہر آ گیا۔ جوزف باہر برآمدے میں ہی اسے مل گیا۔

"جوزف! ۔۔۔ ان تینوں کا خیال رکھنا۔ یہ نکل نہ جائیں ۔۔۔ میں بعد
میں کال کر کے ان کے متعلق بتاؤں گا تمہیں ۔۔۔ اور ہاں! ۔۔۔ میں نے
فوری باہر جانا ہے اس لئے حفاظتی نظام آف کر دو" ۔۔۔۔ عمران نے
جوزف کو ہدایات دیں اور خود وہ تیزی سے پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں
اس کی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد جوزف پورچ میں پہنچا اور پھر تیزی
سے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور عمران
کار باہر نکال لے گیا اور پھر اس نے کار کا رخ گلشن رحمت کالونی کی
طرف موڑ دیا۔

گلشن رحمت کالونی شہر سے باہر ایک نو آباد کالونی تھی۔ اگر عمران
۔۔ روڈ سے جاتا تو اسے وہاں تک پہنچنے کے لئے لمبا چکر کاٹنا پڑتا۔

اس لئے اس نے وہاں تک فوری پہنچنے کے لئے ایک شارٹ
استعمال کیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ گلشن رحمت کالونی میں
ہو چکا تھا پھر اسے کوٹھی نمبر ایک سو بارہ تلاش کرنے میں زیادہ
نہ ہوئی۔ کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔ وہ
کار عقبی طرف لے گیا اور پھر ایک سائیڈ پر کار روکنے کے بعد وہ نیچے
اور تیزی سے عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ایک گھنے درخت کو وہ دیوار
کے ساتھ دیکھ چکا تھا اور عقبی گلی میں آمد و رفت بھی نہ تھی اس لئے
تیزی سے درخت پر چڑھا اور چند لمحوں بعد وہ اونچی دیوار پر پہنچ چکا تھا
دوسری طرف ایک وسیع پائیں باغ تھا اور اصل عمارت کافی فاصلے پر
تھی۔ عمران دیوار پر بیٹھا اور پھر اس نے مڑ کر اپنے جسم کو دیوار کے دوسری طرف
نیچے لٹکا دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے منڈیر پر جم گئے۔ ایک
لمحے کے لئے اپنے جسم کو تولنے کے بعد عمران آہستہ سے نیچے اتر گیا
اس نے اتنی تکلیف اس لئے کی تھی کہ وہ نیچے کود کر کوئی ایسا دھماکہ
نہ کرنا چاہتا تھا جس سے اندر موجود زاراک یا اس کے ساتھی کو چوکنا
نہ کرنا چاہتا تھا۔ عمران تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھا اور آہستہ
آہستہ آگے کھسکتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا
کوٹھی کا وسیع لان خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر برآمدے کو دیکھا
تو برآمدہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ کوٹھی پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ کوٹھی
خالی پڑی ہوئی ہے لیکن ابھی تو اس نے یہاں زاراک کو کال کی تھی ایک
لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ کہیں مشین نے غلط پتہ تو انڈیکیٹ نہیں
کر دیا لیکن پھر اس نے خیال جھٹک دیا کیونکہ ایسی غلطی کا امکان نہ تھا

ہو سکتا تھا۔ وہ سائیڈ پر کھڑا چند لمحے سوچتا رہا پھر تیزی سے آگے بڑھا
اور برآمدے میں پہنچ گیا۔ لیکن کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔
تھوڑی دیر بعد وہ پوری کوٹھی گھوم گیا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔
عمران کو خیال آیا کہ لازماً نیچے کوئی تہہ خانہ ہوگا اور زاراک وہیں چھپا
ہوا ہوگا لیکن اسی لمحے اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے
باہر کی طرف لپکا اور پھر لان میں بھاگتا ہوا وہ پھاٹک کی طرف بڑھ
گیا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی
کیونکہ اس کا خیال درست نکلا تھا۔ سائیڈ پھاٹک کا کنڈا باہر سے
بند تھا جب کہ بڑے پھاٹک کا کنڈا اندر سے بند تھا۔ اس کا مطلب
تھا کہ زاراک یہاں سے جا چکا ہے۔ اس نے کار نکال کر پھاٹک بند کیا اور
پھر سائیڈ پھاٹک کو باہر سے بند کر کے وہ چلا گیا۔

"لیکن وہ اتنی جلدی کہاں جا سکتا ہے" ——— عمران نے سوچا اور
دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار اندر
کی طرف دوڑا۔ وہ سمجھ گیا ہوگا کہ اس نے اس کے آنے کے بعد دوبارہ
ٹرانسمیٹر کال کی ہوگی اور ظاہر ہے جوزف اور جوانا نے کال ریسیو نہ کی ہوگی
اس لئے زاراک کو شک پڑ گیا ہوگا چنانچہ وہ یقیناً وہیں رانا ہاؤس ہی
گیا ہوگا کیونکہ ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ
وہ لوگ پہلے ہی زاراک کو عمران کی رانا ہاؤس میں موجودگی کا بتا چکے تھے۔
وہ تیزی سے اندر آیا اور پھر اس نے ایک کمرے میں پڑے ہوئے فون کا
رسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں
تک گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس" ـــ جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف! ـــ میں عمران بول رہا ہوں ـــ کوئی آدمی رانا ہاؤ
میں داخل تو نہیں ہوا" ـــ عمران نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس میں ـــ نہیں باس! ـــ کون یہاں داخل ہو سکـ
ہے" ـــ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حفاظتی نظام آن ہے" ـــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس! ـــ آپ نے جاتے ہوئے اُسے آف کرنے کے
کہا تھا اس لئے آف ہے" ـــ جوزف نے جواب دیا۔

"اُسے فوراً آن کر دو اور ویو چیکنگ مشین پر چیک کرو کہ کوئی آ
جو تمہارے اور جوانا کے قد و قامت کا ہے باہر موجود ہے یا نہیں۔
اگر ہو تو مجھے فون پر اطلاع دو۔ فون بند نہ کرنا" ـــ عمران
اُسے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد جو
کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو باس! ـــ کیا آپ لائن پر ہیں" ـــ جوزف نے

"یس ـــ کیا رپورٹ ہے" ـــ عمران نے پوچھا۔

"باس! ـــ حفاظتی نظام آن کر دیا ہے ـــ چیکنگ مشین
ایسا کوئی آدمی سامنے یا عقبی طرف سے نظر نہیں آرہا" ـــ
نے جواب دیا۔

"اوکے ـــ اور سنو! ـــ وہ تینوں آدمی جو رانا ہاؤس میں لائے

انہیں بلیو روم میں بند کر دو۔ میں جب خود آؤں گا تو انہیں ڈیل
ں گا" ـــ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور عمران نے
کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ زارا کسی اور مقصد کے لئے یہاں سے
ہے اور واپس نہیں آئے گا" ـــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
ر تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن اس
پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا، اچانک چھت پر روشنی کا جھماکا
ا اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم یکلخت اس طرح مفلوج ہو گیا جیسے
کے جسم میں دوڑنے والا خون اچانک منجمد ہو کر رہ گیا ہو۔ چونکہ ایسا
کے دوران ہوا تھا اس لئے ایک لمحے کے لئے ساکت ہونے کے
مران کسی کٹتے ہوئے درخت کی طرح لڑکھڑا کر پہلو کے بل فرش پر
ا اور پھر اسی طرح ساکت پڑا رہ گیا۔ اُسے اس طرح پڑے ہوئے اس
ے کے مطابق آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا تھا کہ اس کے
انوں میں دور سے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک کار کے اند
کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی
ں کے بعد بھاری قدموں کی آوازیں راہداری میں سے ہوتی ہوئی اس
کی طرف آنے لگیں۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا لیکن اس کے قدموں
اری آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ آنے والا دیو ہیکل قد و قامت کا
ہے۔

"ارے ـــ یہ کون ہے" ـــ اسی لمحے دروازے سے ایک

حیرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور آواز سنتے ہی عمران
والا زاراک ہے۔ دوسرے لمحے کسی نے اُسے جھٹکے سے سیدھا کر دیا
" اوہ — یہ تو عمران ہے — ہونہہ! — تو یہ ایکسائٹی رید
ہوا ہے — ویری گڈ" — عمران نے ایک دیو ہیکل مقامی آدمی
اوپر جھکا دیکھا جو اُسے غور سے دیکھنے کے ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا
عمران آواز سے ہی اُسے پہچان چکا تھا۔ پھر زاراک پیچھے ہٹ گیا
کے قدموں کی آواز کمرے کے باہر جاتی ہوئی سنائی دی۔ راہداری
کے بعد یہ آواز دور ہوتی چلی گئی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد آواز دوبارہ
کی طرف آتی سنائی دی اور پھر زاراک ایک بار پھر اس کے اوپر جھکا
اس بار اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی بوتل تھی۔ اس نے بوتل
کھولا اور بوتل کو عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں تک بوتل کو ناک
لگانے کے بعد اس نے بوتل ہٹالی اور خود بھی پیچھے ہٹ گیا۔
چند لمحوں بعد عمران کو یکلخت ایک زوردار چھینک آئی اور
ساتھ ہی اس کے منجمد اعصاب ایک جھٹکے سے حرکت میں آ گئے۔
" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران! — میں کسی بے بس آدمی کو
اور اس پر تشدد کرنے کا قائل نہیں ہوں اس لئے میں نے تمہیں
بغیر درست کر دیا ہے" — زاراک کی گھمبیر آواز سنائی دی اور
نے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ زاراک سا
چٹان کی طرح سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ اس کے چہ
بلا کا اعتماد تھا۔
" مجھے خوشی ہے زاراک! — کہ بڑے عرصے بعد ایک ایسے آ

ملا بڑا ہے جسے شریف دشمن کہا جا سکتا ہے" — عمران نے
راتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں زاراک کے اعتماد اور اس
مہذب پن کا قائل ہو گیا تھا۔
"تو تم مجھے پہچانتے ہو۔ حالانکہ میں نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ اس کا
ب ہے کہ میرے آدمی جو تمہاری اس عمارت رانا ہاؤس کی نگرانی کر
ہے تھے تمہاری قید میں چلے گئے ہیں" — زاراک نے چونکتے
ئے کہا۔
"ہاں! — اور یہ بھی بتا دوں کہ ٹرانسمیٹر پر آخری کالیں میں نے ہی
کی تھیں" — عمران نے بھی جوابی شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے — جو بھی کام میں کوتاہی کرتا ہے اس کا یہی حشر
ہیے — بہرحال ایک بات اور بتا دوں کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے
کمزور سمجھتے ہوئے تمہیں درست کرنے سے پہلے نہیں باندھا جبکہ
لوم ہے کہ مارشل آرٹ میں تمہاری شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی
اس کے باوجود میرے ضمیر نے یہ گوارا نہ کیا کہ تمہارا مقابلہ اس حالت
روں کہ تم بندھے ہوئے اور بے بس ہو — میں تمہیں مکمل دفاع
ں دینا چاہتا ہوں — بہرحال یہ بتا دو کہ میرے آدمی ہلاک ہو چکے
یا ابھی زندہ ہیں" — زاراک نے اسی طرح با اعتماد لہجے میں کہا۔
"زندہ ہیں" — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تمہارے تشدد کے سامنے ہتھیار ڈال
نی شناخت بھی کرا دی اور تمہیں یہاں کا پتہ بھی بتا دیا — اور کے
اب انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں — اگر تم یہاں سے زندہ

واپس جاسکو تو میری طرف سے مکمل اجازت ہے کہ تم انہیں گولی
سے اڑادو ـــــ میں اپنی ایجنسی میں ایسے کسی آدمی کا وجود برداشت
کرسکتا جو جان کے خوف سے دوسروں کے سامنے ہتھیار ڈال دے
زاراک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی بات پر عمران بھی حیران رہ گیا۔ زا
واقعی ایک عجیب کردار کا انسان ظاہر ہو رہا تھا۔

"مجھے خوشی ہے زاراک! ـــــ کہ تم اصول پسند آدمی ہو۔ لیکن
بتادوں کہ تمہارے آدمیوں پر نہ ہی اب تک کوئی تشدد ہوا ہے اور
انہوں نے اپنے یا تمہارے متعلق کچھ بتایا ہے" ـــــ عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ پھر تمہیں یہاں کا پتہ اور میرے متعلق کیسے معلوم ہو
اس بار زاراک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے تمہاری آمد کا پہلے سے علم تھا کہ تم اپنی ایجنسی کے چار آدم
سمیت یہاں آرہے ہو اور تمہارا مشن سیکرٹ سروس کا خاتمہ، سیکر
سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی اور اس سے پہلے وہاں سے ایک خصوصی
کا حصول ہے ـــــ اور مجھے معلوم ہے کہ تم صرف میرے متعلق
جانتے ہو گے اس لئے میں شہر میں پھرتا رہا ـــــ پھر تمہارے آدم
کو میں نے رانا ہاؤس کے باہر نگرانی کرتے ہوئے ایک مشین کے ذ
چیک کر لیا۔ میں نے ان تینوں کو اغوا کرالیا ـــــ پہلے میں بھی انہیں
ہی سمجھا تھا لیکن پھر ان میں سے ایک کا میک اپ واش کیا گیا تو وہ
نکلا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ لازماً تمہارے ہی آدمی ہوں گے
پوچھ گچھ پر وہ سر سے تمہارے وجود سے ہی منکر گئے لیکن پھر تمہاری

تھی جو میں نے اٹنڈ کی اور تم میں یہ بری عادت ہے کہ تم اپنا
تے ہو ـــــ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ ان تینوں کا تعلق تم سے
اور تم بھی یہاں پہنچ گئے ہو ـــــ پھر میں نے ایک خصوصی مشین
لیے تمہاری ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ اس جگہ
پتہ چلا لیا جہاں سے تم نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی چنانچہ میں یہاں آگیا
وہی خالی پڑی ہوئی تھی اور سائیڈ پھاٹک کا باہر سے کنڈا بند دیکھ
سمجھ گیا کہ تم باہر گئے ہوئے ہو ـــــ میرا خیال تھا کہ تم وہیں
یں گئے ہو گے اس لئے میں نے وہاں فون کر کے معلوم کیا لیکن
ں نہ گئے تھے ـــــ فون بند کر کے میں دروازے کی طرف بڑھا
کہ اچانک چھت پر سے روشنی کا جھماکا ہوا اور میرا جسم مفلوج ہو گیا
کے بعد تم آگئے" ـــــ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اسی لئے ایکسائٹی ریز کا فائر ہوا کہ تم نے فون کرنے کے
ریسیور کریڈل پر عام انداز میں رکھ دیا ہو گا۔ یہ ایک جدید حفاظتی انتظام
ـــــ بہرحال اب تم آگئے ہو تو میں تمہیں ایک پیشکش کرنا چاہتا
کہ اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تفصیلات معہ ان کے موجودہ
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حفاظتی انتظامات
تفصیلات خود ہی بتادو تو میں تمہیں انگلی لگائے بغیر یہاں سے جانے
اجازت دے دوں گا۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو بے شک سیکرٹ سروس
ممبران اور اس کے چیف کو میرے متعلق بتا دینا اور چاہو تو خود علیحدہ
یا اور چاہو تو ان کے ساتھ مل کر میرے مقابلے پر آجانا۔ جیسے تمہاری
ہو کر لینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا" ـــــ زاراک نے کہا۔

"ویری گڈ ـــــ واہ ! اسے کہتے ہیں شرافت ـــــ تم جیسا ترام
سیکرٹ ایجنٹ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہر حال میں تمہاری طر
طاقتور تو نہیں ہوں اس لئے کھڑے کھڑے تھک گیا ہوں ـــــ کیا ا
نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں بیٹھ کر اطمینان سے مذاکرات کریں۔ یقین رکھو
میں تمہاری مرضی کے بغیر اس کوٹھی سے باہر نہیں جاؤں گا" ـــــ عمان
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ آؤ بیٹھو" ـــــ زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک بات اور ـــــ اگر تم چاہو تو میں فون کر کے تمہارے ساتھیوں
کو بھی یہاں بلوالوں۔ ظاہر ہے کہ تم جیسے باس کو تو میں نہیں کہہ سکتا کہ
مجھے چائے یا کافی پلاؤ ـــــ اور چائے یا کافی پیئے بغیر میرا ذہن کام نہیں
کرتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو ـــــ تم واقعی ذہین آدمی ہو ـــــ تمہارا مطلب ہے کہ میں تم
فون کرنے کی اجازت دوں اور خود صوفے پر بیٹھ جاؤں تاکہ تم فون کر
جیسے ہی پہلے کی طرح رسیور رکھو، ایکسائٹی ریز مجھ پر فائر ہو جائیں
ویری گڈ ـــــ واقعی ذہانت اسے کہتے ہیں۔ تم نے یہ بات کر کے مج
متاثر کیا ہے عمران" ـــــ زاراک نے اسی طرح سر ہلاتے ہوئے ک
جیسے وہ عمران کی ذہانت کی کھلے دل سے تعریف کر رہا ہو۔ اور عمرا
ہنس پڑا۔

"میرے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں تھی ـــــ بہر حال میں فون
رسیور تمہیں دے دونگا۔ تم خود رکھ لینا۔ مجھے واقعی چائے اور کافی کی طلم
ہو رہی ہے" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

یک ہے ۔ کر لو فون" ـــــ زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور
طمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔
ران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
ران بول رہا ہوں جوزف ـــــ بلیو روم میں سے کسی ایک کی فون
اؤ" ـــــ عمران نے کہا۔
باس" ـــــ دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ
ر علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔
" ـــــ تھوڑی دیر بعد ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔
ـــــ تم خود بات کر لو اپنے آدمی سے اور انہیں یہاں آنے کا کہہ دو
ہے وہ میری بات کو غلط سمجھیں" ـــــ عمران نے ماؤتھ پیس پر
تے ہوئے صوفے پر بیٹھے ہوئے زاراک سے کہا اور زاراک نے
کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔
ـــــ زاراک بول رہا ہوں ـــــ کون بول رہا ہے" ـــــ زاراک
انہ تھا۔
بقر ٹین بول رہا ہوں باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
! ـــــ عمران یہاں میرے پاس پہنچ گیا ہے اور ہمارے درمیان
ہو رہے ہیں ـــــ مجھے یقین ہے کہ یہ مذاکرات کامیاب رہیں
لئے تم اپنے دونوں ساتھیوں کو لے کر یہاں کوٹھی پر آ جاؤ۔ فوراً"
تیز لہجے میں کہا۔
باس" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔
"ہیلو جوزف کو فون دو مسٹر زیڈ تھری ین" ---- عمران نے رسیو
لے کر کہا۔
"یس باس ---- جوزف بول رہا ہوں" ---- جوزف کی آواز سنائی
"جوزف! ---- تینوں قیدیوں کو رہا کر دو اور سپیشل حفاظتی نظام آ
کر کے انہیں خود پھاٹک سے باہر پہنچا دو ---- اب انہیں قید رکھ
کی ضرورت نہیں کیونکہ اس بار شریف دشمنوں سے واسطہ پڑا ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ---- دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور عمران نے
رسیور زاراک کے ہاتھ میں دے دیا۔
"لو اب اسے جس طرح جی چاہے رکھ دو" ---- عمران نے کہا
زاراک نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ لیکن عمران نے دیکھا
کہ اس نے واقعی رسیور کو عام انداز سے الٹ کر رکھا تھا۔
"ویسے مجھے یہ طریقہ کار پسند آیا ہے۔ لیکن تمہاری یہ ایکسائٹی با
نے رسیور رکھے جانے کے کافی دیر بعد فائرنگ کی ہے ---- اگر م
رسیور رکھتے ہی باہر نکل جاتا تو فائر کا نشانہ نہ بن سکتا" ---- عمران
صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"کوئی تکنیکی گڑبڑ ہو گئی ہو گی ورنہ تو یہ فوراً فائر ہو جاتی ہے" ---
زاراک نے جواب دیا اور پھر وہ اس کے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔
"تمہارے آدمیوں کے لئے پھاٹک کھولنا پڑے گا" ---- عمران نے
"نہیں ---- انہیں معلوم ہے کہ باہر سے پھاٹک کس طرح کھلتا۔

ں گے ---- بہرحال تم نے میری پیشکش کا جواب نہیں دیا" ---
ے کہا۔
"ایک کپ کافی یا چائے کا پی لوں، پھر جواب بھی دے دیتا ہوں۔
ی کیا جلدی ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ے اثبات میں سر ہلا دیا۔
علوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو میں
لوں" ---- زاراک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
ے اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے زاراک! ---- تم
و۔ جو چاہے کرتے رہو ---- اجازت تو مہمان کو لینی پڑتی ہے"
ے مسکراتے ہوئے کہا۔
ں میں شراب میری کار میں پڑی ہے۔ میں یہاں سے ایک اڈے
ب لینے ہی گیا تھا۔ کیونکہ جو شراب یہاں موجود تھی وہ میرے مطلب
ہ۔ لیکن کوٹھی میں داخل ہوتے ہی مجھے احساس ہو گیا کہ یہاں کوئی
بات ہوئی ہے اس لئے میں شراب اٹھائے بغیر ہی اندر آ گیا
ب مجھے شراب لینے باہر جانا ہے۔ اس لئے کہیں تم یہ نہ سوچ
فرار ہو رہا ہوں" ---- زاراک نے صوفے سے اٹھتے ہوئے
ران بے اختیار ہنس دیا۔
ت خوب ---- یہ بات واقعی تم نے خوب سوچی ہے کہ تمہارے
ے میں یہ سمجھوں کہ تم فرار ہو رہے ہو۔ حالانکہ میں اگر باہر جاتا
علق یہ بات تم سوچ سکتے تھے" ---- عمران نے ہنستے ہوئے
واقعی اس عجیب و غریب کردار کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز

ہو رہا تھا۔ زاراک کے بارے میں جو فائل اس کے پاس تھی اس میں ا
باتیں درج نہ تھیں۔ صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ وہ انتہائی ماہر لڑاکا، انتہا
طاقتور اور اصول پسند آدمی ہے۔ لیکن یہاں زاراک کا جو کردار سامنے
آ رہا تھا اس نے واقعی اس کے ذہن میں ایک خوشگوار سی ہلچل
کر دی تھی۔ حالانکہ عمران زندگی میں بے شمار مجرموں اور سیکرٹ ایجنٹوں سے
ٹکرا چکا تھا لیکن زاراک واقعی ان سب سے مختلف تھا۔ زاراک اس
دوران باہر جا چکا تھا اور پھر جب اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ
میں رُوسیاہی شراب کی ایک بڑی بوتل موجود تھی۔

"میرے آدمی آ گئے ہیں اور میں نے انہیں کافی بنانے کا کہہ دیا۔
میرا چوتھا آدمی تمہارے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ میں نے اُسے بھی کا
میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال کر کے بلا لیا ہے" —— زاراک نے بڑے
دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر صوفے پر بیٹھ کر اس نے
بوتل کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا کر غٹاغٹ پینا شروع کر د
رُوسیاہ کی بنی ہوئی شراب انتہائی تیز ترین شراب سمجھی جاتی تھی لیکن
زاراک اُسے اس طرح پی رہا تھا جیسے پانی پی رہا ہو۔ پوری بوتل حلق میں
انڈیلنے کے بعد اس نے بوتل کو ہونٹوں سے علیحدہ کیا اور پھر لاپرواہی
سے اُسے ایک طرف اچھال دیا۔ دنیا کی تیز ترین شراب کی ایک بڑی بوتل
پی جانے کے باوجود اس کے چہرے کا رنگ ذرا سا بھی نہ بدلا تھا۔

"تم یہ مقامی میک اپ صاف کر دو تاکہ مجھے کم از کم تمہاری اصل شکل
کی زیارت تو ہو سکے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! —— اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا —— ٹھیک ہے

لے تم کافی پیو —— میں میک اپ صاف کر آتا ہوں" —— زاراک
اور اٹھ کر اطمینان سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر اس کے
سے پہلے وہ زیڈ تھرٹین کافی کی ایک بڑی پیالی اٹھائے اندر داخل
اس نے خاموشی سے پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھی اور واپس
لگا اس کا چہرہ بری طرح اترا ہوا تھا۔

یک منٹ مسٹر زیڈ تھرٹین" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ے پڑا لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

تہارا اترا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم زاراک سے خوفزدہ ہو —— لیکن
کرو۔ میں نے اُسے بتا دیا ہے کہ تم نے کچھ نہیں بتایا اور اس نے
بات پر یقین بھی کر لیا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تھرٹین کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

وہ —— بے حد شکریہ —— ورنہ ہماری زندگی بہر حال ختم ہو جاتی ——
ن معاملات میں انتہائی بے رحم واقع ہوا ہے" —— زیڈ تھرٹین نے
قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور اس
تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ عمران نے خاموشی سے کافی کی پیالی اٹھائی
سے سپ کرنے لگا۔ پھر جیسے ہی اس نے پیالی ختم کی، زاراک کمرے
خل ہوا لیکن اس بار وہ اپنے اصل چہرے میں تھا اور چہرے کے
سے بھی وہ خاصا خوش شکل اور وجیہہ تھا۔

ذ —— تم نے خوامخواہ مقامی میک اپ کر کے اپنے چہرے کو بدصورت
یا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

شکریہ" —— زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے

صوفے پر بیٹھ گیا۔
"ہاں! اب تم نے کافی پی لی ہے ـــ اب تم تفصیل بتا دو"۔
زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تفصیل بتادوں ـــ کس کی ـــ کافی کی تفصیل" ـــ عمران
حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"کافی کی نہیں ـــ جو بات میں نے کی تھی، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ممبران اور ہیڈ کوارٹر کی تفصیل" ـــ زاراک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا
"لیکن تم نے تو پیش کش کی تھی۔ پہلے پیشکش کے ماننے یا نہ ما
کا تو فیصلہ ہو جائے۔ اس کے بعد ہی تفصیل کا نمبر آتا ہے ـــ تم
اصول پسند ہو۔ پھر یہ بے اصولی کیوں کر رہے ہو" ـــ؟ عمرا
نے کہا۔
"کیا مطلب! ـــ کیا تم میری پیشکش سے انکار کرنا چاہتے ہو"۔
زاراک نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اُسے عمران کی ا
بات پر شدید حیرت ہوئی ہو۔
"یہ تو میرے جواب دینے پر منحصر ہے کہ میں انکار کرتا ہوں یا اقرا
تم نے از خود کیسے فیصلہ کر لیا کہ میں لازماً انکار کر دوں گا" ـــ عمران
اب واقعی لطف آرہا تھا۔
"تم نے جس طرح میرے آدمیوں کو یہاں بلوایا ہے اس سے تو میں
سمجھا تھا کہ تم نے میری پیشکش قبول کر لی ہے اور تم کافی پینے کے
تفصیل بتاؤ گے اور اب تمہاری ہچکچاہٹ سے البتہ یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ
انکار کر رہے ہو۔ حالانکہ ان حالات میں انکار کا تو سوچا بھی نہیں جا سکا

نے اس بار واقعی اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
ن حالات میں" ـــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
ن حالات میں کہ پہلے میں تمہارے مقابلے میں اکیلا تھا اور اب میرے
ر اور آدمی بھی یہاں موجود ہیں" ـــ زاراک نے کہا اور عمران
یار ہنس پڑا۔
تمہارے آدمیوں کو یہاں بلانے پر تم نے یہ سمجھا کہ میں نے تمہاری
قبول کر لی ہے ـــ ایسی کوئی بات نہیں زاراک ـــ تمہارے
لو تو میں نے اس لئے یہاں بلایا تھا کہ اگر بفرض محال ہمارے
کامیاب نہیں ہوتے تو کم از کم تمہارے دل میں یہ حسرت باقی
ر تم اکیلے تھے اس لئے مار کھا گئے ـــ اب تمہارے چار
بھی موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں تربیت
ں۔ اس لئے کم از کم پانچ آدمیوں کی موجودگی کے بعد تمہیں
ہ باقی نہ رہے گا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک
یں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اب اس طرح عمران کو دیکھ
جیسے اُسے عمران کی دماغی صحت کے بارے میں شبہ ہو رہا ہو۔
تم میرے علاوہ میرے چار ساتھیوں کو لڑنے کے لئے بلایا ہے۔
ہمارا خیال ہے کہ تم مجھ سے لڑنے کے بعد اس قابل رہ جاؤ گے کہ
ساتھیوں سے بھی لڑ سکو ـــ پہلے تو میں سمجھا تھا کہ تم خاصے
آدمی ہو۔ لیکن اب تمہاری بات سُن کر مجھے اپنا خیال بدلنا پڑ رہا
ـــ زاراک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
بدیلی خیالات متحرک ذہن کی علامت ہوتی ہے اور سنجانے ابھی

تمہیں اور کتنے خیالات بدلنے پڑیں۔ اس لئے فی الحال حیرت کا اظہار
چھوڑو اور مذاکرات کا آغاز کرو" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ---- ٹھیک ہے۔ بہرحال میں پیشکش کر چکا ہوں۔ اب
کیا جواب ہے تمہارا" ---- زاراک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"پہلے یہ بتاؤ کہ اگر میں انکار کر دوں تو پھر تم کیا کرو گے" ----
عمران نے کہا۔
"تو پھر میں تمہاری روح سے اپنے سوالات کے جواب حاصل کرو
گا اور اس کا طریقہ مجھے آتا ہے" ---- زاراک کا لہجہ یکلخت انتہا
سرد ہو گیا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں اور ہونٹ بھینچ گئے تھے۔
"ارے ارے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ---- ابھی م
نے انکار نہیں کیا" ---- عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تم انکار کر کے بھی دیکھ لو مسٹر عمران! ---- زاراک میں اتنی طاقت
ہے کہ وہ تمہارے انکار کو اقرار میں زبردستی تبدیل کرا سکے" ---- زاراک
نے کہا۔
"ویری گڈ ---- آدمی کو واقعی اپنے اوپر ایسا ہی اعتماد ہونا چاہیئے
بہرحال اب میرا جواب سن لو ---- اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے بارے میں تفصیلات مہیا کر دوں تو اس کے جواب میں م
طرف سے بھی ایک پیشکش سن لو کہ تم مجھے سپر آف مشین کی تفصیلات
بتا دو جو ڈاکٹر آنوف کی تحویل میں ہے ---- اور یہ بھی بتا دو کہ یہ مشین
کہاں رکھی گئی ہے ---- اب بولو، تبادلہ کرتے ہو معلومات کا" ----
عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور زاراک کے چہرے پر ایک

ے کے تاثرات ابھر آئے۔
نم ---- تم ---- میری توقع سے کہیں زیادہ باخبر آدمی ثابت ہو رہے
---- تمہیں سپر آف مشین کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا ہے" ----
نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
ابات کو چھوڑو ---- مجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے اگر میں تمہیں
و شاید حیرت کی شدت سے تمہارے دل کی دھڑکن ہی رک
---- میں نے تو جوابی پیشکش کی ہے۔ تم یہاں سیکرٹ سروس
رہنا میں روسیاہ جا کر وہ سپر آف مشین حاصل کرنے کی کوشش
نتیجہ جو بھی نکلے۔ بہرحال میرے خیال میں یہ نہ تمہارے لئے
سودا ہے اور نہ میرے لئے" ---- عمران نے کہا۔
تمہاری پیشکش قبول نہیں ---- اب بولو" ---- زاراک نے
یدہ لہجے میں کہا۔
ر مجھے بھی تمہاری پیشکش قبول نہیں ہے" ---- عمران
ح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
ر بار کہہ رہا ہوں کہ سوچ لو۔ اس کے بعد شاید تمہیں سوچنے کی
ہی نہ ملے" ---- زاراک کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے
ئے۔
یسا کرو کہ اپنے چاروں ساتھیوں کو بھی یہاں بلا لو تاکہ تمہارے
دی حسرت باقی نہ رہے" ---- عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔
ہہ ---- تو تم زاراک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ورنہ اس
جواب نہ دیتے" ---- زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے بھی میرے متعلق صرف فائل پڑھی ہوئی ہے ۔۔۔ اگر تم
لڑنے کے موڈ میں ہو تو میں تیار ہوں لیکن میری ایک شرط ہو گی"۔
عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط ۔۔۔ کیسی شرط" ۔۔۔ ؟ زاراک نے چونکتے ہوئے پوچھا

"یہی کہ شکست کھانے کے بعد تم نے یہ بات نہیں کہنی کہ مجھے
پاس رکھ لو۔ میں پہلے ہی ماسٹر کلر کے جوانا کو بھگت رہا ہوں۔ اُسے
تمہاری طرح اپنے آپ پر بے پناہ اعتماد تھا" ۔۔۔ عمران نے
سے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کلر کا جوانا ۔۔۔ اوہ تو تم اس گھٹیا لڑاکے سے جیت کر اپنے آ...
کو چیمپئن سمجھنے لگ گئے ہو ۔۔۔ بہت خوب مسٹر عمران ! ۔۔۔ ت...
آج تک لڑائی دیکھی نہیں ہے" ۔۔۔ زاراک نے کہا اور ایک جھٹکے
اُٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اسی طرح اطمینان سے صوفے پر بیٹھا تھا۔ زاراک
لمحے خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا پھر تیزی سے دروازے کی طرف

"زیڈ تھرٹین" ۔۔۔ اس نے دروازے کے قریب جا کر زور سے
دی اور واپس اندر آ گیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسرے لمحے زیڈ تھرٹین تیزی سے در
نمودار ہوا۔ اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"عمران کو عزت و احترام سے پھاٹک سے باہر چھوڑ آؤ" ۔۔۔
نے کہا تو عمران واقعی چونک پڑا۔

"جاؤ عمران ! ۔۔۔ تم نے اپنے آپ کو مہمان کہہ کر اور میری چھت
نیچے کافی پی کر مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں تمہیں فوری طور پر کچھ نہ کہوں

...ے اصول کے خلاف ہے کہ میں کسی مہمان سے کوئی زیادتی کروں لیکن
...مے سے باہر جانے کے تین گھنٹوں بعد تم مہمان نہیں رہو گے ۔۔۔ اس
...د تمہارا جو حشر ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے" ۔۔۔ زاراک
...نہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تین گھنٹوں کی رعایت کا کیا مقصد ہے" ۔۔۔ عمران نے صوفے
...ٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تین گھنٹوں میں کافی کا اثر تمہارے جسم سے ختم ہو جائیگا اور تم
مہمان نہ رہو گے البتہ تمہارے لئے یہ تین گھنٹے جان بچانے کے بھی
...نہ ہیں ۔۔۔ اگر ان تین گھنٹوں میں تم میری پیشکش قبول کر لو تو"۔
...نے کہا۔

"...ایسی بات تھی تو تم نے کافی کیوں پلوائی تھی نہ پلواتے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"...ں اس وقت یہی سمجھا تھا کہ تم میری پیشکش قبول کر چکے ہو ۔۔۔ بہرحال
...ے اصولوں کا پابند ہوں اور پابند رہنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ زاراک نے کہا۔

"...ری گڈ۔ تم واقعی اصول پسند ہو۔ اگر مجھے تمہارے اس اصول کا پتہ ہوتا
...فی طلب ہی نہ کرتا۔ بہرحال میری پیشکش پر بھی غور کرتے رہنا میں اس
اپنے فلیٹ میں ہی رہونگا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
...ن بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"...چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ۔ میں تمہیں بہرحال ڈھونڈ نکالوں گا"۔
...لے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا، اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے سے
اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں کرسی پر بیٹھا ایک
کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجی
بلیک زیرو یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے رسالہ پھینک کر
کے کناروں پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبائے تو سیٹی کی آواز آنی بند ہو گئ
اس کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ سکر
ایک آدمی دانش منزل کی سائیڈ دیوار پر چڑھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا او
دیکھتے ہی دیکھتے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ
تھا۔ نیچے کود کر پہلے تو اس آدمی نے اپنا توازن درست کیا اور پھر وہ تی
سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ چہرے سے وہ کوئی مقامی آدمی ہی
آ رہا تھا۔
" یہ کون ہو سکتا ہے ۔۔۔ کیا زارا کا کوئی آدمی ہے " ۔۔۔ بلیک
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ آدمی ا

ط انداز میں چلتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کے
تھ خالی تھے۔
ک زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسرے
دمی اس طرح اچھل کر ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے فرش پر گرا جیسے کسی
اُسے اٹھا کر پٹخنی دے دی ہو۔ زمین پر گر کر وہ چند لمحے تڑپا اور
ت ہو گیا۔
ک زیرو نے بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس نے میز کی دراز
ور اس کے اندر موجود ایک ریموٹ کنٹرول آلے کی طرح کا آلہ باہر
اس نے اس پر موجود مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے دوسرے لمحے
کرین دوبارہ روشن ہو گئی۔ لیکن اس بار وہ چار برابر حصوں میں تقسیم
ر حصے پر دانش منزل کے چاروں طرف بیرونی مناظر نظر آ رہے
ک زیرو غور سے ان مناظر کو دیکھتا رہا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ
والے آدمی کا کوئی دوسرا ساتھی تو باہر موجود نہیں ہے لیکن چاروں
تحال معمول پر تھی۔ کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا۔ کافی دیر چیکنگ
بعد آخر کار اس نے مطمئن ہو کر آلے کے بٹن آف کئے اور اس
ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ اس نے آلہ واپس میز کی دراز میں ڈالا
ز بند کر کے اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے اپنا مخصوص
ال کر سر اور منہ پر چڑھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ
تک برآمدے کے سامنے فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا
و نے ایک لمحے کے لئے برآمدے میں رک کر ادھر ادھر کا جائزہ
آگے بڑھ کر اس نے اس آدمی کو کاندھے پر لادا اور اٹھا کر گیسٹ روم

کی طرف بڑھ گیا۔ گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر اس نے اُسے اندر موجود
پر لٹایا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل آیا۔ باہر سے مخصوص لاک لگانے
بعد وہ تیزی سے چلتا ہوا واپس آپریشن رُوم کی طرف بڑھ گیا۔ آپریشن روم
پہنچ کر اس نے نقاب اتارا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ تیزی
کمرے کے ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میز پر رکھے
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو گھنٹی کی آواز سن کر مڑا اور اس
میز کے قریب پہنچ کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو! ——— مجھے اچانک خیال آگیا تھا
کہیں وہ زاراک اور اس کے آدمی دانش منزل پر ریڈ نہ کریں۔ اس
ہو سکتا ہے کہ تم کسی فیشن میگزین میں محو نظارہ ہو کر حفاظتی نظام آن کر
ہی بھول جاؤ" ——— دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"حفاظتی نظام تو آن ہے لیکن آپ نے بروقت فون کیا ہے
مقامی آدمی ابھی دیوار کود کر اندر آیا ہے۔ میں نے اُسے ریزاٹیک
بیہوش کر کے گیسٹ روم میں ڈال دیا ہے ——— بیرونی مناظر بھی
کر لئے ہیں۔ اس کا کوئی دوسرا ساتھی موجود نہیں ہے۔ میں اب اس
پوچھ گچھ کرنے جا ہی رہا تھا کہ آپ کا فون آگیا۔ لیکن کیا اس زاراک کا
پتہ چلا ——— میرے پاس تو کوئی رپورٹ نہیں آئی" ——— بلیک
نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ اس سے ایک تفصیلی ملاقات بھی ہو چکی ہے

یف اور با اصول آدمی ہے ——— تم ایسا کرو کہ اس آدمی کا
اپ چیک کرو اور پھر مجھے فلیٹ کے خصوصی فون پر بتاؤ کہ یہ واقعی
ہے یا روسیاہی ہے" ——— عمران نے کہا۔
ہی ——— اوہ! آپ کا مطلب ہے کہ زاراک کا آدمی ہوگا" ———
نے چونکتے ہوئے کہا۔
ا ——— اور اگر واقعی وہ زاراک کا آدمی ہے تو پھر مجھے خود آکر اس
کرنا پڑے گی ——— لیکن اگر کوئی مقامی ہے تو اس سے کچھ
لینا ——— پھر تم خود ہی اس سے مغز ماری کرتے رہنا" ———
جواب دیا۔
ہے۔ میں چیک کر کے بتاتا ہوں" ——— بلیک زیرو نے کہا
ھ کر وہ تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
ں کمرے میں موجود تھا جس میں گیسٹ روم میں لگی ہوئی خفیہ
نٹرول نصب تھا اس نے ایک مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر
ہ لمحے مشین کے درمیان سکرین روشن ہوئی اور اس پر گیسٹ روم
منظر نظر آنے لگ گیا۔ کمرے میں وہ مقامی آدمی اسی طرح بے حس و
ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے
ے گیسٹ روم میں نیلے رنگ کی روشنی کے جھماکے ہونے شروع
اس کے ساتھ ہی سکرین پر پڑے ہوئے آدمی کا کلوز اپ نظر
نیلے رنگ کے جھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔ بلیک زیرو نے ایک
یا تو دوسرے لمحے وہ سکرین پر نظر آنے والے اس آدمی کا چہرہ
ے بڑا۔ جیسے ہی نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا ہوتا، اس آدمی کا

اصل چہرہ ایک لمحے کے لئے سکرین پر ابھرتا۔ اس وقت وہ چہرہ غیر
آتا تھا۔ البتہ جھماکا ختم ہوتے ہی وہ دوبارہ مقامی نظر آنے لگ جا
ہونے والے جھماکوں میں وہ اس کا چہرہ دیکھتا رہا اور پھر اس نے ا
سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔
اچھی طرح چیک کر چکا تھا کہ گیسٹ روم میں پڑا ہوا آدمی مقامی نہ
بلکہ غیر ملکی ہے اور اس کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ
رُوسیاہی ہو سکتا ہے۔

بلیک زیرو نے مشین آف کی اور پھر واپس آپریشن رُوم میں آ گ
نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ میں موجود خصوصی فون کے ن
کرنے شروع کر دیئے کیونکہ عمران نے خاص فون پر ہی کال کر
لئے کہا تھا۔

"علی عمران بزبانِ خود بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہو
دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب! ——— طاہر بول رہا ہوں۔ میں نے چیک ک
وہ واقعی میک اَپ میں ہے اور خدوخال کے لحاظ سے رُوسیاہی
ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آرہا ہوں ——— سپیشل و
آؤں گا" ——— دوسری طرف سے عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور پھر اپنی
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُسے عمران کے لئے سپیشل وے کھولنے کی ض
تھی کیونکہ اُسے کھولنے کا مخصوص کوڈ عمران جانتا تھا اور سپیشل وے سا

زیرو دونوں کی آواز میں ہی کھل سکتا تھا۔ پھر تقریباً بیس پچیس
کمرے میں ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو
کر سر ہلایا اور میز کے کنارے پر لگے ہوئے بیشمار بٹنوں میں سے
پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر سکرین روشن ہوئی۔ اس کے
سکرین پر عمران نظر آیا جو سپیشل وے سے اندر آرہا تھا۔
نے بٹن آف کر دیا اور چند لمحوں بعد عمران ایک مخصوص دروازے
ن رُوم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
نمبر کے گیسٹ روم میں ہے وہ آدمی" ——— ؟ عمران نے اندر
تے ہی پوچھا۔
ر میں" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی
کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا کیونکہ ظاہر
عمران نے ہی اس سے پوچھ گچھ کرنی تھی اور چونکہ عمران بیرونی
سے گیسٹ رُوم کی طرف گیا تھا اس لئے اب مشین بھی آپریٹ
نی لیکن پانچ منٹ بعد ہی عمران تیزی سے واپس آیا تو اس
ں کوئی چھوٹی سی چیز پکڑی ہوئی تھی جس پر خون لگا ہوا تھا
ے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ پوچھتا، عمران انتہائی تیز رفتاری سے
ی طرف جانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی
یباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی موجود

ہوا عمران صاحب! ——— یہ کیا چیز تھی جو آپ نے پکڑی ہوئی
——— بلیک زیرو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

” معاملات اُلجھتے جا رہے ہیں بلیک زیرو! ۔۔۔ وہ آدمی مر
میں جب دروازہ کھول کر اندر گیا تو وہ صرف بیہوش تھا لیکن جیسے
نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ وہ ایک لمحے کے لئے بر
تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا لیکن اس کی موت ظاہر کر رہی
وہ کسی زوردار جھٹکے سے مرا ہے چنانچہ میں نے اس کی تلاشی لی لیکن
میں کچھ موجود نہ تھا لیکن پھر اس کے جسم کے معائنے کے دوران اس
کلائی میں اس بٹن کی نشاندہی ہو گئی۔ اسے گوشت کے اندر رکھا گیا
اس جگہ باہر کی جگہ جلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ میں نے اسے باہر نکال
اب لیبارٹری کے تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ نئی ساخت کا کوئی
آلہ تھا لیکن وہ جل چکا تھا اس لئے اس پر مزید تحقیق نہیں ہو سکی۔ ال
کی اندرونی ساخت بتا رہی تھی کہ اسے جلے ہوئے زیادہ وقت نہیں
اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی میں نے اسے ہوش میں لانے کی کو
کی اس کو خصوصی طور پر آپریٹ کیا گیا اور نہ صرف اس سے پیدا
کسی خاص جھٹکے نے اس آدمی کا دل روک دیا بلکہ اس سے یہ آل
گیا ہے“ ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے

” اوہ! ۔۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ آف ہونے سے پہلے کا
تھا حالانکہ ایسا ممکن تو نہیں ۔۔۔ خصوصی حفاظتی نظام آن ہو
سے تو اسے آف ہو جانا چاہیئے تھا ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک

” ہاں! ۔۔ ہونا تو چاہیئے تھا لیکن ایسا ہوا نہیں ہے ورنہ یہ
وقت آف نہ ہوتا جس وقت میں اس آدمی کو ہوش میں لانے کی
کر رہا تھا“ ۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر

نا یہ یہاں آیا کس مقصد کے لئے ہو گا“ ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو

بھی مقصد پوچھ رہے ہو ۔۔۔ ظاہر ہے وہ اندر اس لئے آیا
ں وی۔ ڈی بٹن کے ذریعے دانش منزل کے اندرونی نظام کو
یا سکے ۔۔۔ تم اس کے پاس کھُلے چہرے کے ساتھ گئے تھے؟
ے کہا۔

۔۔ میں نے نقاب پہن رکھا تھا“ ۔۔۔ بلیک زیرو نے
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہے ۔۔۔ لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ زاراک اس طرح
ٹھانا چاہتا ہو گا“ ۔۔۔ عمران نے کہا۔

ا ۔۔ آپ نے پہلے بتایا تھا کہ زاراک سے آپ کی ملاقات ہو چکی
کہاں ہوئی ہے اور کب ہوئی ہے“ ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے
اور عمران مسکرا دیا۔

خوشگوار ماحول میں ملاقات ہوئی ہے ۔۔۔ وہ واقعی
ردار کا مالک ہے“ ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ے زاراک کے ساتھیوں کے پکڑے جانے سے لے کر زاراک
سے باہر آنے تک کے سارے حالات بتا دیئے۔

ہے ۔۔ ویسے آپ کو اسے وہاں اس طرح چھوڑ کر نہ آنا
“ ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

دراصل اب زاراک سے زیادہ اس سپر آف مشین میں دلچسپی
ہے۔ زاراک کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اُسے تو دوبارہ بھی

ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ میرا خیال تھا کہ میرے جاتے ہی وہ ـــــ کے۔ جی
کے مارشل گاز یلا یا اس ڈاکٹر آنوف کو فون پر یا ٹرانسمیٹر پر یہ ضرور بتا
کہ سپر آف مشین کے بارے میں مجھے علم ہے ـــــ میں نے وہاں کر
کے نیچے سپیشل ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا اس طرح مجھے ان کے در
ہونے والی بات چیت سے اس بارے میں مزید معلومات مہیا ہو
گی۔ لیکن میں نے باہر آنے کے بعد جب اس سپیشل ڈکٹا فون کا رسیـ
آن کیا تو وہاں خاموشی تھی حالانکہ وہ ڈکٹا فون آف نہ ہوا تھا بلکہ کام
تھا لیکن کہیں سے کوئی ذرا سی بھی آواز پیدا نہ ہو رہی تھی۔ ڈکٹا
اس قدر طاقتور تھا کہ پوری عمارت میں کہیں بھی پیدا ہونے والی ہلکی
ہلکی آواز بھی واضح طور پر کیچ کر سکتا تھا لیکن کوئی آواز بھی نہ سنائی
رہی تھی ـــــ چنانچہ میں دوبارہ کوٹھی کے اندر گیا تو میری یہ دیکھ
حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ دو کاریں
موجود تھیں ـــــ زاراک اور اس کے چار ساتھی غائب تھے۔
میں نے مزید چیکنگ کی تو ایک خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا جو ملحقہ کوٹھی
اندر جا نکلتا تھا لیکن یہ کوٹھی بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بعد
وہاں سے واپس فلیٹ آ گیا اور میں نے ٹائیگر کو کہہ دیا ہے کہ وہ
کوٹھی کی مکمل تلاشی لے کر مجھے رپورٹ دے اور تمہیں فون کرنے
پہلے اس کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کوٹھی میں سوائے
اور دوسرے عام سامان کے اور کوئی چیز موجود نہیں ہے جس پر مجھے
آیا کہ کہیں تم نے دانش منزل کا حفاظتی نظام آن نہ کیا ہو اور یہ
وہاں حملہ کر دیں۔ اس کے بعد کے حالات کا تمہیں علم ہے"۔

سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
بہرحال وہ کچھ بھی کرے، وہ دانش منزل میں تو ریڈ کرنے میں کامیاب
ہو سکتا۔ یہ تو طے شدہ بات ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
نہیں ـــــ اس بٹن کی وجہ سے اب معاملہ زیادہ خطرناک صورت
ر گیا ہے۔ اگر یہ بٹن حفاظتی نظام آن ہونے کے باوجود کام کر سکتا
ہوئی دوسرا آلہ بھی کر سکتا ہے اور میرے خیال میں اس آدمی کی قربانی
زاراک نے اس بات کو چیک کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے
زاراک کو مزید ڈھیل نہیں دی جا سکتی" ـــــ عمران نے سنجیدہ
ں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
ل کرنے شروع کر دیئے۔
انا ہاؤس" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
عمران بول رہا ہوں جوزف! ـــــ تم نے ان آدمیوں کو رہا کرتے وقت
ہدایات پر عمل کیا تھا" ـــــ؟ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔
یس باس! ـــــ میں نے ان میں سے ایک کے لباس کے اندر سپیشل
ٹم لگا دیا تھا" ـــــ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ہوں ـــــ ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور
ر رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
چلو طاہر ـــــ تم بھی اب اس وقت تک رانا ہاؤس میں رہو جب تک
ک اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ ختم نہیں ہو جاتا ـــــ دانش منزل
ل بلاک آف کر دو" ـــــ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو
ہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹوٹل بلینک آف ـــــ مگر کیوں ـــــ؟ زیادہ سے زیادہ خطرہ اس فائل کی چوری کا ہے۔ وہ آپ لے جائیں۔ حفاظتی نظام کی موجودگی میں یہاں کون داخل ہو سکتا ہے" ـــــ بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں ـــــ اس آدمی کی آمد اور اس بٹن کے حفاظتی نظام کے باوجود کام کرنے کے میری چھٹی حس کسی بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ٹوٹل بلینک آف کے بعد یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائے گا۔ پھر اس پر ایٹم بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دی جائے اسے کچھ نہ ہوگا اور نہ کوئی مشینری اسے بریک کر سکے گی ـــــ فائل بھی یہیں رہنے دو۔ یہاں وہ زیادہ محفوظ رہے گی البتہ فون کو آٹومیٹک ریکارڈنگ پر لگا دو تاکہ اگر کوئی فون آئے تو پیغام ریکارڈ ہو سکے" ـــــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں تاکہ اس زاراک کے ساتھیوں کے لباس میں موجود سپیشل سسٹم کو آپریٹ کر کے ان کا پتہ چلاؤں ـــــ جوزف اس پیچیدہ مشینری کو آپریٹ نہیں کر سکتا" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سپیشل وے کا راستہ تھا۔

زاراک نے کار اس عمارت سے کافی دور روک دی جس کے متعلق سبارک
بایا تھا کہ اس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر ہونے کا شبہ ہے۔ کار
ہر اس نے مڑ کر عقبی سیٹ پر پڑا ہوا ایک بڑا سا بریف کیس اٹھایا اور
زہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر ایک مختلف مقامی میک اپ
ور جسم پر چست لباس تھا۔ اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہاتھ
بریف کیس اٹھائے، وہ بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا عمارت کی طرف
ھنے لگا۔ پہلے اس نے عمارت سے ذرا دور رہ کر اس کا تمام اطراف سے
زہ لیا۔ اسے کوئی غیر معمولی حالات نظر نہ آئے جو اس کے خیال کے مطابق
وک ہو سکتے تھے۔ عمارت کے عقبی طرف کچھ دور ایک باغ تھا زاراک
طرف بڑھ گیا۔ باغ کا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ زاراک اطمینان
ے چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے ایک بوڑھا سا آدمی جس کے
ہ میں کھرپہ تھا ایک درخت کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف آیا۔

"جی صاحب" ـــــ اس اُدھیڑ آدمی نے جو باغ کا مالی لگ رہا تھا زاراک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس باغ کے مالک سے ملنا ہے" ـــــ زاراک نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مالک تو یہاں نہیں ہوتے جناب! ـــــ میں ہوں اس نرسری کا انچارج اور مالی ـــــ فرمائیے" ـــــ مالی نے کہا تو زاراک سمجھ گیا کہ جسے وہ باغ سمجھ رہا ہے وہ پودے فروخت کرنے والی نرسری ہے۔

"تم اتنی بڑی نرسری میں اکیلے کام کرتے ہو" ـــــ زاراک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں صاحب ـــــ دو مالی اور ہیں مگر وہ کہیں پودوں کی سپلائی کے لئے گئے ہوئے ہیں" ـــــ مالی نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ مجھے بھی آرڈر دینا ہے ـــــ ذرا مجھے دکھاؤ تمہارے پاس پودوں کی کون سی ورائٹی ہے" ـــــ زاراک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آئیے جناب! ـــــ ہمارے پاس تقریباً تمام ورائٹی ہے اور صحت مند پودے ہیں ـــــ آپ نے باغ لگوانا ہے" ـــــ مالی نے خوش ہو کر مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ بہت بڑا باغ" ـــــ زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی اندر جا کر اس نے اچانک ہاتھ بڑھا کر مالی کی گردن پکڑی اور مالی کے حلق سے بھنچی بھنچی چیخ نکلی ہی تھی کہ زاراک نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اُدھیڑ عمر مالی کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اس کے ساتھ ہی زاراک نے اسے پودوں کی طرف اچھال دیا اور مالی کا مردہ جسم

لے سے دھماکے سے چھوٹے پودوں کے درمیان جا گرا۔ زاراک نے ادھر اُدھر
ا۔ کچھ فاصلے پر ایک جھونپڑی سی بنی ہوئی تھی۔ زاراک اس جھونپڑی کی طرف
ہ گیا۔ جھونپڑی میں ایک چارپائی پڑی تھی یا کھاد وغیرہ کا ڈھیر تھا کچھ ٹوٹے
بتے گملے تھے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ زاراک نے بریف کیس چارپائی
کھا اور پھر اس کے تالے کھول کر اس نے اس کا ڈھکن کھول دیا۔ بریف
ں کے اندر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کے اوپر والی سطح پر
ید رنگ کی باریک باریک دھاریوں کا جال سا بنا ہوا تھا۔ یہ دھاریاں
کی نہ تھیں بلکہ کسی خاص دھات کی تھیں۔ زاراک نے مشین بریف کیس
باہر نکالی اور پھر بریف کیس کا ڈھکن بند کر کے مشین اس نے اوپر رکھ
اور پھر اس کے ایک سائیڈ پر موجود ہلکے سے گڑھے کے اندر انگلی رکھ
ں نے انگلی کو مخصوص انداز میں گھمایا تو مشین کی اوپر والی سطح کے ایک
ے کا چھوٹا سا حصہ کسی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ گیا۔ زاراک نے اندر
د ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نکالا اور ہاتھ سے ڈھکن بند
۔ پھر اس نے ایک ہاتھ میں وہ کیپسول اور دوسرے ہاتھ میں وہ
ہ اٹھائی اور جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ اب اس کا رخ اس عمارت کی
طرف تھا۔ باغ کی آخری حد پر پہنچ کر اس نے مشین کو گھاس پر
ر ہاتھ میں پکڑا ہوا کیپسول اس نے دائیں ہاتھ میں منتقل کیا اور
ے لمحے اس کا بازو پوری قوت سے گھوما تو وہ کیپسول فضا میں کسی
طرح اڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ زاراک کی نظریں اس
ہوئی تھیں۔ کیپسول عمارت کی عقبی سپاٹ دیوار سے ٹکرایا اور دوسرے
اس کے ساتھ اس طرح چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے

زاراک چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے جھک کر مشین اٹھائی اور ایک ہاتھ میں اسے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی دوسری سائیڈ پر لگے ہوئے ایک پُش بٹن کو دو بار پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی مشین کی سطح پر موجود سفید رنگ کی باریک باریک دھاریوں کا رنگ بدلنے لگ گیا۔ ان کی چمک مدھم ہوتی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد ان کی رنگت سیاہی مائل ہو گئی۔ زاراک کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی اس نے مشین کو زمین پر رکھا اور اس کی سائیڈ پر موجود ہلکے سے گڑھے میں انگلی رکھ کر اس نے اس بار اسے مخصوص انداز میں پہلے کی نسبت الٹی طرف کو گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین کی اوپر والی سطح کے درمیان ایک سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا اور اس بلب کے جلتے ہی زاراک کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے چند لمحوں تک بلب جلتا رہا۔ پھر ایک جھماکے سے بجھ گیا۔ زاراک نے جھک کر اس گڑھے میں ایک بار پھر انگلی رکھ کر اُسے مخصوص انداز میں گھمایا تو اس کے کونے میں موجود ڈھکن پہلے کی طرح کھل گیا۔ زاراک نے اس خانے کے اندر اس جگہ کو جہاں پہلے وہ سیاہ رنگ کا کیپسول پڑا ہوا تھا انگلی سے دبایا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ اسی لمحے سائیں کی تیز آواز کے ساتھ وہی کیپسول ہوا میں اڑتا ہوا آیا اور زاراک سے ذرا فاصلے پر آ کر گھاس میں گر گیا۔ زاراک نے آگے بڑھ کر وہ کیپسول اٹھایا۔ وہ اس طرح گرم ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر آگ جل رہی ہو۔ زاراک نے جلدی سے اسے اس خانے کے اندر رکھ کر ڈھکن کو دبا دیا اور پھر اس نے مشین اٹھائی اور واپس جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔ اس نے چارپائی پر پڑے ہوئے بریف کیس کا

کھولا اور مشین کو اس کے اندر رکھ کر اس نے اُسے بند کیا اور پھر تلے
بریف کیس اٹھایا اور باغ کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد
ل پر پہنچ چکا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اپنی کار کی طرف
یا۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور بریف کیس
ی سیٹ پر اچھال کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے
ٹ ہوئی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ اصل عمارت کے سامنے سڑک
مری طرف ذرا آگے ایک ریستوران تھا اس نے کار اس ریستوران کی
پر روکی اور خود اتر کر وہ ریستوران میں داخل ہو گیا۔

میں ایک لوکل کال کر سکتا ہوں"۔۔۔ زاراک نے کاؤنٹر پر پہنچ کر
ین سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہ۔ یس سر۔۔۔ کر لیجئے"۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر رکھے
ون کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا اور خود وہ دوسری طرف
ہ ہو گیا۔ زاراک نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع
ہ۔ نمبر ڈائل کرنے کے بعد وہ رک گیا لیکن دوسری طرف گھنٹی کی
ا ہوتی بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ اس نے کریڈل دبایا اور دوبارہ
ر نے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی پہلے جیسا ہی رزلٹ رہا
لے رسیور رکھ دیا۔

ینک یو۔۔۔ نمبر خراب ہے"۔۔۔ زاراک نے کہا اور واپس ریستوران
زے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں پہلے سے زیادہ اطمینان
ں موجود تھیں، عمارت کی شمالی سائیڈ پر موجود سڑک خالی تھی وہ اس
بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر جیب

سے اس نے ایک چپٹی نال والا پسٹول نکالا اور اس کا رخ اونچی دیوار کی م
کی طرف کر کے اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی لو
چیز نکل کر تیزی سے منڈیر کی طرف گئی اور پھر اس چیز کے ساتھ ایک ا
سی تار بھی تھی۔ جیسے ہی وہ سیاہ رنگ کی چیز منڈیر تک پہنچی، زاراک
ٹریگر سے انگلی ہٹالی اور وہ سیاہ رنگ کا بٹن منڈیر کے ساتھ چپک گ
زاراک نے ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا لیکن سڑک خالی پڑی ہوئی تھی ا
نے پسٹول کے دستے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو اس کے جسم کو ا
زوردار جھٹکا لگا اور وہ اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے ہائی جمپ کر ر
دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر دیوار سے لگ گئے۔ پھر بجلی کی سی ت
سے وہ دیوار سے لگا اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ منڈیر
پہنچا اس نے بٹن سے ہاتھ ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پسٹول لو
کی طرف اچھالا اور دوسرے ہاتھ سے منڈیر تھام کر اس نے قلابازی لو
اور اس کا جسم منڈیر کے اوپر سے ہوتا ہوا اندر کی طرف گرتا چلا گیا۔ اس
ایک بار پھر قلابازی کھائی اور پیراٹروپنگ کے انداز میں اندر کچھ دور ت
بھاگتا گیا اور پھر رک گیا۔ عمارت کا وسیع و عریض صحن خالی پڑا ہوا تھا۔ زا
نے مڑ کر دیکھا تو پسٹول دیوار کے ساتھ اس کے قریب ہی لٹکا ہوا تھا۔ زا
سر ہلاتا ہوا عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ برآمدہ کراس کر ک
آپریشن روم کے دروازے کی طرف گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ زاراک
پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری۔ دروازہ چرچرایا ا
لیکن ٹوٹا نہیں تو زاراک نے مسلسل اس پر لاتیں مارنی شروع کر دیں۔ ۱۱
زوردار ضربوں کے بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے پٹ ا

کھل گئے۔ زاراک اطمینان سے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر اس
جائزہ لیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا
جو پنسل کی طرح کا تھا۔ اس کا بٹن دبا کر اس نے پنسل کا رخ مختلف
ں پھیرنا شروع کر دیا۔ ایک دروازے کی طرف اس کا رخ ہوتے
ں سے ہلکی سی ٹیں ٹیں کی آوازیں نکلنے لگیں اور زاراک اطمینان سے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک راہداری
کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ اس ہال نما کمرے کے
ں طرف سرخ رنگ کی آہنی الماریاں موجود تھیں جو تمام بند تھیں۔
اوپر نمبرز لکھے ہوئے تھے۔ زاراک نے یہاں بھی پنسل کا رخ ہر الماری
کیا اور پھر بارہ نمبر الماری کی طرف پنسل کا رخ ہوتے ہی اس میں سے
ٹیں ٹیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا الماری
بڑھ گیا۔ الماری کے پٹ بند تھے اور ان کے درمیان نہ ہی کوئی
تھا اور نہ ہی چابی کا سوراخ۔ لیکن زاراک کے چہرے پر ویسے ہی
کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے الماری کا بند ہونا اس کے لئے کوئی مسئلہ
نے پنسل کا بٹن آف کر کے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر
ے ایک چھوٹا سا باریک دندانوں والا آلہ نکالا جس کے اوپر باقاعدہ
ھی ہوئی تھی اور اس کے نیچے ایک دستہ تھا جس کے اندر بالکل
طرح ٹریگر لگا ہوا تھا۔ زاراک نے اس کی کیپ اتاری اور پھر آرے
ا سرے کو اس نے الماری کے ایک پٹ کے اوپر ایک سائیڈ میں
سا دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے کوئی اچانک
ہو اور پھر سسکاری کی سی آواز مسلسل پیدا ہونے لگی۔ آرے کا

دندانے دار حصہ آدھے سے زیادہ الماری کے فولادی پٹ کے اندر غائب
ہو چکا تھا۔ زاراک آرے کو اوپر سے نیچے تک دباتا ہوا لے آنے لگا اور
چند لمحوں بعد نیچے پہنچ کر اس نے دوسری سائیڈ پر اُسے چلانا شروع کر دیا
اور پھر چوڑائی ختم ہونے پر وہ اُسے اُوپر لے گیا اور اوپر لے جا کر وہ اُسے پھر
اسی طرف کو لے گیا جہاں سے اس نے اس کا آغاز کیا تھا۔ جیسے ہی آرا پہلے والی
جگہ پر پہنچا، زاراک نے ٹریگر سے انگلی ہٹالی اور اُسے کھینچ کر تیزی سے سائیڈ
ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کھلی ہوئی سائیڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر زور
جھٹکا دیا تو الماری کی فرنٹ فولادی چادر اچھل کر فرش پر جا گری اور اس کے
گرنے سے پیدا ہونے والا شور پورے ہال میں گونج اٹھا اور کافی دیر تک گونجتا
رہا۔ اب الماری کے اندر رکھی ہوئی فائلیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ زاراک
نے آرے پر کیپ چڑھا کر اسے دوبارہ جیب میں رکھا اور پھر وہی پنسل باہر نکال
کر اس نے اس کے عقبی حصے میں موجود بٹن کو پش کیا تو پنسل سے ٹیں ٹیں کی
مخصوص آوازیں نکلنے لگیں لیکن جیسے ہی زاراک نے اُسے مسلسل دو بار مزید پش
کیا تو آوازیں نکلنا بند ہو گئیں اور زاراک پنسل کا رُخ ایک ایک فائل کی طرف
کرتے ہوئے ہاتھ کو نیچے لے آیا۔ درمیان میں موجود ایک فائل کے سامنے جیسے
ہی پنسل آئی اس میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور زاراک کے لبوں پر
معنی خیز مسکراہٹ تیرنے لگی۔ زاراک نے پنسل کے عقبی بٹن کو تین بار پریس
کر کے اُسے جیب میں ڈالا اور پھر فائل کو باہر کھینچ لیا۔ فائل پر لکھے کوڈ نمبر دیکھ کر
اس کی آنکھوں میں گہرے اطمینان کی جھلکیاں اُبھر آئیں۔ اس نے فائل کو کھول
کر دیکھا اور کچھ دیر تک اُسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے اُسے بند کر کے فولڈ کیا
اور کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر اس نے جیب سے ایک گیس لائٹر نکال

کا بٹن دبا کر اس نے گیس کا تیز شعلہ پیدا کیا اور اس شعلے کو الماری میں موجود
دوسری فائلوں کو جلانے کے لئے اس نے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھایا، یکلخت
ایک زوردار دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی زاراک جیسا قوی ہیکل آدمی اس طرح
اچھل کر پشت کے بل نیچے پڑی ہوئی فولادی چادر پر گرا جیسے کسی نے اُسے
اٹھا کر نیچے پھینک دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے
کوئی آہنی چھری اس کے دماغ کے اندر گھستی چلی گئی ہو۔ سر کی عقبی سائیڈ
میں درد کی شدید اور خوفناک لہر سی پیدا ہوئی۔ گیس لائٹر اس کے ہاتھ سے
نکل کر نجانے کہاں جا گرا تھا۔ زاراک نے نیچے گرتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنے
کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے سر میں پیدا ہونے والا درد یکلخت
بے حد شدید ہوتا گیا اور پھر اسے آنکھوں کے سامنے ہر چیز تیزی سے گھومتی
ہوئی دکھائی دینے لگی۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے اور اُٹھنے کی ایک بار پھر کوشش
کی لیکن اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی اور سر میں
ہونے والے تیز ترین درد کا احساس یکلخت فنا ہو کر رہ گیا۔

عمران نے کار الامیر رہائشی پلازہ کی عقبی طرف سڑک پر لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی اور پھر وہ تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ایک نظر اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر تیزی سے وہ سامنے ایک رہائشی عمارت کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ سیاہ رنگ کا بڑا سا فولادی پھاٹک بند تھا اور عمارت پرانی طرز تعمیر کی دکھائی دے رہی تھی اور صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس پر نیا رنگ روغن کر کے اُسے جدید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عمران نے کار کی سائیڈ سیٹ اٹھائی اور نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک چھوٹی سی نال والا پستول اٹھایا۔ اس کا میگزین کھول کر چیک کیا اور پھر سائیڈ سیٹ بند کر کے وہ سیدھا ہوا۔ کار کا دروازہ بند کر کے اس نے ایک بار پھر اِدھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے اس نے پستول کا رخ اس بلڈنگ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اس کے ہاتھ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی نال میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر سائیں کی تیز آواز سے اڑتا ہوا عمارت کے اندر صحن میں

[جا] کر غائب ہو گیا۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبایا تو دوسرا کیپسول نکل کر عمارت [کے] اندر جا گرا۔ عمران نے پستول جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے سڑک [کر]اس کر کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ یہ عمارت صرف سامنے کے رُخ سے [کھ]لی تھی ورنہ اس کی باقی تینوں اطراف میں عمارتیں اس کے ساتھ جُڑی [ہو]ئی تھیں۔

عمران نے پھاٹک پر پہنچ کر ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبایا [اور] اُسے کافی دیر تک دبائے رکھا۔ دُور سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی [لیک]ن پھاٹک کھولنے کوئی نہ آیا اور نہ ہی اندر سے کسی ردعمل کا اظہار ہوا [عمرا]ن نے اِدھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے [بڑ]ی پھاٹک پر چڑھتا ہوا اندر کود گیا۔ اندر وسیع و عریض لان خالی پڑا ہوا [تھا] اور بڑے پورچ میں ایک سٹیشن ویگن اور دو کاریں کھڑی تھیں۔ عمران [نے ج]یب سے ریوالور نکالا اور پھر محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھنے [لگا ل]یکن عمارت پر مکمل خاموشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک [کمر]ے میں صوفوں پر پہلو کے بل پڑے ہوئے چھ افراد نظر آ گئے۔ درمیانی [میز] پر شراب کی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے کئی کے ہاتھوں میں [شرا]ب کے جام تھے۔ شراب ان کے گرنے کی وجہ سے صوفوں اور نیچے [زم]ین پر گر گئی تھی۔

عمران تیزی سے عمارت کے دوسرے کمروں کی طرف بڑھتا گیا لیکن [سار]ے کمرے چیک کر لینے کے باوجود اُسے زائک کہیں نظر نہ آیا۔ عمران [نے] ریوالور جیب میں رکھا اور جیب سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر [عمر]ان نے اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک زیرو ۔ اوور"۔۔۔
عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ۔۔ بلیک زیرو اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے
بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو ۔۔۔ یہاں الامیر پلازہ کی عقبی کوٹھی میں زاراک کے چند
ساتھی موجود ہیں لیکن زاراک غائب ہے ۔۔۔۔ تم جوزف اور جوانا کو یہاں
بھیج دو۔ وہ بڑی ویگن لے کر آئیں گے تاکہ ان افراد کو رانا ہاؤس شفٹ
کیا جا سکے اور پھر ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا کر تم نے اس سے
پوچھ گچھ کرنی ہے کہ زاراک کہاں ہے ۔۔۔۔ میں یہاں اس لئے پوچھ گچھ
نہیں کرنا چاہتا کہ نجانے کس لمحے زاراک آجائے اس لئے میں یہاں صرف
اس کا انتظار کروں گا۔ اوور" ۔۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کو تفصیل سے
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھیج دیتا ہوں انہیں ۔۔ لیکن عمران صاحب ! ۔۔ ان سب کو
زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ باقی کو گولی مار دی جائے اور ایک سے پوچھ گچھ
کر لی جائے۔ اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن کس جرم میں ۔۔۔ اب تک انہوں نے جرم ہی کونسا کیا ہے
اوور" ۔۔۔ عمران نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"جرم تو نہیں کیا ۔۔ لیکن جرم کرنے کے ارادے سے تو آئے ہیں
اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال انہیں زندہ رکھو اور صرف پوچھ گچھ کرو۔ بعد میں دیکھا جائے
گا۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے

یں رکھا اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
پھاٹک کی کنڈی کھولی اور لتے کھول کر وہ باہر آگیا۔ سڑک کراس
وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں
چکا تھا۔ دراصل جب تک ان لوگوں کی کارروائی مکمل نہ ہو جاتی، وہ
ہے نگرانی کرنا چاہتا تھا تاکہ اگر زاراک اچانک آجائے تو اس سے
ی سے نمٹا جا سکے۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے رانا ہاؤس کی مخصوص سٹیشن ویگن کو دور
آتے ہوئے دیکھا تو وہ کار سے اترا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر ویگن کو رکنے
ارہ کیا۔ ویگن اس کے قریب آکر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف
ب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے جوزف
صیلی ہدایات دیں اور پھر واپس اپنی کار میں آکر بیٹھ گیا۔ جوزف نے
ن کو موڑا اور پھر پھاٹک کے سامنے روک دیا۔ دوسرے لمحے جوانا نیچے
ر تیزی سے دوڑتا ہوا کھلے ہوئے سائیڈ پھاٹک سے اندر غائب ہو
اس کے ساتھ ہی بڑا پھاٹک کھلا اور سٹیشن ویگن اندر چلی گئی۔ پھاٹک
د کر دیا گیا اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس کی ہدایت پر عمل ہونے
نے اطمینان ہوا ہو۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا اور سٹیشن
ن باہر آکر مڑی اور سائیڈ پر رک گئی۔ جوزف نے عمران کی طرف ہاتھ
ا کر اسے مخصوص انداز میں لہرایا اور عمران مسکرا دیا۔ پھاٹک کو اندر
ر کے جوانا سائیڈ پھاٹک سے باہر آیا اور اس نے پھاٹک بند کر کے
ے باہر سے کنڈی لگا دی اور پھر تیزی سے ویگن میں سوار ہو گیا۔ اس
ے ساتھ ہی ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے دور ہوتی گئی۔

عمران نے بھی کار سٹارٹ کی اور اسے آگے لے جا کر اس نے اسے
ایک سائیڈ گلی میں اس طرح پارک کیا کہ سٹیئرنگ پر بیٹھے رہنے کے باوجود
اُسے اس عمارت کا پھاٹک صاف نظر آ رہا تھا لیکن زاراک کی واپسی اب
تک نہ ہوئی تھی۔

"یہ آخر کہاں چلا گیا ہوگا ۔۔۔ کیا علیحدہ رہ رہا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے
خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ صرف
سوچ سکتا تھا اس کا جواب تو نہ دے سکتا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد
اس کی جیب میں موجود فکسڈ فریکوئنسی کے خصوصی ٹرانسمیٹر سے کال کی آواز
سنائی دی تو اس نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ بلیک زیرو کالنگ ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے بلیک ز
کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ۔
عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"زاراک کے ایک آدمی نے بے پناہ تشدد کے بعد بتایا ہے کہ زاراک
کوئی خاص مشین لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے کوئی فائل
لینے گیا ہے ۔۔۔ مزید انکوائری پر اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ پہلے ایک آدمی
کی کلائی کی کھال میں کوئی خاص آلہ لگا کر زاراک نے اسے اس عمارت
میں بھیجا اور پھر ایک خاص مشین پر اُسے چیک کرتا رہا۔ پھر وہ خود مشین کو
ایک بریف کیس میں رکھ کر وہ کار میں بیٹھ کر چلا گیا اور اس نے یہی بتایا کہ
ہیڈ کوارٹر سے فائل لینے جا رہا ہے۔ اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے

لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
وہ دانش منزل گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے ٹوٹل بلینک آف کی وجہ
ی طرح اندر تو داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ اتنی دیر تک وہاں کیا
ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
ہ آپ کہیں تو میں جا کر خود معلوم کروں۔ اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو
۔

ں ا ۔۔۔ میں یہاں موجود ہوں تاکہ اگر زاراک واپس آ جائے تو میں
ر کر سکوں ورنہ اس بار وہ غائب ہو گیا تو پھر مشکل سے ہی ہاتھ آئے
۔۔۔ تم جوزف کو ساتھ لے لینا اور مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور" ۔
ے کہا۔
ٹھیک ہے۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔
ان نے ۔۔۔ "اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
وہ اتنی دیر تک وہاں کیا کر رہا ہوگا ۔۔۔ اور وہ بریف کیس میں
م کی مشین ساتھ لے گیا ہوگا" ۔۔۔ عمران نے سوچا۔
ب اسے بلیک زیرو کی طرف سے رپورٹ کا انتہائی شدت سے انتظار
ر تقریباً بیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آئی تو عمران نے ڈیش بورڈ پر رکھا
نسمیٹر پھرتی سے اٹھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔
ہیلو ہیلو ۔۔۔ بلیک زیرو کالنگ ۔ اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو کی آواز اس
جوش تھی کہ عمران کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگا۔
پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
عمران صاحب ! ۔۔۔ غضب ہو گیا ہے ۔۔۔ زاراک نہ صرف

دانش منزل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے بلکہ اس نے ریکارڈ
سے ریڈ فائل بھی حاصل کر لی تھی لیکن پھر وہ نیچے گر کر زخمی اور بے ہو
ہو گیا ــــــ اس وقت بھی وہ دانش منزل کے ریکارڈ روم میں بے ہو
پڑا ہوا ہے اور ریڈ فائل اس کے کوٹ کی جیب میں موجود ہے۔ المار
کے پٹ کٹے ہوئے ہیں۔ اوور" ــــــ بلیک زیرو کی اسی طرح متو
سی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں کو
آتش فشاں پھٹ پڑا ہو اور مسلسل دھماکے ہو رہے ہوں۔

اوہ ــــــ ویری بیڈ ــــــ کیا تم نے دانش منزل کو ٹوٹل بلیک آف
کیا تھا۔ اوور" ــــــ ؟ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا تھا ــــــ اور جب میں وہاں پہنچا تو ٹوٹل بلیک آف تھا ــــــ
نے سب سے پہلے اس زاراک کو چیک کیا۔ اس کے آدمی سے اس کی کا
رنگ۔ نمبر اور ماڈل مجھے معلوم ہو گیا تھا اس لئے میں نے اس کی کار چ
کر لی لیکن کار خالی تھی البتہ اس کے اندر عقبی سیٹ پر ایک بریف کیس
ہوا تھا اس پر مجھے شک ہوا کہ کہیں زاراک اندر نہ ہو ــــــ میں
چیکنگ کی تو دانش منزل اسی طرح ٹوٹل بلیک آف تھی لیکن زاراک غا
تھا ــــــ میرے ذہن میں ویسے ہی خیال آیا کہ میں اندر سے چیکنگ تو کر
چنانچہ میں نے مخصوص آلے سے ٹی۔ بی۔ او آف کیا اور پھر سپیشل و
اندر داخل ہوا تو سب سے پہلا جھٹکا مجھے آپریشن روم میں پہنچ کر ل
آپریشن روم کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا اس کا اندرونی تالا ٹوٹ چکا
میں نے چیکنگ کی تو ریکارڈ روم میں ایک مقامی آدمی کو بیہوش پڑے
دیکھا۔ اس کے سر کی عقبی سمت شدید زخمی تھا اور الماری کا بیرونی

نیچے فرش پر پڑا تھا اور وہ مقامی آدمی اس پر گرا ہوا تھا۔ اس کے
بی حصے میں اس کٹے ہوئے حصے کا ایک مڑا ہوا کونہ گھس گیا تھا
سے وہ شاید بے ہوش ہوا پڑا تھا ــــــ ایک طرف ایک گیس لائٹر
تھا۔ قد و قامت سے یہ آدمی زاراک ہی لگتا تھا۔ چنانچہ میں نے
پر اس کا چہرہ واش کیا تو یہ رُوسیاہی تھا۔ چنانچہ میں نے آپ کو
ہے۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے پوری تفصیل
تے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں تاکہ معلوم کر سکوں کہ ٹوٹل بلیک آف
وہ کس طرح نہ صرف اندر داخل ہوا بلکہ ریکارڈ روم تک بھی پہنچ
ــــــ تم کار سے وہ بریف کیس بھی منگوا لو اور اس زاراک کے زخم کی
کرو ایسا نہ ہو کہ زیادہ خون نکل جائے اور وہ مر جائے۔ میں نے اس سے بہت
لینے مگر اسے بیہوش کرنے والا انجکشن بھی لگا دینا۔ اوور اینڈ آل" ــــــ عمران
لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور کار
کے وہ اُسے سڑک پر لے آیا اور اس کے ساتھ ہی کار انتہائی
سے اڑتی ہوئی دانش منزل کی طرف بڑھنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد
نش منزل پہنچ چکا تھا۔

نے اس کے زخم کی بینڈیج کر کے اُسے گیسٹ روم میں پہنچا دیا
سے طویل بیہوشی کا انجکشن بھی لگا دیا ہے" ــــــ بلیک زیرو نے
ے آپریشن روم میں پہنچتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

شین کہاں ہے" ــــــ ؟ عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے
بے چینی سے لہجے میں پوچھا۔

"یہ بریف کیس پڑا ہے ——— میں نے تو اسے کھولا ہی نہیں کہ
اس کے اندر کیا ہو ——— اگر کوئی مشین ہوئی تو اس کے اندر ہی
بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے برا
کو باہر سے ہی چیک کیا تو وہ اسے وہیں رکھ کر خود بلیک زیرو کے سا
روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں زاراک کی جیبوں سے نکلی ہوئی چیزیں بھی
تھیں۔ عمران نے ان سب کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کے چہرے پر
سنجیدگی طاری تھی۔ واپس آپریشن روم میں آکر اس نے بریف کیس ا
لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوئی
"کچھ پتہ چلا کہ وہ کیسے اندر داخل ہوا تھا" ——— بلیک زیر
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"نہیں ——— انتہائی عجیب و غریب مشین ہے ——— میرے لئے
ہی نئی ——— تفصیلی تجزیہ تو سرداور ہی کریں گے کیونکہ میں نے ا
زیادہ نہیں چھیڑا۔ بہرحال اس میں سے کوئی ایسی ریز نکلتی ہیں جن
سے ہر قسم کا سائنسی نظام ساکت ہو جاتا ہے لیکن کونسی ریز اور یہ کس
کام کرتی ہیں اس کا ابھی علم نہیں ہو سکا ——— جوزف کہاں ہے"
عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔
"وہ باہر موجود ہے ——— وہ لینڈنگ پسٹل بھی دائیں طرف کی
کے قریب سے مل گیا ہے جس کی مدد سے زاراک اندر آیا ہے اور
پستول اور زاراک کی اندر موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوٹل بلینک آ
واقعی ساکت ہو گیا تھا جس کی وجہ سے صحن کی دیواریں کھل گئیں۔ و
اس کے اندر آنے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

ت میں سر ہلا دیا۔
رف کو بلاؤ" ——— عمران نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون
ا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
داور سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔
بول رہا ہوں سرداور ——— آپ کو تو دانش منزل میں نصب
آف نظام کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے۔ کیونکہ یہ نظام
سے ہی سے تیار اور نصب کیا گیا تھا" ——— عمران نے
ہیں کہا۔
پھر کیا ہوا اسے ——— کیا خراب ہو گیا ہے" ——— ؟
ینڈ سے سرداور کی آواز سنائی دی۔
نہیں ہوا ——— روسیاہ کے ایجنٹ نے ایک بالکل جدید ساخت
سے اسے آف کر دیا اور دانش منزل میں داخل ہو کر اس نے
سے ملکی سلامتی کی ایک اہم فائل حاصل کر لی ——— ریکارڈ روم
ماریوں کو گرینڈ الائنز کر دیا گیا تھا اس لئے وہ کسی صورت میں
ہیں اور نہ توڑی جا سکتی ہیں ——— لیکن اس ایجنٹ نے
ساخت کے آٹومیٹک کٹر کے ذریعے ایک الماری کا فرنٹ حصہ
نیچے فرش پر پھینک دیا ——— پھر وہ خود نیچے گرا اور فولادی چادر
ا ہوا کونہ اس کے سر کے عقبی حصے میں لگا اور وہ بیہوش ہو گیا۔
ھ ہی فرش پر پڑا ہوا ایک عام سا گیس لائٹر بھی ملا ہے اور اس
سے ایک انڈیکیٹر پنسل کی شکل کا بھی ملا ہے۔ یہ انڈیکیٹر اور کٹر

بھی بالکل جدید ساخت کے ہیں ـــــ اس سے پہلے مجھے یہ اطلا
ملی تھی کہ رُوسیاہ نے کوئی ایسی مشین بنائی ہے جس کی مدد سے دا
کے تمام دفاعی نیٹ ورک کو مکمل طور پر آف کر سکتا ہے ـــــ
مشین کو سُپر آف مشین کا نام دیا گیا ہے ـــــ یہ آدمی جس کا نا
ہے، رُوسیاہ کی ایک انتہائی اہم ایجنسی کا سربراہ ہے ـــــ
دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آف کرنے کی غرض سے رُوسیاہ کے
ڈاکٹر آنوف سے وہ سُپر آف مشین مانگی تھی لیکن ڈاکٹر آنوف نے
مشین دینے سے انکار کر دیا تھا ـــــ اور اب یہ مشین سامنے آئی
جس نے حیرت انگیز طور پر دانش منزل کے ٹوٹل بلینک آف سسٹم کو
کر دیا ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ یہی سُپر آف مشین ہو ـــــ یا یہ اس
مختلف ہو۔ بہرحال میں یہ مشین۔ کٹر اور انڈیکیٹر آپ کو جوزف کے
بھجوا رہا ہوں ـــــ آپ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان
تفصیلی سائنسی تجزیہ کر لیں تاکہ ان کی اصل ماہیت کا علم ہو سکے
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کمال ہے ـــــ ایسی مشین بھی بن گئی ہے جو ٹوٹل بلینک آف
جیسے جدید ترین سسٹم کو بھی آف کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے
تو انتہائی حیرت انگیز خبر ہے ـــــ بہرحال تم یہ سب چیزیں
بھجوا دو۔ میں فوراً ان پر کام شروع کر دیتا ہوں" ـــــ سرداو
لہجے میں حیرت تھی۔
"میں ابھی بھجوا رہا ہوں ـــــ آپ لیبارٹری کے گیٹ پر انہیں وصول
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر جوزف کو اندر بلا کر عمران نے وہ

ل نما انڈیکیٹر اور کٹر جو وہ ریکارڈ رُوم سے لے آیا تھا تینوں چیزیں
دے کر سرداور تک انہیں پہنچانے کی تفصیلی ہدایات دیں اور
انہیں لے کر سر ہلاتا ہوا آپریشن رُوم سے باہر نکل گیا۔
ب اس زاراک کا کیا کرنا ہے" ـــــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔
سے فی الحال بے ہوش ہی رکھو ـــــ جب تک سرداور کا تجزیہ
نہیں آجاتا ـــــ میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں تاکہ وہاں زاراک کے
وں سے مزید تفصیلات معلوم کر کے اس کے یہاں موجود باقی ساتھیوں
رفتار کیا جا سکے" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور
زیرو نے سر ہلا دیا۔

زاراک کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو
اُسے احساس ہی نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا بیت چکی ہے
لیکن پھر آہستہ آہستہ سابقہ تمام مناظر اس کے ذہن پر کسی فلم کے مناظر کی طرح
اُبھرتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں درد کی تیز لہر سی
دوڑی اور وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بے اختیار اپنے سر کے
عقبی حصے پر ہاتھ رکھا تو ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ سر پر باقاعدہ بینڈیج
کی گئی تھی۔ اس نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ اس وقت ایک خاصے
بڑے کمرے میں تھا جس کے فرش پر سُرخ رنگ کا قالین تھا اور قالین کے
علاوہ وہاں اور کسی قسم کا کوئی سامان نہ تھا۔ کمرے کی دیواریں اور چھت سیاہ
تھی۔ ایک کونے میں البتہ ایک فولادی دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔

"ہونہہ ــــ اس کا مطلب ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ گیا
ہوں" ــــ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے سوچا اور پھر ایک جھٹکے سے

ہو گیا۔ اُسے اپنا جسم سُست اور کاہل سا محسوس ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا
اس کے جسم کے ہر عضو پر ٹنوں بوجھ موجود ہو۔ وہ چند لمحے کھڑا اِدھر اُدھر
رہا۔ پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اُسے کھینچا لیکن دروازہ بند تھا۔ اس
ینڈل کی ناب کو گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ جام تھی۔ چابی کا بھی
سوراخ نہ تھا۔ اس نے زور زور سے جھٹکے دے کر دروازہ کھولنے
شش کی لیکن دروازہ تو نہ کھل سکا البتہ اس کے سر میں ہونے والا
ورد لگانے کی وجہ سے تیز ہوتا گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس
سے اس کے جسم پر موجود بوجھ اور زیادہ بڑھ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی
کر سا آ گیا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرنے لگا تو اس نے اپنے آپ کو
لنے کے لئے دروازے سے ملحقہ دیوار کا سہارا لینا چاہا لیکن وہ سنبھل
ا اور ایک دھماکے سے نیچے قالین پر گرا۔ اس کے سر میں ایک زوردار
ا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر سیاہ رنگ
در سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد ایک بار پھر اس کے ذہن
روشنی کا احساس بڑھنے لگا اور پھر وہ ہوش میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد
ے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں اور اٹھنے کی کوشش کی۔ اس نے
طور پر تو جسم کو وزنی سمجھ کر حرکت دینے کے لئے زور لگایا لیکن دوسرے
وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اب اس کا جسم پہلے سے کہیں زیادہ
ہو چکا تھا اور اب اس کے سر میں اٹھنے والی تیز درد کی ٹیسیں موجود
یں۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور ایک بار پھر اس پر شدید ترین
ت کا دورہ سا پڑا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ وہ

اب نہ صرف پہلے سے مختلف کمرے میں تھا بلکہ اس کمرے کا دروازہ بھی
کھلا ہوا تھا اور باہر موجود راہداری بھی نظر آ رہی تھی اور وہ خود ایک صوفے
پر بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا۔ اس نے
یہ کمرہ اور راہداری پہچان لی تھی۔ یہ کمرہ اور صوفہ اس بلڈنگ میں تھے
جہاں سے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے فائل لانے کے
لئے گیا تھا۔ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر
وہی لباس تھا جو پہن کر وہ اس عمارت میں داخل ہوا تھا۔ اس نے
بوکھلاتے ہوئے انداز میں جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن جیبوں
میں سوائے کرنسی کے کچھ نہ تھا۔ بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ
تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت میز پر رکھے ہوئے
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ تیزی سے مڑا۔ چند لمحے گھور کر فون کو دیکھتا
رہا۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"علی عمران بول رہا ہوں زاراک صاحب! ــــ کیا حال ہیں ــــ
سر میں درد تو محسوس نہیں ہو رہا ــــ ویسے میں نے نہ صرف تمہاری بینڈیج
کرادی ہے بلکہ ایسا ٹریٹمنٹ بھی کرا دیا ہے کہ اب درد نہ ہوگا" ــــ
دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا تم نے یہی کہنے کے لئے فون کیا ہے" ــــ؟ اس بار زاراک
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ــــ کہنا تو بہت کچھ تھا لیکن ہمارے ملک میں ایک
اصول ہے کہ پہلے دوسرے کی خیریت پوچھی جاتی ہے اور اگر وہ بیمار ہو تو

باقاعدہ نسخے بتائے جاتے ہیں ــــ بہرحال یہ بتا دوں کہ تم نے
سروس کی ایک عمارت میں داخل ہو کر وہاں سے فائل حاصل کرنے
جرم کیا تھا جس کی سزا فوری موت تھی اور سیکرٹ سروس کے چیف
یں موت کی سزا دے بھی دی تھی لیکن مجھے تمہاری خاطر اس کی
لڑنا پڑیں۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑے کہ تم بڑے اصول پسند
ہو اور اصول پسند آدمیوں کی اس دنیا میں شدید ترین کمی ہے اس
یے چارہ اصول پسند آدمی زندہ پھر رہا ہے تو اسے زندہ رکھا
ــــ چنانچہ تمہاری موت تو ٹل گئی البتہ تمہارے ساتھیوں کی سزا
لی اور اب تم اس ملک میں اکیلے ہی زاراک ایجنسی کی حیثیت
جود ہو ــــ تمہیں اس کوٹھی تک پہنچا دیا گیا ہے جہاں سے تم
مارت میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہوئے تھے ــــ البتہ
وہ سپر آف مشین۔ انڈیکیٹر اور کٹر چیف نے ضبط کر لئے ہیں۔ میں
شش کی کہ وہ بھی تمہیں بخش دیئے جائیں تاکہ تمہیں خالی ہاتھ
نہ جانا پڑے۔ لیکن چیف بھی تمہاری طرح اصول پسند آدمی ہے
اصولوں میں نرمی کی صرف ایک بار گنجائش ہے اور وہ گنجائش
موت ٹلنے سے پوری ہو گئی تھی اس لئے مجبوری ہے ــــ بہرحال
لصانہ مشورہ ہے کہ اب تم خاموشی سے واپس روسیاہ چلے جاؤ۔ ورنہ
نے دوبارہ اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو پھر مجھے تمہاری
پر یقیناً افسوس ہوگا" ــــ عمران نے اسی طرح چہکتی ہوئی آواز
ت کرتے ہوئے کہا۔
مشورہ دینے کا شکریہ! ــــ لیکن تم زاراک کو نہیں جانتے۔ اس لئے

یقین کر و جلد ہی تمہاری یہ حرکت کرتی ہوئی زبان ساکت کر دی جائیگی اور تمہا
اس چیف کی بھی" ــــ زاراک نے غصیلے لہجے میں کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا
اس انداز میں کہ چھت سے ریز فائر نہ ہو جائیں اور پھر وہ بجائے دوبارہ اور آگے کی
بڑھنے کے وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔ کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر
جھٹکے سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری سے
ہوا وہ برآمدے میں پہنچا تو اس نے پورچ میں کھڑی ہوئی اپنی کار
دیکھ لی۔ یہ وہی کار تھی جس پر وہ اس عمارت میں داخل ہونے کیلئے آیا تھا
"میں وہ فائل بھی حاصل کروں گا اور اپنا سامان بھی ــــ زاراک
جانتے ہی نہیں" ــــ زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول
کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے اس نے کار سٹارٹ کی
اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس
کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک کھولا اور ایک بار پھر کار
بیٹھ کر اس نے کار کو آگے بڑھایا اور پھر پھاٹک سے باہر لے آ کر اس
اسے دائیں طرف کو موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار کو مختلف سڑکوں
ویسے ہی دوڑاتا پھر رہا تھا۔ اس کی نظریں عقبی شیشے پر لگی ہوئی تھیں
لیکن اب تک اسے نگرانی کرنے والا کوئی نظر نہ آیا تھا۔ البتہ بیک مرر
دیکھتے ہوئے اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا میک اپ ختم کر دیا گیا
اور وہ اپنے اصلی چہرے میں ہے۔
"یقیناً اس کار میں کوئی ایسا آلہ ہو گا جس سے وہ دور رہ کر نگرانی کر
ہوں گے" ــــ زاراک نے سوچا اور پھر وہ کار دوڑاتا ہوا سیدھا
مشہور اور معروف مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور

ٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گیا۔ اپنے قدو قامت
سے وہ ہجوم میں بھی نمایاں نظر آ رہا تھا لیکن وہ جس انداز میں چل رہا
سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اسے اپنے تعاقب اور نگرانی کی قطعی کوئی
نہ ہو۔ کچھ دور آگے آنے کے بعد وہ ایک ریستوران میں داخل ہو گیا۔
یا میں ایک لوکل کال کر سکتا ہوں" ــــ ؟ اس نے کاؤنٹر مین سے
ب ہو کر کہا۔
یس سر ــ کر لیجئے" ــــ کاؤنٹر مین نے انتہائی مہذب لہجے میں
دیتے ہوئے کہا۔
شکریہ" ــــ زاراک نے کہا اور ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر اس نے
سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
یس ــ زیکو کلب" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
سنائی دی۔
کیا زیکو صاحب کلب میں موجود ہیں یا نہیں ــــ میں ان کا ایک
ت بول رہا ہوں ــ میرا نام آرسین ہے" ــــ زاراک نے تیز
یں کہا۔
یس سر ــ موجود ہیں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
تو ان سے بات کراؤ" ــــ زاراک نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی
بعد ریسیور پر ایک اور آواز ابھری۔
زیکو بول رہا ہوں" ــــ بولنے والے کا لہجہ بے حد کھردرا سا تھا۔
زیکو ــ میں آرسین جارلش بول رہا ہوں" ــــ زاراک نے اسی
تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا — فرمایئے" — دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"کیا تمہارا نمبر بھتری آن ہے" — زاراک نے کہا۔
"ہاں! — کیوں"؟ — دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"تم اسے میرے نام پر بک کر دو" — زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہوگیا — بک نمبر زیرو زیرو الیون" — دوسری طرف سے کہا گیا اور زاراک نے رسیور رکھ کر جیب میں ہاتھ ڈالا۔
"کتنے پیسے" — ؟ زاراک نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا جو ویٹرز کو سامان دینے میں مصروف تھا۔
"شکریہ جناب! — آپ غیر ملکی ہیں اس لئے ہمارے مہمان ہیں۔ آپ سے کوئی رقم چارج نہ کی جائے گی" — کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"شکریہ" — زاراک نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریستوران سے باہر آکر وہ ایک بار پھر لوگوں کے ہجوم میں چلنے لگا۔ پھر اچانک وہ ایک سائیڈ گلی میں مڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا گلی کے آخری بند کنارے تک پہنچ کر وہاں موجود ایک بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ یہ ڈرم کوڑا کرکٹ سے بھرا ہوا تھا اور اس میں سے انتہائی ناخوشگوار قسم کی بو نکل رہی تھی لیکن زاراک خاموشی سے اس کی اوٹ لے کر بیٹھا رہا۔ اس کی نظریں گلی میں داخل ہونے والے راستے پر لگی ہوئی تھیں لیکن جب کافی دیر تک کوئی نہ آیا تو وہ ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور اس نے گلی کے اختتام میں موجود دیوار کے درمیان والے حصے کی ایک مخصوص جگہ پر زور سے تین بار ہاتھ

ر چند لمحوں بعد دیوار کے درمیان میں سے ایک چوکھٹا سا نمودار ہوا جس
سے مدھم سی روشنی نکل رہی تھی۔
آر سین جارلش نمبر زیرو زیرو الیون" — زاراک نے تیز لہجے میں کہا
ٹھا غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار کے کونے میں ایک خلا نمودار
ہ زاراک تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھا اور خلا پار کر کے وہ سیڑھیاں
ہوا ایک بڑے کمرے میں پہنچا۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک
م مشین نصب تھی۔ زاراک تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا اور اس
ین پر لگے ہوئے مختلف بٹن آپریٹ کئے تو مشین کے ساتھ ہی دیوار
ا اور اندر ایک چھوٹا سا کمرہ سامنے آگیا۔ زاراک تیزی سے چلتا ہوا اس
میں داخل ہوا تو دیوار برابر ہو گئی اور اندر کمرے کی ایک دیوار پر سرخ
ہ کا بلب جل اٹھا۔ زاراک خاموشی سے کھڑا رہا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ
رہ بلب جھماکے سے سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ خلا دوبارہ نمودار
ور زاراک سر ہلاتا ہوا دیوار سے باہر آگیا اور زاراک اب اس مشین کی
بڑھ گیا جس کے اوپر والے حصے میں ایک سکرین روشن تھی اور اس پر
صوص ہندسے مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ وہ انہیں غور سے دیکھتا
ھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے۔
وہ پلٹ کر ہال نما کمرے کے مقابل دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں دیوار
یک سرے سے دوسرے سرے تک الماریاں موجود تھیں۔ زاراک نے
ہر الماری کے پٹ کھولے تو اندر لباس موجود تھے۔ زاراک جانتا تھا کہ یہ
لباس اس کے جسم پر ہر لحاظ سے پورے اتریں گے کیونکہ اس الماری کی
رہی مشین نے کی تھی۔ اس نے ایک سوٹ باہر نکالا اور پھر تیزی سے اپنے

موجودہ کپڑے اتارنے شروع کر دیئے۔ سارے کپڑے اتار کر اس نے الماری میں سے نکالا ہوا سوٹ پہنا اور پھر اپنے لباس کی جیبوں میں موجود کرنسی اس نے نکال کر اپنے نئے لباس کی جیبوں میں ڈالی اور اترا ہوا لباس تہہ کر کے اس نے اُسے اسی الماری میں ہینگر سے لٹکا دیا اور پھر الماری کے نیچے بنے ہوئے خانوں میں سے ایک خانہ اس نے کھولا تو اس کے اندر ایک بڑا باکس موجود تھا۔ اس نے باکس باہر نکالا اور پھر اُسے کھول کر اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکال کر رکھ دیا۔ یہ جدید ترین میک اپ باکس تھا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ باکس کے ڈھکن کے اندر لگے ہوئے آئینے میں دیکھتا بھی جا رہا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کا ہاتھ رکا تو اس کا چہرہ مقامی ہو چکا تھا۔ ہاتھوں اور کلائیوں تک کو بھی اس نے کیمیکلز استعمال کر کے ان کا رنگ بدلا اور پھر باکس کے کونے میں موجود ایک مخصوص قسم کا ماسک نکال کر اس نے اُسے سر پر چڑھا کر فٹ کر دیا۔ اب اس کے سر پر بال نہ صرف مقامی تھے بلکہ ان کا ڈیزائن اور رنگ بھی مختلف تھا۔ آئینے میں اچھی طرح چیکنگ کرنے کے بعد اس نے اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر باکس کو بند کر کے اس نے ماسک خانے میں ڈالا اور خانہ بند کر کے سب سے آخری خانے کو کھول کر اس میں موجود ایک مشین پسٹل اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور خانہ بند کر کے اس نے الماری بند کر دی اور پھر ایک بار پھر مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین کے ایک خانے سے سفید رنگ کے کاغذ کی پٹی باہر نکلی ہوئی تھی اور اس پر کمپیوٹر پرنٹنگ موجود تھی۔ زاراک نے وہ پٹی پھاڑی اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو اس عمران نے میرے سر پر زخم کے اندر انڈیکیٹر لگا رکھا تھا۔ اس لئے وہ سامنے نہ آیا تھا" ۔۔۔ زاراک نے چٹ پڑھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے مشین کی ایک سائیڈ پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو وہاں ایک چھوٹا سا خانہ کھل گیا۔ زاراک نے وہ پٹی مروڑ کر اس خانے میں ڈالی اور ڈھکن بند کر کے وہ سیدھا ہوا اور اس نے ایک بار پھر مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پھر مشین میں سے تیز گونج کی آواز نکلی اور پھر ایک جھماکے سے سارے بلب بجھ گئے اور مشین بھی خاموش ہو گئی۔ زاراک تیزی سے مڑا اور اس نے ایک دیوار پر جا کر مخصوص انداز میں تین بار ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ دوسری طرف ایک سرنگ جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ زاراک اس خلا کو کراس کر کے دوسری طرف سرنگ میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔ سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا لیکن زاراک نے یہاں بھی اسی طرح دیوار کے درمیان ایک مخصوص حصے کو تین بار ہاتھ سے دبایا تو دیوار درمیان سے کھل گئی اور زاراک دوسری طرف نکل آیا۔ یہاں بھی ایک گلی تھی اور یہ دیوار اس گلی کو بند کرتی تھی۔ زاراک تیز تیز قدم اٹھاتا گلی کو کراس کر کے سڑک پر آ گیا۔ یہ بھی ایک کمرشل مارکیٹ تھی۔ یہاں بھی فٹ پاتھ پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ زاراک ان کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روکا اور اس کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"سرسبز کالونی لے چلو" ۔۔۔ زاراک نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے میٹر ڈاؤن کیا اور گاڑی آگے

بڑھا دی۔ پندرہ منٹ تک مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد ٹیکسی
ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو زاراک نے پہلے چوک پر موجود ایک
ہوٹل کے سامنے ٹیکسی رکوائی۔ میٹر دیکھ کر اس نے نہ صرف کرایہ ادا کیا بلکہ
تھوڑی سی رقم ٹپ میں بھی دے دی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اُسے سلام کیا تو
زاراک سر ہلاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو
زاراک تیزی سے مڑ کر سائیڈ برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک پبلک فون
بوتھ موجود تھا۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے سکے نکالے اور انہیں
مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"زیڈ ون بول رہا ہوں"۔۔۔ زاراک نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس!۔۔۔ میں زیڈ اے ون بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"تمام ممبرز کو الرٹ کر دو۔۔۔ میں خود آ رہا ہوں۔ ہم نے فوری طور پر
ایک بھرپور ریڈ کرنا ہے"۔۔۔ زاراک نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ
کر وہ بوتھ سے باہر نکلا اور پھر ہوٹل سے باہر نکل کر اطمینان سے آگے بڑھتا
چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک متوسط ٹائپ کی کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھا۔
اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی
نوجوان باہر آ گیا۔

"زیڈ ون"۔۔۔ زاراک نے کہا۔

"یس سر۔۔۔ آیئے"۔۔۔ نوجوان نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے
کہا اور زاراک سر جھکا کر اس کھڑکی میں داخل ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ

ارت کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور
منے والے صوفے پر ایک بھرے ہوئے جسم اور درمیانے قد کا آدمی موجود
یہ زاراک ایجنسی کے ایکشن گروپ جسے کوڈ مین زیڈ۔ اے کہا جاتا تھا
چارج میجر سولوف تھا جس کا کوڈ نمبر زیڈ۔ اے ون تھا۔

"باس!۔۔۔ میں نے ممبرز کو الرٹ کر دیا ہے۔۔۔ آپ نے اب تک
کوئی کام ہی نہ بتایا تھا اور ہم یہاں بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے
۔۔۔ میجر سولوف نے مسکراتے ہوئے زاراک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میجر سولوف!۔۔۔ میں سمجھا تھا کہ ایکشن گروپ کو حرکت میں لائے
یں مشن مکمل کر لوں گا اور میں نے اس میں کامیابی بھی حاصل کر لی تھی
ن پھر نجانے کیا ہوا کہ میں نیچے گرا اور میرے سر میں زخم آ گیا اور پھر میں
ہوش ہو گیا۔۔۔ اس طرح نہ صرف وہ مشن ہی فیل ہو گیا بلکہ ایک
اسے سب کچھ ختم ہو گیا اور اب ہمیں نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا"۔
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو میجر سولوف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب باس!۔۔۔ میں کچھ سمجھا نہیں"۔۔۔ میجر سولوف نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا یہاں مشن کیا تھا"۔۔۔ زاراک نے کہا۔

"نو سر۔۔۔ ہم تو آپ کے حکم پر یہاں آئے اور تب سے یہاں اس کوٹھی
سلسل موجود ہیں۔۔۔ ہم سے آپ نے یا کسی اور نے کوئی رابطہ ہی
کیا۔۔۔ پہلی بار آپ نے رابطہ کیا ہے اور آپ خود یہاں آئے ہیں"۔
سولوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ میں تمہیں مختصر طور پہ بتا دیتا ہوں تاکہ آئندہ کام کرتے وقت سب کچھ تمہارے ذہن میں موجود رہے۔ کیونکہ اب سارا کام ایکشن گروپ نے ہی سرانجام دینا ہے ـــــ میرا گروپ یقیناً ختم ہو چکا ہو گا" ـــــ زاراک نے کہا اور میجر سولوف کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھینچ گئے زاراک نے اُسے مشن کے ساتھ ساتھ اب تک ہونے والے تمام واقعات مختصر طور پہ بتا دیئے۔ جیسے جیسے وہ واقعات بتاتا گیا، میجر سولوف کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ ہوتا گیا۔

"تو اس تہہ خانے کی مشین نے وہ آلہ آف کر دیا ہے جو آپ کے سر میں چھپایا گیا تھا ـــــ لیکن وہ لوگ اس تہہ خانے تک تو پہنچ سکتے ہیں"۔ میجر سولوف نے کہا۔

"نہیں ـــ جیسے ہی عقبی راستہ کھلا اور میں نے اُسے پار کیا نہ صرف وہ راستہ بند ہو گیا بلکہ وہ سارا سسٹم جسے نمبر تھری کا نام دیا گیا ہے زمین میں غائب ہو چکا ہو گا ـــــ روسیاہی ایجنٹوں کے چیف زیکو نے یہ حیرت انگیز سسٹم یہاں تیار کیا ہے اور آج تک اسے چیک نہیں کیا جا سکا ـــ مجھے کے۔ جی۔ بی سے اس کی اطلاع ملی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ میں بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں ـــــ میرا کوڈ نام آرسین جاربش رکھا گیا تھا اور مجھے خاص طور پر زیکو کا مخصوص نمبر بھی دیا گیا اور اس نمبر تھری میں موجود سسٹم کی تفصیلات اور اس کا محل وقوع اور اس کے کھولنے اور مشینری آپریٹ کرنے کے بارے میں پوری تفصیلات موجود تھیں ـــــ اس عمران نے جب مجھ سے بات کی تو میں سمجھ گیا تھا کہ لازماً اس نے یا تو میری نگرانی کا بندوبست کیا ہو گا ـــــ یا کوئی مخصوص آلہ میرے جسم میں چھپایا ہو گا۔ چنانچہ

ـے اس وقت نمبر تھری کا خیال آ گیا ـــــ اس طرح نہ صرف میں نے
ی نگرانی سے چھٹکارا پا لیا بلکہ یہاں تک محفوظ طریقے سے پہنچنے میں بھی
میاب ہو گیا ہوں اور اب میں نے اس عمران سے اپنے آلات بھی حاصل
رنے ہیں اور وہ فائل بھی" ـــــ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"لیکن باس ! ـــ اس عمران نے آپ کو چھوڑا کیوں۔ اور پھر اس
ذہن میں نگرانی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ـــــ ؟ وہ اگر آپ کو ہلاک نہ
ا تو پھر بھی قید میں تو رکھ سکتا تھا، جب کہ بقول آپ کے اس نے آپ کا
ا گروپ بھی ختم یا قید کر لیا ہو گا" ـــــ میجر سولوف نے کہا۔
"میں نے بھی اس بارے میں سوچا ہے ـــــ جہاں تک میرا خیال ہے
ان اس مشین کو سمجھ نہ سکا ہو گا اور عمران کیا، یہاں کا کوئی سائنسدان بھی
ے نہ سمجھ سکا ہو گا ـــــ عمران کو سپر آف مشین کے بارے میں علم ہے
نچہ وہ اس نتیجے پر پہنچا ہو گا کہ یہ مشین یا تو سپر آف مشین ہے یا پھر کوئی
ر ـــــ اس کا خیال ہو گا کہ میں لازماً روسیاہ ٹرانسمیٹر پہ کال کروں گا یا
ن کروں گا اور اگر یہ سپر آف مشین جیسی اہم مشین ہے تو میں لازماً اطلاع
وں گا ـــــ اس طرح وہ کنفرم ہو جائے گا اور اگر یہ سپر آف مشین نہیں
ے تو پھر میں ایسی ہی کوئی دوسری مشین منگوانے کے لئے کال کروں گا۔
ن طرح اُسے معلوم ہو سکے گا کہ یہ مشین کونسی ہے۔ اس لئے اس نے
رے زخم میں نگرانی کرنے والا آلہ ڈال کر مجھے چھوڑ دیا ـــــ کمپیوٹر نے
یا ہے کہ یہ آلہ ڈکٹا فون ٹائپ کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کی مدد
ے صرف آواز ہی چیک کر سکتا ہے اور میں نے اس گلی میں داخل ہونے
ے بعد زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا۔ حتیٰ کہ پوائنٹ تھری سے باہر

نکل آنے کے بعد جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس کمپیوٹر مشین نے یہ آلہ آف
کر دیا ہے، پھر بھی میں نے ٹیکسی ملنے تک کوئی بات نہیں کی ——
ٹیکسی ڈرائیور سے بھی میں نے بدلے ہوئے لہجے میں بات کی تھی اور اپنے
لہجے میں بات یہاں کالونی کے ریستوران میں لگے ہوئے پبلک فون بوتھ پر
آکر کی ہے —— اس طرح اگر بفرض محال یہ آلہ کام بھی کر رہا ہوگا تب
بھی عمران اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا کیونکہ ایسے آلات چاہے جتنے
بھی طاقتور ہوں ایک محدود رینج میں ہی کام کرتے ہیں" —— زاراک نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے —— کیا اس عمران کو تلاش کرنا ہوگا" —— ؟
میجر سولوف نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں —— اب میرے ذہن میں ایک اور پلاننگ ہے —— عمران
نے جس طرح مجھے ہلاک کئے بغیر چھوڑ دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ
بھی میری طرح اصول پسند آدمی ہے اس لئے میں اُسے فون کر کے یہاں
بلواتا ہوں تاکہ ہم ایسا معاہدہ کر سکیں جس کے تحت وہ مجھے میرا سامان اور
فائل دے دے تو میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت
کی تباہی کے مشن سے دستبردار ہو جاؤں گا —— اور اگر وہ انکار کرے گا
تو میں اس سے لڑنے کا چیلنج کروں گا اور پھر میں اس سے سب کچھ جبراً
اگلوا لونگا" —— زاراک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! —— جیسے آپ مناسب سمجھیں —— ہم تو بہرحال
آپ کے حکم پر عمل کریں گے" —— میجر سولوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے —— تم پہلے اپنے ساتھیوں کو بلا کر کوٹھی کی نگرانی پر لگا دو تاکہ

مران اپنے ساتھی لے آئے تو وہ انہیں کور کر سکیں۔ پھر میں اس عمران
ن کروں گا" —— زاراک نے کہا۔

کیا آپ کو اس کے فون نمبر کا علم ہے" —— ؟ میجر سولوف نے پوچھا۔
اس کے فلیٹ کا فون نمبر بھی مجھے معلوم ہے اور اس عمارت کا فون نمبر
معلوم ہے جو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے —— اس کے ساتھ ساتھ
رانا ہاؤس کا فون نمبر بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے کیونکہ عمران نے میرے سامنے
پنے کسی آدمی جوزف سے بات کی تھی —— کہیں نہ کہیں تو وہ
ل جائے گا اور اگر نہ ملا تو میں اس کے لئے پیغام چھوڑ دونگا" ——
نے کہا اور میجر سولوف اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹھیک ہے باس" —— میجر سولوف نے کہا۔

میرے لئے دو بوتلیں شراب کی بھجوا دو تاکہ میں کچھ تازہ دم ہو جاؤں" ——
نے مسکراتے ہوئے کہا اور میجر سولوف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر کی طرف
دیا۔

"آپ نے خوامخواہ اُسے جانے دیا ـــــ اب اس کا ملنا مشکل ہے"
بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن
رُوم میں موجود تھے۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے لیبارٹری سے آپریشن روم
میں آیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ زاراک کے سر میں نصب ایس۔ ڈی
فون اچانک مکمل طور پر آف ہوگیا ہے۔ اس لئے اب اُسے دوبارہ ڈھونڈنا
پڑے گا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون پر جولیا کو ہدایت دی کہ وہ
ساری ٹیم کو زاراک کی تلاش میں لگا دے۔ اُسے صرف اس کے مخصوص قد
قامت کی بنا پر ہی پہچانا جاسکتا تھا ورنہ تو وہ کوئی بھی میک اَپ کر سکتا تھا
اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کو کال کر کے اس سے زیکو کلب کے بارے
میں پوچھ گچھ کی لیکن ٹائیگر زیکو کلب اور زیکو نام کے کسی آدمی سے واقف
نہ تھا پھر اس نے اُسے اس کی تلاش کا کام ذمے لگا دیا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر آف
کر کے وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے اس سے بات کر ڈالی۔

"اور میں اس کا اچار ڈالتا ـــــ تم نے سرداور کی رپورٹ تو پڑھ لی ہے کہ
ہی اس مشین کی تفصیلی چیکنگ شروع کی گئی وہ سب یکلخت جل کر راکھ
گئے اور سرداور نے اس راکھ کے تجزیے سے صرف اتنا معلوم کیا ہے کہ
شین میں کوئی نئی ساخت کی ریز استعمال کی گئی ہیں اور بس ـــــ
ن یہ جس وقت تباہ ہوئی اس وقت زاراک ہمارے قبضے میں تھا اور اس
مارے آدمی ہلاک ہو چکے تھے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ مشین میں ایسا
سٹم پہلے سے موجود تھا کہ جیسے ہی اسے کھولنے یا سائنسی طور اس کی
یلی چیکنگ شروع کی جاتی یہ خود بخود جل کر راکھ ہو جاتی تاکہ اس کی
نت اور خاص طور پر اس کے اندر استعمال ہونے والی ریز کی ماہیت کا
ہ نہ لگایا جاسکے ـــــ اور سرداور کا انہیں نئی ساخت کی ریز کہنے کا
لب ہے کہ رُوسیاہ نے یقیناً کوئی ایسی ریز ایجاد کر لی ہیں جن کی مدد سے
ھی سائنسی سسٹم کو عارضی طور پر کیموفلاج کیا جاسکتا ہے لیکن یہ ریز
فلاجنگ کے دوران آکسیجن جلنے سے خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ میں
سرداور کو یہ بات بتا دی ہے اور اب وہ اس بارے میں خود ہی ریسرچ
نے رہیں گے ـــــ لیکن اس بات کا علم یقیناً زاراک کو نہ تھا ورنہ وہ
یجن کو جلانے کا رسک نہ لیتا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب ـــــ آکسیجن جلنے کا کیا مطلب" ـــــ؟ بلیک زیرو نے
ران ہو کر پوچھا۔
"جہاں تک میں سمجھا ہوں بلیک زیرو! ـــــ زاراک نے اس مشین سے
لنے والی ریز کی مدد سے دانش منزل کا حفاظتی نظام آف کر دیا ـــــ پھر
ا اندر آیا اور اس نے الماری سے فائل نکالی اور باقی فائلوں کو جلا کر ضائع

ضائع کر دینے کے لئے اس نے گیس لائٹر جلایا اور اس کے جلتے ہی اس مشین سے نکلنے والی ریز کا سرکٹ ختم ہو گیا اور حفاظتی نظام دوبارہ آن ہو گیا ــــــ زاراک کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو گا اس لئے اس نے جیسے ہی فائلوں کو جلانے کے لئے ہاتھ الماری کے اندر کیا ہو گا الماری میں موجود شاکنگ ریز نے اسے اچھال کر پیچھے جھٹکا ہو گا اور نیچے موجود فولادی تپائی کا مڑا ہوا کونہ اس کے سر میں گھس گیا اور اس طرح وہ بیہوش ہو گیا اور اگر وہ بیہوش نہ بھی ہوتا تب بھی وہ اب دانش منزل سے باہر کسی صورت نہیں نکل سکتا تھا اور ظاہر ہے آگ پیدا ہونے کا مطلب ہی آکسیجن کا جانا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لائٹر جلتے ہی معاملہ خراب ہو گیا" ــــــ عمران نے باقاعدہ منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــــ واقعی آپ کا تجزیہ درست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں یہاں پہنچا تو ٹوٹل بلیکنگ آف سسٹم کام کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود زاراک اندر موجود تھا ورنہ وہ تو اندر داخل ہی نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ سسٹم آف کر کے اندر گیا اور پھر اس کے لائٹر جلاتے ہی سسٹم دوبارہ آن ہو گیا تھا اس لئے مجھے آن ملا تھا" ــــــ بلیک زیرو نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے عمران کی اس بات سے اس کی کوئی بڑی ذہنی الجھن دور ہو گئی ہو۔

"اب رہی تمہاری یہ بات کہ میں نے اسے کیوں جانے دیا ہے، تو زاراک اس قسم کا آدمی نہیں ہے کہ اس سے تشدد کے ذریعے کچھ حاصل کیا جا سکتا ــــــ اس کے ذہن کی ساخت ایسی ہے کہ اس پر ہپناٹزم کا عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میرے سامنے دو صورتیں رہ جاتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے ساتھیوں کی طرح اسے بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا۔

[...]تا اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہ مل سکتا تھا ــــــ دوسری صورت یہ تھی
[...]نے آزاد چھوڑ دیا جاتا اور اس کی بھرپور نگرانی کی جاتی ــــــ چونکہ اس
[...]ساتھی یہاں ختم ہو چکے تھے اس لئے یا تو وہ یہاں موجود روسیاہی ایجنٹوں
[...]رابطہ قائم کرتا ــــــ یا پھر روسیاہ کال کر کے وہاں سے اپنے مزید ساتھی
[...]تا اور چونکہ اسے دانش منزل میں موجود حفاظتی نظام کا علم ہو چکا تھا اس
لازماً وہ ڈاکٹر آنوف سے بات کر کے اسے مجبور کر دیتا کہ وہ سپر آف مشین
[...]ں بھیجے ــــــ اگر سپر آف مشین یہاں آتی تو ہمارا بہت بڑا مقصد حل
[...]تا۔ ہم اس مشین کو حاصل کر کے زاراک کو گولی مار دیتے ــــــ یا اگر مشین
[...]تی تو کم از کم اس ڈاکٹر آنوف کی مخصوص فریکونسی کا علم ہو جاتا اور اس
[...]نسی سے ہم ڈاکٹر آنوف کا روسیاہ میں ٹھکانا معلوم کر لیتے ــــــ اور پھر
[...]ں جا کر اس سے یہ سپر آف مشین حاصل کر سکتے تھے۔ میں نے ٹرانسمیٹر کال
[...]ف شعبے کو پوری طرح الرٹ کر دیا تھا۔ وہ اب بھی الرٹ ہوں گے۔
[...]یاہ کی رینج میں جانے والی تمام ٹرانسمیٹر کالز کو وہ باقاعدگی سے چیک کریں
ــــــ عمران نے کہا۔
[...]لیکن ہو سکتا ہے وہ فون پر بات کرے۔ پھر ــــــ" بلیک زیرو نے کہا۔
[...]اسی لئے تو میں نے وہ آلہ اس کے زخم میں رکھا تھا اور آلہ میں نے اس
[...]ہرائی میں رکھ دیا تھا کہ وہ اسے نکال بھی نہ سکے ــــــ اگر اسے نکالنے
[...]شش کی جاتی تو اس کا ذہن ختم بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن نجانے اس نے کس
[...]سے آف کر دیا ہے۔ اس لئے میں اسے تلاش بھی کروا رہا ہوں تاکہ
[...] سپر آف مشین حاصل کرے تو ہمیں علم ہو سکے" ــــــ عمران نے کہا۔
[...]لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ واپس چلا جائے" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے ۔۔۔ راڈش وہاں اس کے استقبال کے لئے تیار ہے۔ اس نے وہاں اس کی مکمل نگرانی کا انتظام کر رکھا ہے"۔
عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"اب اگر تمہارا انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو پھر ایک کپ چائے ہی بنا دو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ملحقہ کچن کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"زاراک بول رہا ہوں ۔۔۔ عمران ہے یہاں" ۔۔۔ دوسری طرف سے زاراک کی سپاٹ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ زاراک یہاں فون کرے گا۔ اس نے پھرتی سے فون کے نیچے لگے ہوئے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"ہولڈ کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر اس نے بلیک زیرو کو کال چیک کرنے کی ہدایت کر دی۔

"علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس بزبان خود بول رہا ہوں۔ ہوا ۔۔۔ کیا واپس جانے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے ۔۔۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں" ۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے سر کے زخم میں ڈکٹا فون چھپا کر اپنے طور پر مجھے چیک کرنے

میاب کوشش کی تھی لیکن تم نے دیکھا کہ میں نے تمہارا یہ آلہ آف کر دیا ۔۔۔ بہرحال میں اب اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جب میرے سارے ساتھی م ہو چکے ہیں تو مجھے سب کچھ اکیلے ہی کرنا ہو گا ۔۔۔ یہاں موجود روسیاہی ٹوں کو بھی میں استعمال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس طرح تم لوگ ان سے بھی ف ہو سکتے ہو ۔۔۔ ویسے تو میں اکیلا ہی تم سب لوگوں کے لئے کافی ں۔ میں قیامت بن کر پاکیشیا پر ٹوٹ سکتا ہوں لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ رے سر کا زخم بگڑنے لگ گیا ہے اور چونکہ یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے اس لئے نے فیصلہ کیا ہے کہ میں واپس چلا جاؤں۔ اس طرح تمہاری ۔ تمہارے ں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت ٹل جائے گی۔ لیکن اس کے لئے میری شرط ہو گی کہ تم میری وہ مشین اور دوسرا سامان مجھے واپس کر دو ۔۔۔ اگر ایسا معاہدہ کرنا چاہو تو میں تمہیں اپنا موجودہ پتہ بتا دیتا ہوں لیکن یہ یاد رکھنا اگر تم نے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر حالات بدل بھی سکتے ہیں"۔ سری طرف سے زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آنوف سے کہنا کہ دوسری مشین بنا لے۔ وہ مشین تو خود بخود جل کر اہ ہو چکی ہے ۔۔۔ باقی رہا معاہدہ ۔۔۔ تو ایک شرط پر معاہدہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہ کے اس اڈے کے بارے میں تفصیلات بتا دو اور اگر تم نہ جانتے ہو تو ایس۔ وی کے چیف سپارک سے بھی پوچھ سکتے ہو ۔۔۔ اگر تم یہ بتا دو تو تمہیں زندہ سلامت واپس جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ورنہ تم اپنی کوشش کر دیکھو ۔۔۔ نتیجہ بھی تمہارے سامنے آ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اس بات پر بضد ہو تو چلو ایک اور بات طے کر لیتے ہیں ۔ میں تمہیں سبارک سے پوچھ کر اس اڈے کے بارے میں بتا دیتا ہوں تم اپنے اڈے میں نصب مشینری کے بارے میں فائل کی نقل مجھے دے دو ــــ اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا ــــ اگر تم سے ہو سکے تو تم ہمارا اڈہ تباہ کر دینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" زاراک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ مجھے منظور ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ــــ دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا" ــــ زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم اعتماد کر سکتے ہو تو کر لو ــــ ورنہ وہم کا تو دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"او۔کے ــــ ٹھیک ہے ــــ آ جاؤ۔ میں سر سبز کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بلاک بی میں موجود ہوں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"وہ درست کہہ رہا ہے عمران صاحب ــــ کال اسی کوٹھی سے کی گئی ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس نے یقیناً اس کوٹھی کے گرد ایمرجنسی کے لئے کوئی نہ کوئی جال بچھا رکھا ہوگا ــــ تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو زیرو الیون

بل کاشن مشین کے ساتھ اس کوٹھی کے گرد تعینات کر دو۔ ضرورت
لے پر میں انہیں ریڈ کاشن دے دوں گا اور ریڈ کاشن کے بعد کیا کرنا
ہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں ــــ میں اس دوران اس ریڈ فائل پر
رلوں" ــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
کیا کام کرنا ہے ــــ ویسے آپ کو معاہدے کی کیا ضرورت ہے؟
کے ٹھکانے کا علم تو ہو گیا ہے اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور بس" ــــ
زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
ایک زاراک کے ختم ہو جانے سے رُوسیاہ کی تمام ایجنسیاں ختم نہیں
ہیں گی بلیک زیرو ــــ اور تم کب تک اپنے ہیڈ کوارٹر کو بچاتے
گے ــــ اس لئے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں نے ایک
سوچ لیا ہے ــــ اصل میں روسیاہ کو یہ فائل اس لئے چاہیئے کہ
یں شوگران کی نصب کردہ مشینری کی تفصیلات موجود ہیں اور انہیں
اسی مشینری سے ہے ــــ اور جہاں تک میں نے اس مشینری کا
لعہ کیا ہے یہ واقعی رُوسیاہ کے اڈے کے لئے انتہائی خطرناک ثابت
ق ہے" ــــ عمران نے کہا۔
تو پھر آپ یہ کاغذات علیحدہ کر لیں ــــ اب انہیں تو معلوم نہیں
کہ اس فائل میں کیا کیا ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔
نہیں ــــ اس طرح یہ لوگ مطمئن نہیں ہو سکیں گے ــــ میں
فائل مکمل طور پر ان کے حوالے کر دوں گا ــــ بس اتنا کروں گا کہ اصل
ں میں شوگران مشینری کی تفصیلات میں معمولی سا رد و بدل کر دوں گا۔
طرح اس مشینری کی سرے سے ماہیت ہی بدل جائے گی اور جب

رُوسیاہ کے سائنسدان اس کا تجزیہ کریں گے تو وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ پاکیشیا کے اڈے میں موجود یہ شوگران کی مشینری ان کے اڈے کے لئے خطرناک نہیں ہے اور قائل بھی اصل ہے ——— لیکن اصل بات کا علم انہیں اس وقت ہوگا جب وہ اپنے اڈے کو اوپن کریں گے اور اتنی سی بے ایمانی ملک وقوم کے مفاد میں جائز سمجھی جاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریکارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو سرسبز کالونی کی اس کوٹھی کی نگرانی کی ہدایت دے سکے۔

عمران نے کار کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر ...نے ستون پر نصب کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ...ڈی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

" زارا سے کہو کہ علی عمران آیا ہے" ——— عمران نے جو اس وقت ...پنی اصل شکل میں تھا کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں ——— باس آپ کے انتظار میں ...ہیں" ——— اس نوجوان نے سر سے پیر تک عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے ...کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ عمران مسکراتا ہوا ...مڑا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا تو ...عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ ...برآمدے میں ایک گٹھے ہوئے جسم اور درمیانے قد کا آدمی کھڑا اسے غور سے ...دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی عمران نیچے ... تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف

بڑھ آیا۔

"آپ علی عمران صاحب ہیں" ——— ؟ آنے والے نے قدرے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"تم زاراک کے آدمی ہو" ——— ؟ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"ہاں — کیوں" ——— ؟ اس نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے صاحب کہنے سے پہلے زاراک سے پوچھ تو لیا ہوتا ——— ہوسکتا ہے وہ اس بات پر ناراض ہو جائے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ نوجوان بھی مسکرا دیا۔

"ہمارا باس بے حد بااصول آدمی ہے ——— آیئے" ——— اس نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے برآمدے کے کونے میں بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف رکھیے ——— باس آرہے ہیں" ——— اس نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور دیو ہیکل زاراک اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر بدستور پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے معاہدے والی بات مان لی ہے ورنہ مجھے مجبوراً تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنا پڑتا" ——— زاراک نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

"اور ہمیں بھی مجبوراً مرنا پڑتا ——— اور مجبوری کی موت بڑی ناپسندیدہ

ت ہوتی ہے" ——— عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا
زاراک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب ——— تم واقعی ذہین آدمی ہو ——— خوبصورت جواب ہے تم نے ——— بیٹھو" ——— زاراک نے ہنستے ہوئے کہا اور خود بھی ن کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ ویسے عمران کے چہرے پر بھی ے کی ذہانت کے لئے تحسین کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ عمران س قدر گہری بات کی تھی عام آدمی اسے آسانی سے نہ سمجھ سکتا تھا لیکن ک کا جواب بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی بات کے مفہوم کو پوری طرح سمجھ ہے اس کا صاف مطلب تھا کہ زاراک بھی ذہانت میں کچھ کم نہ تھا۔

"تم نے اس مشین کا سائنسی تجزیہ کرانے کی کوشش کی تھی" ——— ؟ ے نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اب میں سائنسدان تو نہیں ہوں کہ خود ہی تجزیہ کرتا" ——— ن نے جواب دیا۔

"میں نے ڈاکٹر آنوند سے بات کر لی ہے اس نے بھی مجھے یہی بتایا ہے ں مشین میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ اگر اس کا سائنسی تجزیہ کرنے کی کوشش لئے تو یہ خود بخود جل کر راکھ ہو جاتی ہے ——— بہرحال میرا دوسرا ن وہ کٹر اور انڈیکیٹر ——— وہ تو تمہارے پاس ہوگا۔ وہ تو واپس کر دو" ے نے کہا۔

"کیا کرو گے لے کر ——— عام سا سامان ہے ——— یہاں کے بچے کھیلتے ایسے سامان سے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خوامخواہ اپنی سائنسی ترقی کا رعب مت ڈالو ——— تم لوگ ابھی رُوسیاہ

سے دس ہزار سال پیچھے ہو ___ تمہیں تو معلوم ہی نہ ہوگا کہ یہ کنٹرا۔
انڈیکیٹر کس اصول پر کام کرتا ہے" ___ زاراک نے اس بار قدرے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"اُدھار اور محبت کے اصول پر کام کرتا ہے اتنا تو مجھے بھی علم ہے۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور زاراک بے اختیار چونک پڑا۔

"اُدھار اور محبت ___ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں" ___ زاراک
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں ___ پرانے زمانے کا ایک محاورہ ہے کہ اُدھار محبت کے
لئے قینچی ثابت ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ جس سے محبت ہو تو اُسے اُدھار
دے دو ___ یا لے لو۔ تو پھر محبت ختم اور اُدھار لینے والا اُدھار دینے والے
سے چھپتا پھرتا ہے ___ رُوسیاہ میں اس محاورے میں قینچی کی جگہ کنٹر
نے لے لی ہوگی۔ آخر ترقی یافتہ ملک ہے۔ اس لئے تم محبت کی بات کرو
باقی باتیں چھوڑو" ___ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور زاراک
بے اختیار ہنس پڑا۔

"او۔کے ___ وہ فائل لے آئے ہو" ___ ؟ زاراک نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ___ لیکن تم نے مجھے رُوسیاہ کے اڈے کے متعلق بتانا ہے"
عمران نے کہا۔

"سوری عمران ! ___ میں نے کوشش کی تھی لیکن سبارک نے اس اڈے کا
محل وقوع بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے اور چونکہ یہ معاملہ خاص طور پر
اس کی ایجنسی سے متعلق ہے اس لئے میں اُسے مجبور بھی نہیں کر سکتا ___ !

جھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہوں ورنہ میں تمہیں اُلٹی سیدھی باتیں بتا کر
مطمئن کر سکتا تھا" ___ زاراک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ___ واقعی تم اصول پسند آدمی ہو۔ لیکن پھر معاہدہ کیسے
ہوا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم وہ فائل مجھے دے دو اور میں اپنا باقی مشن
چھوڑ کر واپس چلا جاتا ہوں اور یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ اس مشن کو آئندہ
میری ایجنسی مکمل نہیں کرے گی" ___ زاراک نے کہا۔

"سوری زاراک ! ___ مجھے یہ یکطرفہ معاہدہ قبول نہیں ہے۔ البتہ اگر تم
بھی اس فائل کی نقل حاصل کرنا چاہتے ہو تو ایک صورت اور ہو سکتی ہے کہ
تم مجھے ڈاکٹر آنوف کا خاص فون نمبر یا فریکوئنسی بتا دو اور میرے سامنے اس
نمبر یا فریکوئنسی پر اس سے بات کر لو ___ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔
پھر میں تمہیں فائل دے سکتا ہوں" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے کیا فائدہ اٹھاؤ گے" ___ زاراک نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔

"میں اس نمبر کو خوشخط لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لونگا ___ یا فریم کروا کر
اپنی رہائش گاہ کی دیوار پر لٹکا دونگا" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیا کرو گے ___ تم اس فون نمبر یا فریکوئنسی سے
ڈاکٹر آنوف کا کھوج نکالنے کی کوشش کرو گے تاکہ اس سے سُپر آف مشین
حاصل کر سکو ___ لیکن یہ بات بتا دوں کہ ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے اگر
اتنی آسان بات ہوتی تو اب تک نجانے ڈاکٹر آنوف کتنی بار قبر میں اُتر

چکا ہوتا" ـــــ زاراک نے کہا۔

"بہرحال یہ میرا مسئلہ ہے کہ میں اس نیریا فریکونسی کا کیا کرتا ہوں۔ تمہارا یہ مسئلہ نہیں ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"سوری عمران! ـــــ ڈاکٹر آنوف کے متعلق کسی قسم کی معلومات مہیا کرنا روسیاہ میں قومی جرم سمجھا جاتا ہے" ـــــ زاراک نے ایک بار پھر صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ پھر مذاکرات کی ناکامی کا مشترکہ اعلان جاری کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد جو کچھ کسی بھی فریق سے ہو سکتا ہو گا وہ کرے گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ـــ یہ میری طرف سے آخری موقع دیا گیا تھا تمہیں"۔ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں بھی چاہتا تھا کہ تم یہاں سے خالی ہاتھ نہ جاؤ۔ لیکن مجبوری ہے کہ تم اس قدر اہم فائل کے بدلے میں کچھ دینے کو تیار نہیں ہو تو یہ فائل بھی اس طرح تمہارے حوالے کر دینا پاکیشیا سے غداری کے زمرے میں آتا ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بدلے میں تمہاری۔ تمہارے چیف۔ ہیڈ کوارٹر اور سیکرٹ سروس کی زندگیاں تمہیں بخش رہا ہوں ـــ کیا یہ کم ہیں" ـــ ؟ زاراک نے کہا اور عمران کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"جب تم ایسی احمقانہ بات کرتے ہو تو مجھے اپنی رائے تمہارے متعلق بدلنا پڑتی ہے ـــ موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے میرے یا تمہارے

ہاتھ میں نہیں ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے ـــ پھر ایک اور آفر ہے کہ تم اور میں مقابلہ کر لیتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ مارشل آرٹ میں تمہیں ماہر سمجھا جاتا ہے ـــ اگر تم مجھے شکست دے دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ڈاکٹر آنوف کی فریکونسی بھی دے دوں گا اور تم سے فائل بھی نہ لوں گا ـــ لیکن اگر تم شکست کھا جاؤ تو پھر تم خاموشی سے فائل مجھے دے دو گے" ـــ زاراک نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری! ـــ میں کوئی پیشہ ور لڑاکا نہیں ہوں کہ شرطیں لگا کر لڑتا پھروں ـــ ویسے میں تمہیں ایک بات بتا دوں کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی خوش فہمی کا شکار ہو ـــ تمہیں میں انگلی لگائے بغیر ہی شکست دے سکتا ہوں ـــ کوئی اسلحہ بھی استعمال نہ کروں گا اور کبھی اس کا موقع آ گیا تو تمہیں خود ہی میری بات کا یقین آ جائے گا" ـــ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اگر چاہوں تو یہاں تم سے زبردستی بھی سب کچھ حاصل کر سکتا ہوں ـــ لیکن میں اپنے اصولوں کے خلاف کام نہیں کرتا ـــ جاؤ جاؤ اس کوٹھی سے ـــ لیکن یہ تمہاری زندگی بچنے کا آخری موقع ہے" ـــ زاراک نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ طنز تھا۔

"کیا تم واقعی لڑنا چاہتے ہو" ـــ ؟ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا

"میری ساری عمر دشمنوں سے لڑتے ہوئے گذری ہے۔ لیکن تم تو لڑنے پر آمادہ ہی نہیں ہو ـــ بزدلوں کی طرح چیلنج کو ٹال رہے ہو۔

تم سے کیا لڑوں" ـــــ زاراک نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"او۔ کے ـــ آؤ کوٹھی کے لان میں چلتے ہیں ـــ میرا خیال ہے کہ تمہاری یہ غلط فہمی بھی نکال ہی دی جائے تو زیادہ بہتر ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ ویری گڈ ـــ کیا تم واقعی لڑنے کے لئے تیار ہو گئے ہو" ـــ زاراک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آؤ تو سہی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ زاراک کندھے اچکاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ دونوں کوٹھی کے وسیع اور کھلے لان میں پہنچ گئے۔ گیٹ کھولنے والا اور برآمدے میں موجود آدمی دونوں ہی پہلے سے لان میں موجود تھے۔

"سنو ـــ میں یہ فائل یہاں زمین پر رکھ دیتا ہوں ـــ یہ اصل فائل ہے۔ اگر تم اسے ہاتھ بھی لگا لو گے تو تم کامیاب سمجھے جاؤ گے اور فائل لے جانا تمہارا حق ہو گا ـــ لیکن اگر تم اسے ہاتھ نہ لگا سکے تو پھر آئندہ کم از کم کسی کو اس طرح لڑنے کا چیلنج نہ کرو گے" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ مجھے منظور ہے" ـــ زاراک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم چاہو تو اپنے ان دونوں آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا" ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکالی اور اسے بڑے لاپرواہ سے انداز میں اپنے اور زاراک کے درمیان گھاس پر پھینک دیا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں پہلے اس فائل کو دیکھ لوں کہ یہ واقعی اصل ہے یا
ین ـــ کیونکہ ظاہر ہے تم نے میرے ہاتھوں ہلاک تو ہو ہی جانا ہے۔ اس
بعد اگر پتہ چلا کہ یہ فائل نقل ہے تو مجھے تمہاری موت پر افسوس رہے
ـــ زاراک نے فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ لو دیکھ لو" ـــ عمران نے جھک کر فائل اٹھائی اور زاراک کی طرف
ھا دی۔ زاراک نے اسے کھولا اور تیزی سے اس کے صفحے پلٹتا چلا گیا۔ پھر
صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ غور سے اس صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر
نے اس کے بعد کے دو صفحے بھی غور سے دیکھے اور اس کے چہرے پر
نت مسرت کے آثار پیدا ہو گئے۔

ویری گڈ ـــ تم واقعی دیانتدار آدمی ہو۔ تم اصل فائل لائے ہو اور اس
یں ہمارے مطلب کی چیز بھی موجود ہے ـــ مجھے اس کی خاص
سمجھا دی گئی تھی اور اب مجھے تم جیسے آدمی کی موت پر ساری عمر افسوس
گا" ـــ زاراک نے فائل بند کر کے عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس! ـــ اس آدمی سے لڑنا آپ کی شان کے خلاف ہے ـــ مجھے
ں میں اس سے فائل حاصل کر کے آپ کو دے دیتا ہوں" ـــ
وہ آدمی جس نے برآمدے میں عمران کا استقبال کیا تھا بول پڑا۔

نہیں سالوف! ـــ تم ایک طرف رہو گے۔ یہ تمہارے بس کا آدمی
ہے" ـــ زاراک نے مڑ کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

باس! ـــ اس کے تین ساتھی باہر موجود ہیں۔ سپیشل سونر نے انہیں
لر لیا ہے ـــ ایسا نہ ہو کہ اس کے مرنے کے بعد وہ مداخلت
کیوں نہ ان کا خاتمہ پہلے کر دیا جائے" ـــ سالوف نے کہا۔

"انہیں اندر بلالو عمران! ــــ تاکہ وہ خود اپنے سامنے تمہیں شکست کھا
کر مرتے ہوئے دیکھ لیں ــــ ورنہ سولوف اگر چاہے تو ایک بٹن دبا
تمہارے ان آدمیوں کا خاتمہ کر سکتا ہے" ــــ زاراک نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ــ بلا لیتا ہوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچ کر سوئیاں ایک مخصوص ہندسے پر ایڈجسٹ
کیں اور پھر ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو صفدر ــــ میں عمران بول رہا ہوں۔ اوور" ــــ عمران نے تیز
لہجے میں کہا۔

"یس ــ صفدر بول رہا ہوں ــــ آپ نے تو ریڈ کاشن دینا تھا" ا
صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم اپنے ساتھیوں سمیت اندر آجاؤ ــــ یہاں بغیر ٹکٹ کے ایک
دلچسپ مظاہرہ ہونے والا ہے۔ آجاؤ۔ اوور" ــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور ونڈ بٹن کو کھینچ کر دوبارہ پریس کر دیا۔

"مسٹر سولوف! ــ میرے ساتھی آرہے ہیں۔ پھاٹک کھول دو"
عمران نے سولوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں سولوف! ــ جاؤ اور انہیں اندر لے آؤ" ــــ زاراک نے
اور سولوف ہونٹ چباتا ہوا مڑا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ اندر آگیا۔ وہ تینوں میک اپ
تھے لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ ہے زاراک ــــ رُوسیاہ کی زاراک ایجنسی کا سربراہ ــــ اس

ے چیلنج کیا ہے کہ یہ مجھے مقابلے میں شکست دے سکتا ہے ــــ میں
بادلِ نخواستہ اس کی آفر قبول کر لی ہے ــــ اسے یہ فائل چاہیے۔
ں نے کہا ہے کہ میں یہ فائل زمین پر پھینک دیتا ہوں۔ اگر یہ فائل کو
ہ لگا سکے تو فائل اس کی" ــــ عمران نے باقاعدہ کمنٹری کرتے ہوئے کہا۔
"کیا ضرورت ہے اس تماشے کی" ــــ تنویر نے یکلخت بُرا سا منہ
تے ہوئے کہا۔

"لوگ تو بھاری رقمیں خرچ کر کے تماشہ دیکھتے ہیں ــــ یہ تو مفت
ماشہ ہے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! ــ آپ جو بہتر سمجھتے ہیں ویسے ہی
ں" ــــ صفدر نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو بولنے سے منع کرتے ہوئے
ئی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"او کے زاراک ــــ یہ لو پڑی ہے فائل ــــ اب لگاؤ اسے ہاتھ"
ان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل ایک بار پھر زمین اچھالتے ہوئے کہا۔
ر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

زاراک خاموش کھڑا سامنے کھڑے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر جس طرح بجلی
تی ہے اس طرح اس کا جسم فضا میں اچھلا۔ لیکن فضا میں اچھلتے ہوئے
نے عمران پر حملہ کرنے کی بجائے انتہائی حیرت انگیز طور پر اُلٹی قلابازی
ئی اور اس کا جسم فضا میں کسی سپرنگ کی طرح گھومتا ہوا پیچھے کی
ف گیا۔ الٹی قلابازی کھا کر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ یکلخت
وق سے نکلنے والی گولی کی طرح عمران کی طرف آیا لیکن عمران اسی
ح اطمینان سے کھڑا رہا۔ زاراک اس قدر بھاری جسم رکھنے کے باوجود

جس تیزی سے حرکت کر رہا تھا وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز تھی۔ اس کا جسم گولی کی سی رفتار سے عمران کی طرف آیا لیکن یکلخت وہ ایک بار پھر حیرت انگیز طور پر فضا میں قلابازی کھا کر اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے وہ پلک جھپکنے میں قلابازی کھا کر اس فائل سے ذرا پیچھے جا کر ایک بار پھر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران کا جسم حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے الٹی قلابازی کھا کر اٹھتا ہوا زاراک کا جسم یکلخت ہوا میں کسی گیند کی طرح بلند ہوا تھا کہ عمران کے ہاتھ زمین پر لگے اور اس کا جسم یکلخت اوپر کی طرف اٹھا اور اس کی دونوں لاتیں پوری قوت سے زاراک کی گردن کی پشت کے ذرا نیچے کاندھوں کے درمیان پڑیں اور زاراک کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پلٹ کر دھماک سے منہ کے بل گھاس پر گرا۔ عمران دوبارہ قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے سرے سے حرکت ہی نہ کی ہو۔ زاراک نے ایک دھماکے سے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ٹانگیں تو سمٹیں لیکن ٹانگوں سے اوپر کا جسم بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اس نے دوبارہ کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا صرف نچلا حصہ ہی بار بار سمٹ پھیل رہا تھا مگر اوپر والا حصہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جیسے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہو۔

"اٹھو اٹھو۔۔۔ شاباش۔ ہمت کرو زاراک!۔۔۔ تم تو بڑے خوفناک لڑاکے ہو۔۔۔ ہمت کرو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔ میرا اوپر والا جسم تو معمولی سی حرکت بھی نہیں کر رہا۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے۔۔۔ یہ ہوا کیا ہے۔۔۔؟" یکلخت زاراک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

ہاتھ لگانے کی شرط تھی۔۔۔ اب لگاؤ ہاتھ۔ فائل پاس ہی پڑی ہے
ش۔۔۔ لگاؤ ہاتھ اور فائل تمہاری"۔۔۔ عمران نے اسی طرح
لتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ماحول ریٹ ریٹ کی آوازوں اور
ی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس نے سالوف اور
کے ساتھی کو زمین پر گر کر تڑپتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں
شین پسٹل نکل کر زمین پر لڑھکتے ہوئے دور جا رہے تھے۔
یہ تم پر فائر کھولنا چاہتے تھے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
ے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔
ادھر زاراک مسلسل اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش میں مصروف
ن اس کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے جادو
رتے اس کے اوپر والے جسم کو پتھر بنا دیا ہو۔ صرف گردن اور اس
پر اس کا سر حرکت کر رہا تھا یا پھر ٹانگیں۔
"یہ تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ یہ کیا کیا ہے تم نے"۔۔۔ آخر کار زاراک
ہمت ہارتے ہوئے بے بسی سے چیختے ہوئے کہا۔
میں نے کیا کرنا ہے۔۔۔ میں نے تو وعدہ کیا تھا کہ تمہیں انگلی بھی نہ
ں گا اور دیکھو۔۔۔ میں نے وعدہ نبھا دیا ہے۔۔۔ مجھے تمہاری یہ
ں کی جوکری کا مقصد سمجھ میں آ گیا تھا۔ تم الٹی قلابازیاں لگا کر اصل
یہ فائل اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔ اگر میں تمہیں اس بار ضرب نہ لگاتا تو
ھتے ہوئے فائل بھی ساتھ اٹھا لیتے اور ظاہر ہے میں شرط ہار جاتا۔
مجھے امید نہ تھی کہ تم مجھے شکست دیئے بغیر جوکروں کی سے انداز
لابازیاں کھا کر صرف فائل اٹھا لو گے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے

ہوتے کہا۔
"میں فائل کو محفوظ کرنا چاہتا تھا لیکن یہ تم نے آخر کیا کیا ہے
مجھے کیا ہوا ہے" ـــــ زاراک نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔
"کچھ نہیں ہوا ہے ـــــ صرف تمہاری جو کری ختم کی ہے اور
بتا دوں کہ میں اگر چاہوں تو تمہاری باقی ساری عمر اسی طرح پڑے
گذر جائے گی ـــــ تم تو کہتے ہو کہ رُوسیاہ پاکیشیا سے ہزار سال
ہے۔ میں تمہیں اسی حالت میں رُوسیاہ واپس بھجوا دیتا ہوں۔ اگر تمہ
ملک کے ڈاکٹر تمہیں ٹھیک کر دیں تو آکر مجھ سے فائل لے جانا
بتا دوں کہ اگر میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہیں پہلے کی طرح ٹھیک
کر سکتا ہوں ـــــ بولو کیا چاہتے ہو ـــــ بھجواؤں تمہیں اسی حالت
رُوسیاہ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تت ـــ تت ـــ تم مجھے گولی مار دو ـــــ مجھے گولی مار دو"
زاراک نے چیختے ہوئے کہا۔
"تمہارے ساتھیوں نے فاؤل پلے کرنے کی کوشش کی تھی اس
انہیں گولی مار دی گئی ـــــ تم تو اصول پسند آدمی ہو۔ تم نے تو
مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے تمہیں گولی کیسے ماری
اگر گولی ہی مارنی ہوتی تو اس وقت بھی ماری جا سکتی تھی جس وقت
کے زخم کی وجہ سے بیہوش پڑے ہوئے تھے" ـــــ عمران
ہوئے کہا۔
"تم نے میرے ساتھ فاؤل پلے کیا ہے ـــــ تم نے مجھے
ہے" ـــــ زاراک نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جیسا قوی ہیکل آدمی ایک ضرب سے کیسے بے حس ہو سکتا ہے۔
تم نے جس انداز میں فائل اٹھانے کے لئے قلابازیاں کھائی ہیں یہ اسی کا
ہی تو نتیجہ ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــ یہ میرے لئے معمولی بات تھی ـــــ میں نے بڑے بڑے
مقابلوں میں حصہ لیا ہے ـــــ میں رُوسیاہ کا ٹاپ رنگ ماسٹر ہوں۔ میرے
ساتھ آج تک ایسا نہیں ہوا ـــــ تم نے نجانے کیا کیا ہے ـــــ بہرحال
ٹھیک ہے۔ میں شکست تسلیم کرتا ہوں۔ تم مجھے ٹھیک کر دو۔ میں واپس
چلا جاؤں گا اور میرا وعدہ کہ میں آئندہ کبھی پاکیشیا نہیں آؤں گا ـــــ یا
دوسری صورت یہ ہے کہ تم مجھے گولی مار دو ـــــ لیکن مجھے اس حالت
میں رُوسیاہ مت بھیجو ـــــ پلیز تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ" ـــــ زاراک کی
حالت واقعی بے بسی کی انتہائی حد تک پہنچ چکی تھی۔
"اوکے ـــــ اب تم نے شکست تسلیم کر لی ہے تو ٹھیک ہے ـــــ
میں چاہتا تو تمہارے جسم کے ساتھ ساتھ تمہاری رُوح بھی مفلوج ہو جاتی
لیکن تم اصول پسند آدمی ہو۔ اس لئے مجھے پسند آئے ہو ـــــ میں تمہیں
ٹھیک کر دیتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک
پیر اوندھے منہ پڑے زاراک کی گردن کے نیچے دونوں کاندھوں کے
درمیان رکھا اور جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے زاراک کا سر پکڑا اور
دوسرے لمحے اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں دائیں طرف کو گھما
دیا اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔
"اب تم اُٹھ کر کھڑے ہو سکتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور زاراک کا جسم پہلے کی طرح سمٹا اور اس بار اس کا اوپر والا جسم بھی

یکلخت حرکت میں آیا اور وہ اچھل کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اُسے کچھ ہوا ہی نہ ہو. البتہ اس کا چہرہ پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔

"کمال ہے —— ہم لوگ جادو پر یقین نہیں کرتے۔ لیکن آج مجھے یقین آگیا ہے کہ جادو بھی کوئی وجود رکھتا ہے اور تم جادوگر ہو" —— زاراک نے اپنے بازوؤں کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"اب بھی میری طرف سے چیلنج برقرار ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ تم جوکروں کی طرح کرتب کر کے فائل اٹھانے کی کوشش نہ کرو گے۔ کوشش کرو کہ لڑتے ہوتے اسے ہاتھ لگاؤ یا مجھے شکست دے کر اسے اٹھالو —— اور یہ بھی بتادوں کہ جتنی دیر پہلے لگی ہے اس بار اس سے بھی کم وقت میں تم شکست کھا چکے ہو گے کیونکہ تمہیں اپنے متعلق انتہائی خوش فہمی ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے لڑاکے ہو۔ اس لئے تمہارے ساتھ لانگ فائیٹ کر کے میں تمہیں مزید خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا کہ تم جا کر دنیا سے کہتے پھرو کہ میں نے عمران سے لانگ فائیٹ کی ہے ورنہ تم جیسے لڑاکے سے واقعی لانگ فائیٹ کے لئے میرا بھی دل چاہ رہا ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک ایک لمحے کے لئے غور سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں عمران —— میں شکست تسلیم کر چکا ہوں —— تم شاید دنیا کے پہلے آدمی ہو جس سے میں نے شکست کھائی ہو گی۔ اس لئے اب اس فائل پر میرا کوئی حق نہیں رہا —— تم یہ فائل لے جا سکتے ہو۔ میں برملا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تمہارے متعلق جو کچھ پڑھا تھا مجھے اس پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا تھا لیکن اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جو کچھ تمہارے متعلق لکھا

گیا تھا وہ درحقیقت بہت کم ہے۔ تم خالی لڑاکے نہیں ہو، جادوگر لڑاکے ہو" —— زاراک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صفدر! —— یہ فائل اٹھالو اور جا کر اپنے چیف کو دے دو —— میں نے تمہیں اس لئے بلایا تھا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ میں نے یہ فائل زاراک کے حوالے نہیں کی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر زمین پر پڑی ہوئی فائل اٹھالی اور اُسے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور دوسرے لمحے وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم یہیں رہو گے" —— تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران سے کچھ پوچھنا چاہتا ہو لیکن زاراک کی وجہ سے نہ پوچھ سکتا ہو۔

"زاراک رُوسیاہ کی ایک بہت بڑی ایجنسی کا سربراہ ہے —— تمہارا چیف تو مجھے سیکرٹ سروس میں نوکری دیتا ہی نہیں —— بس معمولی سی رقم کا چیک دے کر ٹرخا دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے زاراک کی ایجنسی میں مجھے بڑی تنخواہ کی کوئی پوسٹ مل جائے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ تنویر" —— صفدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ چباتا اور کاندھے اچکاتا پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم واقعی روسیاہ کے لئے کام کرنا چاہتے ہو" —— زاراک نے چونک کر پوچھا۔

"میں فری لانسر ہوں۔ رقم کے لئے کام کرتا ہوں —— بہرحال آؤ اندر بیٹھتے ہیں —— تمہارے یہ دونوں آدمی تو مر گئے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے اب

کافی پینے کا سکوپ بھی ختم ہو گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو ـــــ ناقابل یقین حد تک حیرت انگیز" زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کاندھے اچکاتا ہوا عمران کے ساتھ برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے مردوں کی طرح شکست تسلیم کر لی ہے تو یہ لو فائل کی کاپی ـ یہ میری طرف سے تحفے کے طور پر رکھ لو" ـــــ عمران نے کمرے میں پہنچتے ہی جیب سے کاغذ نکالے اور زاراک کی طرف بڑھا دیئے۔

"کیا ـــ کیا مطلب ـــ کیا تم اپنے ملک سے غداری کرو گے" ـــــ زاراک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ رُوسیاہ کو یہ فائل صرف اس لئے چاہیئے کہ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتا ہے کہ پاکیشیائی اڈے میں شوگران نے کوئی ایسی مشینری تو نہیں نصب کی ہوئی جس سے ان کا آزاد قبائلی علاقے میں قائم ہونے والا اڈہ ٹریس ہو جائے ـــــ اس فائل میں واقعی اس مشینری کی تفصیل موجود ہے جو شوگرانیوں نے اڈے میں نصب کی ہوئی ہے لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ یہ اڈہ شوگرانیوں کا ہے ـــــ پاکیشیا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے شوگرانی اس کی حفاظت بھی خود کر لیں گے ہمیں پرائی آگ میں جلنے سے کیا فائدہ ملے گا ـــــ پاکیشیا اور شوگران میں چونکہ دوستی ہے اس لئے سیکرٹ سروس کا چیف یہ فائل تمہیں دینے کے حق میں نہ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شوگرانیوں کے اس اڈے کے لئے رُوسیاہ سے بگاڑنا پاکیشیا کے حق میں نہ جائے گا اس لئے میں نے یہ ڈرامہ کیا ہے تاکہ چیف بھی مطمئن رہے کہ فائل تمہارے پاس نہیں گئی اور تم بھی خالی ہاتھ واپس نہ جاؤ ـــــ آخر تم ہمارے مہمان ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زاراک نے جلدی سے کاغذ عمران سے جھپٹے اور اُسے کھول کر دیکھنے لگا چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک کاغذ پر جم گئیں۔ وہ غور سے اُسے پڑھتا رہا پھر اس نے اس کے بعد کے دو کاغذ پڑھے اور پھر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات اُبھرتے چلے گئے۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ یہ تو واقعی اصل فائل کی درست نقل ہے ـــ کیا تم واقعی یہ مجھے دے رہے ہو ـــ لیکن دیکھو۔ اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہیں ڈاکٹر آذف کا فون یا فریکوئنسی بتا دوں گا تو تم مجھ سے یہ اُمید نہ رکھنا ـــ میں خالی ہاتھ تو جا سکتا ہوں لیکن رُوسیاہ کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتا" ـــــ زاراک نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"مجھے ضرورت ہی نہیں پوچھنے کی ـــــ سُپر آف مشین ایکریمیا کے خلاف بنائی گئی ہے۔ پاکیشیا کے خلاف نہیں ـــــ اس لئے ایکریمیا جانے اور رُوسیاہ" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور زاراک کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

"تم کس ٹائپ کے آدمی ہو ـــــ میری سمجھ میں تو تمہاری ٹائپ ہی نہیں آئی" ـــــ زاراک نے کہا۔

"جس طرح بادشاہ کو بنانے والے بادشاہ گر کہلاتے ہیں اسی طرح مجھے تم ٹائپ کی بجائے ٹائپسٹ ہی سمجھ لو ـــــ میں تو خود ٹائپ کرتا ہوں جس طرح کی چاہو ٹائپ کرا لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک بھی اس بار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا — اسی لئے تم نے اپنے آپ کو فری لانسر کہا تھا — بولو، اس فائل کے بدلے میں تمہیں کتنی رقم چاہیے" — زاراک نے کہا۔

"کتنی دے سکتے ہو" —؟ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جتنی تم کہو" — زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی قیمت لگا لو فائل کی" — عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ ڈالر کافی ہوں گے" — زاراک نے کہا۔

"کافی ہیں — ایسا کرنا یہ رقم تم رُوسیاہ کے کسی ہسپتال میں میری طرف سے چندہ دے دینا — سنو زاراک! — مجھے صرف تمہاری اصول پسندی پسند آگئی ہے اور بس — ورنہ اس سے بھی بڑی بڑی رقمیں میں لوگوں میں خیرات کے طور پر بانٹ دیا کرتا ہوں — خدا حافظ — اور سنو، اب اگر تم نے یا تمہاری ایجنسی نے دوبارہ پاکیشیا میں قدم رکھا تو پھر تم زندہ تو ایک طرف — تمہاری لاشیں بھی رُوسیاہ نہ پہنچ سکیں گی۔"
عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔

زاراک ہاتھ میں فائل پکڑے حیرت سے بُت بنا بیٹھا عمران کو جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

عمران جیسے ہی آپریشن رُوم میں داخل ہوا، بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"تم زاراک کی کال آنے سے پہلے چائے بنا رہے تھے — کیا ہوا اس چائے کا — بن گئی ہے" — عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چائے تو بن جائے گی — پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اس زاراک کے ساتھ کیا کیا تھا —؟ مجھے صفدر نے فائل واپس کرنے کے ساتھ ساتھ پوری تفصیل سے رپورٹ دی ہے کہ آپ نے کس طرح حیرت انگیز طور پر اسے بے بس کر دیا تھا" — بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وہاں گیا تو اسی مقصد کے لئے تھا کہ اُسے فائل دے دوں تاکہ وہ مطمئن ہو کر چلا جائے — لیکن وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اصول پسند اور محب وطن آدمی ثابت ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے اس فائل کے بدلے میں

کچھ دینے سے یکسر انکار کر دیا ــــ اب اگر میں ویسے ہی زبردستی فائل دے آتا تو یقیناً وہ اور رُوسیاہ حکام شک میں پڑ جاتے اور اس کے ساتھ ساتھ اُسے اپنے مارشل آرٹ کے فن پر بھی بڑا اعتماد تھا ــــ چنانچہ میں نے ایک چھوٹا سا ڈرامہ کیا اور نتیجہ میری حسب منشا نکلا۔ اس کا زعم بھی ٹوٹ گیا اور میں نے تحفے کے طور پر اُسے فائل کی کاپی بھی دے دی۔ یہ کہہ کر مجھے اس کی اصول پسندی بے حد پسند آئی ہے اور مسئلہ شوگران کا ہے وہ جانے اور رُوسیاہ جانے ــــ چنانچہ اس طرح میرا مقصد حل ہو گیا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ نے فائل میں موجود کاغذات میں تبدیلی کرنے کے بعد اس کی نقل بنائی ہے۔ اس طرح رُوسیاہ والے اس فائل میں موجود مشینری کی تفصیل دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ پاکیشیا والے اڈے میں ان کے اڈے کے لئے کوئی خطرناک مشینری موجود نہیں ہے لیکن بہرحال رُوسیاہ کا اڈہ جو انہوں نے آزاد علاقے میں بنا لیا ہے اُسے ٹریس کر کے تباہ تو ہمیں کرنا ہی ہو گا ــــ لیکن یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے تو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آخر آپ نے کس طرح اُسے بے بس کیا تھا ــــ صفدر نے مجھے بتایا ہے کہ زاراک اس طرح حرکت کر رہا تھا جیسے وہ چھلاوہ ہو۔ لیکن عمران صاحب نے اُسے صرف سر کی ایک ضرب لگا کر بے بس کر دیا تھا اور اس نے جس جگہ ضرب لگنے کی تبائی ہے اس سے تو اس جیسا طاقتور آدمی کسی طرح بھی بے بس نہیں ہو سکتا" ــــ بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"مارشل آرٹ صرف جسمانی حرکتوں کا نام نہیں ہے بلیک زیرو ــــ اس میں ذہانت کا استعمال سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور ذہانت کے استعمال

سے ہی پتہ چلتا ہے کہ مقابل کو کس داؤ سے ختم کیا جا سکتا ہے ــــ صفدر کو تو بہرحال علم نہ تھا لیکن تمہیں تو علم ہے کہ اس کے سر کے عقبی حصے میں گہری چوٹ آئی تھی اور یہ زخم اس قدر گہرا تھا کہ میں نے اس میں آلہ بھی رکھ دیا تھا ــــ بس اس زخم سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے ورنہ شاید یہ دیو اتنی آسانی سے بے بس نہ ہوتا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زخم سے فائدہ ــــ مگر آپ نے زخم پر تو ضرب نہیں لگائی تھی" ــــ بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر زخم پر ضرب لگا دیتا تو زاراک صاحب فوراً اِنا للہ ہو جاتے۔ اور میرا سارا پلان فیل ہو جاتا ــــ یہ زخم سر کے جس حصے میں تھا اس حصے کا تعلق گردن کی پُشت میں ذرا نیچے حرام مغز سے براہ راست ہوتا ہے۔ زخم کی وجہ سے حرام مغز کو براہ راست تو کوئی چوٹ نہ آئی تھی ورنہ تو زاراک ہمیشہ کے لئے اعصابی طور پر مفلوج ہو جاتا۔ لیکن اس سے وہ کمزور ضرور ہو گیا تھا اور میں نے حرام مغز کے اس حصے پر جو درمیانی دھڑ کے اعصاب کو کنٹرول کرتا ہے مخصوص ضرب لگا دی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وقتی طور پر اس کا گردن سے لے کر ٹانگوں تک کا جسم مفلوج ہو گیا اور یہ مفلوجیت عارضی تھی زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ تک ــــ حرام مغز کے اس حصے کی مخصوص رگ ضرب لگنے سے پچک گئی تھی کیونکہ سر کے اس حصے کے زخم کی وجہ سے اس میں مکمل طاقت موجود نہ رہی تھی لیکن زاراک کے جسم میں موجود قدرتی طاقت کی وجہ سے ایسا صرف عارضی طور پر ہی ہو سکتا تھا۔ بس اس عارضی وقفے سے میں نے فائدہ اٹھایا اور جب میں نے دیکھا کہ وہ ٹھیک ہونے والا ہے تو میں نے دوسرا ڈرامہ کیا جیسے میں نے اُسے ٹھیک کر دیا ہو۔

حالانکہ میں نے صرف اس کی گردن کو جھٹکا دیا تھا تاکہ پچکی ہوئی رگ کھنچنے
کی وجہ سے کھل جائے اور ویسے ہی ہوا"۔۔۔ عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیرت سے آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہ گیا۔
"آپ نے میڈیکل سائنس تو پڑھی نہیں۔ لیکن آپ انسانی جسم کی ایک
ایک رگ کو ایسے جانتے ہیں جیسے آپ ساری عمر میڈیکل سائنس ہی پڑھتے
رہے ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں تو تمہاری بھی رگ رگ سے واقف ہوں"۔۔۔ عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
"اب تک تو میں اسے صرف محاورہ ہی سمجھتا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا
ہے کہ یہ محاورہ آپ جیسے ہی کسی صاحب کو دیکھ کر بنایا گیا ہوگا"۔۔۔
بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔
"یہ بات نہیں۔۔۔ میں صرف مردانہ رگوں سے واقف ہوں۔۔۔ البتہ
تنویر زنانہ رگوں کا ماہر ہے۔۔۔ اپنا اپنا فیلڈ ہے مہارت کا"۔۔۔ عمران
نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔
"اچھا اب اس آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہی اڈے کے بارے میں کیا پروگرام
ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔
"میں یہاں آنے سے پہلے سر سلطان سے مل آیا ہوں اور انہیں میں نے
ضروری تفصیلات مہیا کر دی ہیں۔۔۔ اب تک یہ تفصیلات شوگران کے
اعلیٰ حکام تک پہنچ بھی گئی ہوں گی۔۔۔ ہمیں روسیاہ کے اڈے کو تباہ کرنے
کی ضرورت نہیں ہے اس لئے تو میں نے زبردستی فائل کا تحفہ دیا ہے زاراک
کو۔۔۔ فائل پڑھنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر اپنے اڈے کو آن کریں گے اور

ا کے آن ہوتے ہی شوگران اڈے میں موجودہ مشینری اسے نہ صرف
ائی سے ٹریس بھی کر لے گی بلکہ اسے تباہ بھی کر سکے گی۔۔۔ وہاں ایسی
بزی واقعی نصب ہے اس لئے تو روسیاہ اس فائل کو حاصل کرنے کے
دیوانہ ہو رہا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اوہ اب سمجھا۔۔۔ تو اس طرح فائل دے کر آپ نے دراصل روسیاہ کے
اڈے کی تباہی کا سامان پیدا کر دیا ہے اور اسی لئے آپ نے زاراک
زندہ واپس جانے دیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلاتے
ئے کہا جیسے اسے اب بات کی سمجھ آئی ہو۔
"اسے کہتے ہیں ایک تیر سے تین شکار کرنا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے
تے کہا۔
تین شکار۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ تیسرا شکار کون ہوا"۔۔۔ بلیک زیرو
پونک کر پوچھا۔
سپر آف مشین کا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
سپر آف مشین کا۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ بلیک زیرو
بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔
سپر آف مشین ڈاکٹر آنوف کی ایجاد ہے اور روسیاہ نے ڈاکٹر آنوف کو
طرح خفیہ رکھا ہوا ہے جیسے تم خفیہ بنے ہوئے ہو۔۔۔ لیکن جب
نے زاراک کو بتایا کہ مشین خود بخود جل کر راکھ ہو گئی ہے تو مجھے یقین
وہ میری بات کا یقین نہ کرے گا اور ڈاکٹر آنوف سے تصدیق کرے
انچہ جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے خود بتایا کہ اس نے
آنوف سے تصدیق کر لی ہے کہ جیسے ہی اس مشین کا سائنسی تجزیہ کیا

جلنے گا وہ خود بخود جل کر راکھ ہو جائے گی ـــــ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ اس نے لازماً ڈاکٹر آنوف کی سپیشل فریکوئنسی پر اس سے بات کی ہو گی چنانچہ واپسی پر جب میں سر سلطان کے پاس گیا تو میں نے وہاں سے ٹرانسمیٹر کال چیکنگ شعبے سے تصدیق کی۔ انہوں نے واقعی کال کیچ کی تھی اور اُسے ٹریس بھی کر لیا تھا ـــــ میں نے کال کا ٹیپ سنا ہے اور اس بات چیت میں یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ یہ مشین بھی سپر آف فارمولے پر ہی بنائی گئی ہے لیکن اس کی رینج اور طاقت بے حد کم ہے ـــــ ڈاکٹر آنوف جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے اس کال سے میں نے اس کا پتہ چلا لیا ہے۔ اس لئے اب مجھے صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ رُوسیاہ جا کر ڈاکٹر آنوف سے اس سپر آف مشین کا فارمولا حاصل کرنا ہو گا اور وہ میں آسانی سے کرا لونگا ـــــ اس فارمولے کی مدد سے سر داور آسانی سے ایسی مشین تیار کر لیں گے جس کی مدد سے پاکیشیا اپنے پر حملہ آور کسی بھی ملک کا دفاع آف کر سکے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کمال ہے ـــــ ایک فائل دینے سے اتنے فائدے حاصل ہوئے ہیں اب تو میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ دو چار اور فائلیں بھی زاراک کو دے دوں" بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو اور بھی بہت سے فائدے ہونے ہیں ـــــ ڈائیگر نے زکیو اور اس کے اڈے کو بہر حال ٹریس کر لینا ہے جہاں زاراک نے ریکارڈ روم میں موجود آلے کو آف کیا تھا اور یہ مشین بھی ہمارے لئے نئی ہی ثابت ہو گی اور زکیو صاحب جو یقیناً کے جی بی کے سب سے اہم ایجنٹ ہوں گے وہ بھی سامنے آجائیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے زور زور سے اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔

"اب بھی چائے نہیں پلواؤ گے ـــــ اتنے فائدے تمہیں یہاں بیٹھے بٹھائے مل گئے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی لا دیتا ہوں ـــــ بس ایک بات اور ـــــ میں نے بہت سوچا ہے لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ زاراک کو آخر کس طرح علم ہو گیا کہ ریکارڈ روم کہاں ہے ـــــ اور ریکارڈ روم میں موجود بے شمار الماریوں میں سے اُسے کیسے معلوم ہو گیا کہ اس کی مطلوبہ فائل اس الماری میں ہے جسے اس نے کاٹا تھا اور پھر اس الماری میں سے بھی اس نے وہی فائل نکالی تھی باقی کسی فائل کو اس نے چھیڑا تک نہ تھا ـــــ یہ سب کیسے ہوا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"زاراک انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ـــــ یہ تو اس کی بدقسمتی سمجھو کہ وہ پاکیشیا میں شکست کھا گیا ہے۔ وہ بٹن نما آلہ جسے میں انڈیکیٹر کہہ رہا تھا یہ سب اس کی کارستانی ہے ـــــ جدید ریکارڈ روموں میں فائلیں کمپیوٹرائزڈ صورت میں رکھی جاتی ہیں اور ان کے نمبر بھی کمپیوٹر کے حساب سے رکھے جاتے ہیں ـــــ اس انڈیکیٹر میں ایسا کمپیوٹر فٹ تھا جو فائلوں کو ان کے نمبروں کے لحاظ سے ٹریس کر سکتا تھا ـــــ فائل کا نمبر زاراک کو معلوم تھا اس نے اسے اس میں فیڈ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف اس نے ریکارڈ روم ٹریس کیا بلکہ وہ الماری اور وہ فائل بھی ٹریس کر لی ـــــ ویسے اس آلے اور اس کے ساتھ اس جدید ساخت کے کٹر کو دیکھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی رُوسیاہ سائنس میں بہت آگے نکل چکا ہے"

عمران نے کہا۔

"اوہ — پھر تو یہ نمبرز انتہائی خطرناک ہیں —— ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا"—— بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— اب ان نمبرز کو عالمی پیمانے کے مطابق ترتیب دینے کی بجائے اپنے انداز میں ترتیب دینا ہوگا اور اسی انداز سے کمپیوٹر میں اس کی فیڈنگ کرنا ہوگا تاکہ آئندہ صرف نمبرز کی وجہ سے کوئی فائل ٹریس نہ کی جا سکے"—— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"—— بلیک زیرو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"زارک مجھے اس فائل کے بدلے میں دس لاکھ ڈالر دے رہا تھا تم ایک پیالی چائے پر ہی ٹرخا رہے ہو —— بڑی مہنگی پڑی ہے یہ پیالی —— لیکن میں کمی بہرحال پوری کر ہی لونگا۔ مجھے معلوم ہے کہ تنویر کیوں صفدر کے کہنے کے باوجود وہاں سے نہ جانا چاہتا تھا۔ وہ بھی اس ضرب کی تفصیلات پوچھنا چاہتا تھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی لازماً اس کی تفصیلات جاننے کے لئے بے چین ہونگے —— تم تو چیف ہو اس لئے تمہیں تو سب کچھ مفت بتانا مجبوری تھی لیکن اُن سے تو باقاعدہ سودے بازی ہوگی"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک اور ناقابل فراموش ناول

خاص نمبر
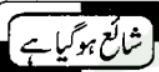
کاغذی قیامت

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- پوری دنیا پر کاغذی قیامت کے خوفناک سائے موت کی طرح پھیلتے چلے گئے۔
- پوری دنیا کا نظام معیشت یکلخت مفلوج ہو گیا۔ کرنسی نوٹ گلیوں میں ردی کاغذوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے لیکن کوئی بھی ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ کیوں ——؟
- کروڑوں اربوں نوٹ رکھنے کے باوجود ہر شخص روٹی کے ایک لقمے کے لئے ترس گیا تھا۔ کیوں ——؟

کاغذی قیامت ایک ایسی خوفناک قیامت جو اپنے جلو میں موت کے سوا اور کچھ نہ رکھتی تھی۔

- مجرموں کا ایک ایسا خوفناک اقدام جس سے دنیا بھر کی حکومتیں اور افراد بری طرح بوکھلا اٹھے۔
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟
- عمران اور پوری سیکرٹ سروس خوفناک مجرموں کے چنگل میں پھنس کر موت کا ذائقہ چکھنے پر مجبور کر دی گئی۔
- کیا کاغذی قیامت کے برپا ہونے پر دنیا تباہ ہو گئی ——؟
- کیا عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران اس خوفناک تنظیم کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئے۔
- انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والی ایسی کہانی جو صفحہ قرطاس پر پہلی بار نمودار ہوئی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

مکمل ناول

پارٹن

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پارٹن بحیرہ روم کا ایک جزیرہ جہاں پاکیشیا کے خلاف انتہائی خوفناک سازش تیا
کی جارہی تھی۔

پارٹن ایک ایسا جزیرہ جہاں سازش تو اسرائیلی تھی لیکن اس کی حفاظت ایکری
ایجنٹ کر رہے تھے۔

پارٹن جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے دو ٹاپ ایجنٹ مو
تھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھ

سواکن بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں
وقت کو فضا میں ہی ہلاک کر دیا جب ان کا ہیلی کاپٹر ان سمیت شعلوں میں ت
ہو کر سمندر میں جا گرا۔

کیلی بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جو پارٹن جزیرے پر موجود تھا اور جس نے
جزیرے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا پہنچنا ہی ناممکن کر دیا تھا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پارٹن جزیرے تک پہنچنے کی ترکیبیں سوچتے رہے اور اسرائیلی سازش مکمل بھی ہوگئی۔ ایسی سازش جس کے بعد پاکیشیا اسرائیل اور کافرستان کے لئے ترنوالہ ثابت ہوتا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سازش تک پہنچ بھی گئے لیکن وہ آگے بڑھنے اور پاکیشیا کے خلاف اس خوفناک سازش کو روکنے سے قاصر تھے
کیوں ——؟

کیا پارٹن جزیرے پر ہونے والی پاکیشیا کے خلاف اسرائیلی سازش کامیاب ہوگئی یا ——؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان